



# وسيلة القبول الى الله والرسول

ه ا ا ا ا ه

عنى مکتوبات شریف از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۱۵ الہ ۵)

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمہ)

(حصہ اول)



پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لیٹ

صدر شعبہ اردو و سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

۱۹۶۳ء

(مطبوعہ - سجاد پبلشرز حیدرآباد)

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



۳۹۱۵۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۴۹ھ) کے منجھلے صاحبزادے  
 حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ ان مکتوبات شریفہ کے مصنف ہیں۔ وہ ماہ ذی قعدہ  
 ۱۰۳۴ھ میں سرہند شریف میں پیدا ہوئے اور چھوٹی سی عمر ہی میں قرآن پاک حفظ کر کے اپنے چچا خواجہ  
 محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے علوم متداد لہ کی تکمیل کی۔ پھر اپنے والد بزرگوار سے علوم باطنی کی  
 تحصیل کی اور جلد ہی اعلیٰ مقامات و کمالات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس مجموعے کے ابتدائی چھ ۶  
 مکتوبات ان کے والد بزرگوار ہی کے نام ہیں جن میں ان کمالات کا ذکر آتا ہے۔ پہلے مکتوب  
 کے جواب میں حضور والد بزرگوار نے جو مکتوب تحریر فرمایا تھا وہ اس کا ہے: "الحمد لله وسلام  
 علی عباده الذین اصطفوا۔ آنچه از اذواق علیہ و مواجید سنیہ و شمول عنایات و مواہب کہ در مادہ  
 خود احساس نموده اند و سر فرازی یافتن یہ امر از خلقت و ملقب شدن بہ القاب بزرگ..... کہ  
 بزرگاشتم بودند بوضوح بیوست و سبب لذت معنویہ گردید۔ علو رتبہ دین امر از بیان نماید  
 کہ از حیثہ درک عقل و تصویر خیال بیرون است....."

اس مجموعے کے دوسرے مکتوب کے جواب میں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے فرمایا تھا:  
 "الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفوا۔ چہ لو سید از مطالعہ رقعہ شریفہ کہ مشتمل بر العالیات  
 عجیبہ و القاب غریبہ و نظایات علیہ و تشریحات و تکریمات سنیہ کہ یہ آن ممتاز و سر بلند شدہ اید



یہ قدر خوش وقت و متلذذ گردید..... و از مشاہدہ الوار و برکات این تہ مبارک و معانی  
 نمودن فتح ابواب آسمان و ابواب جنان بوضوح پیوست، امور سیت کہ دیدہ فعل و فعلیہ و در  
 خیرہ و در مرارت و خبر بہ الوار الہی و تائیدات لائمتنا ہی پے تو اں بگرد و احتیاج بقصدیق این حقیر نہ دارد“  
 یہ واردات ابتدائی دور سے متعلق ہیں تو ظاہر ہے کہ بعد کی کیفیات کیا ہوں گی۔ اسی لیے حضرت  
 حجۃ اللہ علیہ الرحمہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”اگر تمہ از حقیقت معاملہ این اکابر در میان آرد نزدیک نزدیکان  
 دوری جویند و اصمٹان راہ ہجر لویند۔ مستح از ہوش رود و متکلم راتاب نامند.....“

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی تربیت باطنی کے لیے آپ کے پھوٹے بھائی خواجہ سیف الدین رحمۃ  
 اللہ علیہ (م ۱۶۹۲ء) دہلی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن پھر آپ بھی تشریف لے گئے (صفحہ ۱۳۹) اور بادشاہ  
 کو مسترد مکتوبات (صفحات ۲۵-۲۷-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۸-۸۷-۹۹) ارسال فرمائے۔ اسی طرح بادشاہ کے  
 مقربین میں سے قاضی شیخ الاسلام (صفحہ ۳۱)۔ بادشاہ زادی (۸۸)۔ شایستہ خان (صفحہ ۲۳۲-۲۳۳) عاقل خان  
 (صفحہ ۳۷)۔ سینت خان (صفحہ ۴۰)۔ بختاورد خان (صفحہ ۸۵)۔ مکرم خان (صفحہ ۳۶)۔ مصطفیٰ خان (صفحہ ۱۰۴)۔ میرزای میرک  
 گزبردار (صفحہ ۱۲) وغیرہ کے نام مکتوبات میں ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہانگیر کے زمانے سے حضرت مجدد  
 الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیض خاندانِ مغلیہ پر کس قدر جاری و ساری رہا ہے۔ یہ حضرت ہی کا فیض ہے  
 کہ وہ سیاست جو اکبر کی وجہ سے کفر و الحاد کی طرف جاری تھی اس کا رُخ دین کی طرف پھیر دیا اور شاہجہاں  
 اور اورنگ زیب جیسے متقی بادشاہ پیدا ہوئے۔ اور فنِ مصوری جو جہانگیر کے ابتدائی عہد میں کماں کو سپنچا ہوا  
 تھا فنِ خطاطی کی ہارتِ نقاش ہو گیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں فقہ کی سب سے بڑی کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہوئی  
 اور دربار میں دینی علماء و فضلاء کو جگہ ملی۔ یہ بھی حضرت ہی کا فیض ہے کہ آپ کے شاگردان سلسلہ میں حضرت

لہذا ان تعلقات کا وجہ سے نعمت خاں عالی نے اپنے دفاع میں ہمارے بزرگوں پر اس طرح حملہ کیا ہے :-

انترارد زرد و بہتان فال و خواب خواجگان  
 شید و خدو دعوت شیخان مرہندی وطن

شاہ دلی اللہ دہلوی، حضرت میرزا منہر جان جاناں، خواجہ میر درد، شاہ غلام علی، قاضی شہار اللہ پانی پتی وغیرہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور ان کے اسباط و اخلاط نے دین کی پیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت قدس سرہ کا الف ثانی کا مجدد ہونا ان کے فیوض و برکات کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ دین سے متعلق جتنے مسائل استہام سے لے کر اب تک کھڑے ہوئے ہیں (یا آئندہ بھی) اس دوسرے ہزار سال کے احتتام تک کھڑے ہوں گے (اگر دنیا قائم رہے) ان سب کا حل صراحتاً یا کنایہً ان کے مکتوبات شریف میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کے مجدد الف ثانی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ نے غالباً ۱۰۹۵ھ میں حج کیا تھا۔ واقعہ اس طرح منقول ہے کہ حج کے لینے روانگی کے وقت آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے بچوں پر نظر رکھنا کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی عمر بہت ہوگی، البتہ مجھے اپنی زندگی کی بالکل امید نہیں، اس لیے آپ میرے بچوں پر نظر شفقت رکھیے گا چنانچہ پھر ان دونوں بھائیوں کی ملاقات نہیں ہو سکی۔ چونکہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۶ ربیع الاولیٰ ۱۰۹۶ھ (دو شنبہ ۲۰ اپریل ۱۶۸۵ء) کو ہوا، اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وہ حج ۱۰۹۵ھ میں ہوا ہوگا اور حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ عبدالرحمن علیہ الرحمہ کا ذکر جس مکتوب (صفحہ ۱۳۴) میں آیا ہے، وہ اس سال کے بعد کا ہے۔ اس مجموعے میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان محمد زبیر، عبدالعزیز، ابوالاعلیٰ، محمد عمر اور محمد کاظم (رحمہم اللہ) کا ذکر بھی آتا ہے۔ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وصال ۱۰ سال کی عمر میں شب جمعہ ۹ محرم ۱۱۱۵ھ (۲۱ مئی ۱۷۰۳ء) کو ہوا، اور آپ اپنے والد بزرگوار کے مقبرے کے شمال کی جانب علیحدہ مقبرے میں مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۵۲ھ) کے اوشاد کے مطابق مکتوبات کا یہ مجموعہ تیار

۱۰ مکتوب نمبر ۱۳۸ میں ابوالاعلیٰ علیہ الرحمہ کے انتقال کی تاریخ ۱۳ شعبان ۱۱۵۸ھ مذکور ہے۔

کرایا گیا تھا (صفحہ ۸) اور اس کا تاریخی نام "وسیۃ القبول الی اللہ و الرسول" رکھا گیا تھا یعنی دل کے بعد ہی مز کیا گیا تھا۔  
 موجودہ مجموعہ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۱ھ ۱۸۱۶ء) کے کتاب خانے میں تھا جو  
 ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء میں سرہند شریف سے پشاور تشریف لے آئے تھے۔ اور وہاں چوک ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق  
 میں مدفون ہیں۔ آپ نے علوم باطنی کا استفادہ حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا، انھوں نے  
 حضرت خواجہ محمد یار رسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور انھوں نے حضرت شیخ عبید اللہ نیر حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی  
 (علیہم الرحمہ) سے کیا تھا۔ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۶ء میں ریاست سوات کو  
 منتقل ہو گئی تھی، انہی کی خالقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب فاروقی سرہندی مدظلہ العالی نے  
 کمال شفقت عنایت سے یہ مجموعہ راقم الحروف کو مرحمت فرمایا اور اسی کے ساتھ حضرت سعید امیر کلال رحمۃ اللہ  
 علیہ کی سوانح عمری بھی عنایت فرمائی جس کی امتیازی سعادت راقم الحروف کو ۱۹۶۱ء میں حاصل ہو چکی ہے۔  
 موجودہ نسخہ مورخہ ۱۲۲۴ھ کسی نہایت بدخط اور غلط نویس کا تب لکھا ہوا تھا جینا پچھ اس کی تصحیح کی نہ  
 مولانا سعد حسن خاں صاحب، مفتی محمد منظر بقا صاحب، حافظ محمد صاحب اور عزیز شرف الدین صاحب کو بھی دی گئی،  
 لیکن پھر بھی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ احادیث یا اقوال صوفیہ کے نقل کرنے  
 میں مہو نہ ہو گیا ہو جس کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں راقم الحروف نہایت شرمساری کے ساتھ عفو و درگزر  
 کا ملتی ہے۔ انہی غلطیوں کی وجہ سے فی الحال اس مجموعے کے ابتدائی ۱۲۸ مکتوبات شایع کیے جا رہے  
 ہیں جو علمی اور تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ بقیہ النشاد اللہ پھر شایع کیے جائیں گے۔  
 یہ اور اس کے پہلے جتنی کتابیں تصوف سے متعلق شایع کی گئی ہیں وہ اپنی طباعتی خامیوں کے  
 باوجود محفوظ تو ہو گئی ہیں۔ اب کسی صاحب کو توفیق ہو تو وہ بہتر طریقے پر شایع کرا سکتے ہیں۔

احقر — غلام مصطفیٰ انان

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ . وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 الْمُصْطَفَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَالْمُرْسَلِينَ وَجَبِيْبِ الرَّحْمَنِ عَلَى الدَّمِ وَأَصْحَابِهِ كَوَاكِبِ لِهْدَايَةِ وَ  
 سَفَائِنِ الْبِحَارِ وَالْأَمَانِ ، وَعَلَى الَّذِينَ تَبِعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ وَعَلَى الَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ  
 رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ الَّذِينَ جَدَدُوا الْبَدِيْنَ وَصَارُوا حُجَّةَ  
 اللَّهِ عَلَى أَهْلِ الْبَيْدَعَةِ وَالطَّغْيَانِ الْمُعْصُوْمِينَ بِفَضْلِ اللَّهِ عَنِّ فَسَادِ ظَهْرِي هَذَا الزَّمَانِ  
 لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانِ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ .

اچھ بعد از شمار جناب کبریا ولعت حضرت مصطفیٰ کافہ انام را بتقدیم باید رسانید بشکر منعم  
 حقیقی است کہ ظاہر و باطن انسان را از قوی و جوارح و حواس و لطائف روحی و نفسی و قلبی و قلوبی باجمعا  
 مشمول النعم و آلاءے توفیق ساخت . و این مشیت خاک را بہ تشریف خطاب اِنَّ اللّٰهَ سَلِّعَ عَلَیْكُمْ  
 نِعْمَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً بنواخت . و بتوسط نبیاء علیہم السلام قرناً بعد قرن راہ رشد بیان نمود .  
 و طریق مستقیم عیاں فرمود . و در آخر ہمہ سید الرسل و افضل الانبیاء رحمت و شفیع امت صدر آراء  
 مقام محمود ، ابرو بخش توفیق فرمود اَوْ لَیْسَ لَهُمْ نَزْرًا وَاخْرَجَهُمْ ظُهُورًا مُحَمَّدًا عَرَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرستاد۔ وہاں رحمت کہ فی الحقیقت ہر ماہیہ جمیع رحمتا است بر کافہ عالمیان منت نہاد، و دین متین اور  
تاقیام قیامت باقی داشت و در اعلیٰ آن لوای اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنِکُمْ برافراشت۔

اے سید ولد آدم اے فخر بشر مدح تو زہر چہ گفتم آید بر تر

اتباع ترا حبیب خود کرد خدا بر قدر تو فهم را چہ یار اے منظر

بعیثش را حکم بیت خود بخشید ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ و

پیرانش را محبوب خویش گردانید فاتبعونی یحببکم اللہ۔ امت اور اخیراً مہ فرمود۔ یہ وعدہ

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً بشر فرمود۔ آری چون مہمان عزیز است طفیلیان نیز عزیز خواہند بود

و خیار این امت اصحاب کرام و اہل بیت ذوی الاحترام اند حکم را ایشان را منصور و مؤید گردانید

و کالوا الحق بہا و اھلہا و کان اللہ بکل شیء علیما و بعد ایشاں ابن خدمت را از تابعین

و تبع تابعین بقدیم رسانید۔ واقطاب داوود و ابدال را بر اے این مہم ایجاد نمود۔ و بر ہر سیر ماتہ

مجددے مقرر فرمود تا آنکہ این منصب عظمیٰ در الف ثانی بر امام المتفقین قطب العارفین المستغنی عن محمد

الحمدین المتعالیٰ من توسیف الواصلین عالم علوم ربانی شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالیٰ قرار

گرفت۔ و بعد رحلت آن جناب ہمان دولت علیا بہ امام کامل مکمل برہان الشریعت حجت الطریقیت

سید الزمان شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد معصوم قدس سرہ رسید۔ و پس از وصال آن واصل حق

منظر آن کمالات و مورد آن عنایات ذات بابرکات قدوة الاولیاء رئیس الالعیاء و حمید الدہر

زید العصر قطب الوقت قیوم الزمان صاحب الاستقامت و الکرامت مورد الوار محمدی مخزن ہرار احمدی

الکریم ابن الکریم شیخ الآفاق حضرت نقشبند گردید۔ امر و مدار قیام عالم و البتہ بذات بابرکات

اوست۔ و انتظام نظام عالمیان متعلق بہ وجود گرامی صفات او۔ روز روز و دوست و وقت وقت او

اے خامہ کن گرفتاری۔ در حدیث نقشبند ثانی۔ آن آیہ زحمت الہی۔ آن منظر فیض لاسناھی۔



آن ہادی خلق در سرداہ . آن عارف سر بی مع اللہ . مجموعہ حسن ذات و اوصاف . نعم خلف گرامی اسلام .  
 معصوم صفات احمد . نخل برومند گلشن دین . از راز و تیا ز قریب محرم . قیوم زمانہ قطب عالم .  
 فانوس مثال چرخ اخضر . از شمع وجود او منور . و قشش ہمہ صرف ہر عبادت ہر عادت او خرق عادت .  
 از بہر شائے آن دل سگاہ . نامش کافی بہت حجہ آید . من قابل مدح او کجا ہم . مداحی او بود شایم .  
 اللَّهُمَّ اَلْعَمَّتْ عَلَيْنَا بِرُؤْيَتِ جَمَالِهِ . اَلنَّعْمَ عَلَيْنَا بِاِقْبَاصَتِ كَمَالِهِ .

اما بعد . این خزینہ است از سر اراہی و کتر لیت از فیوض لامتناہی کہ قلم فیض رقم حضرت  
 ایشان بطریق مکاتبت مرقوم ساختہ و منعم حقیقی بسعادت جمع آن نیندہ عاصی عماد الدین محمد را نواختہ .  
 ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ . اگرچہ این بیچ بدان رایارای  
 باغبانی این گلستان قدس نہ بود ، اما بموجب امتثال محذوم و محذوم زادہ اعلیٰ فطرت کرامت مرتبت  
 نتیجہ ولایت و اقطیبت از سلف خود ، خلعت ارجمند زین دہ سلسلہ نقشبندہ از پدر و از جد یادگار ،  
 سلمہ اللہ گلے زان بہار تیر و ادب فلک سردی ، تازہ نہال چمن احمدی موسے خدا مقبل معرض ز غیر عارف  
 شیخ محمد زبیر سلمہ اللہ سبحانہ ، بر این امر خطیر اقدام نمود . امید از سائر این چمن الوار و توقع از زائران این  
 گلشن امرار آن است کہ اگر امرے لفہم آہنا در نیاید حمل آن بر تصور خود نمایند و از موسے ادب بجناب قدس  
 خود را در مملکہ نیندازند . بیت

آثار سبک رداں ز نقصان دور بہت  
 خاد بہت بہ پا کہ نقش پائینت تمام  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَ هُوَ دَاخِرٌ مِّنْ عَذَابِ  
 مستفی بہ وسیلہ القبول الی اللہ و الرسول ساخت . الحمد للہ کہ تاریخ جمع آن از اعلا دآن  
 استفاد بہت .

مکتوب - بمیرزہ گووار .

قبلہ عالم و عالم سلامت، درین دوسرہ روز آن قدر شمول عنایات و مواہب و عطیات الہی  
 نشانہ، دربارہ خود احساس نمود کہ شمرہ ازان بیان برتباہد۔ علی الخصوص درین نزدیکی آن قدر بہ وقایع  
 و اسرار غلت نواختند و بہ آن سر بلند ساختند کہ تفصیل آن از حیطہ بیان خارج است۔ و موافق بالقائ  
 بزرگ سہ افزا زگر دید۔ و یکے روز بعد از نماز عصر کہ فی الجملہ در آزار خفگی داشت متوجہ حال خود گشت  
 ہمان اسرار واجب الاستتار بقوت و غلبہ تمام ظاہر شدن گرفت و عجائب غیب و دلال در میان آوردند  
 درین اثنا ملہم ساختند کہ خدا تعالیٰ پیش تو آمدہ است، احساس نمود کہ در ہمان بالاخانہ باخیر و برکت  
 گویا نزول بے کیف با عظمت و کبر یا واقع شد۔ و خصوصیت کہ بہ این بندہ عاجز در میان آمد تو اہم کیفیت  
 لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ، يَصْنِقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي، زیادہ برین جرات نمی تواند  
 نمود۔ اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت جل سلطانہ، از تنگی میدان عبارت است و مہرودت از ظاہر  
 إِلَّا فَوْسِحَانَهُ مَنْزَهُ عَنِ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَالنَّقَالِصِ كُلِّهَا، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ  
 وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

مکتوب ۲۔ نیز بہ والد و پیرزہ گووار .

حضرت سلامت درین آزار بعضی ادقات بہ الہامات مجیبہ و القاب غریبہ و خطابات کریمہ  
 شرف و سر بلندی سازند از کمال حیا و عدم لیاقت بہ اظہار آن جرات نمی تواند کرد۔ اما چون این  
 امور بے قصد این حقیر علی التواتر و التوالی موکد و مؤید فائز می گردید، بہ عرض بعضی ازان جرات  
 می نماید اَنْتَ حَبِيبُ اللَّهِ تَوْهَمُ يَارِ خَدَائِي وَهَمُّ مَحْبُوبِ خَدَا، اَنْتَ مِنَ الْمُقْرَبِينَ، اَنْتَ مِنَ  
 الْبَنِيْنَ مِنَ لَأَخْوَفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اَنْتَ مِنْ أَوْلِيَائِي، اَنْتَ مِنْ عِبَادِي الصَّالِحِينَ  
 تو مقبول خدائی دوست خدائی، ترا خدا تعالیٰ دوست می دارد، ترا خدا تعالیٰ یار خود کرد و گناہان، تقدیم

واما خرام زیدند از مقام شفاعت نصیب دادند. اِلَّا غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ التَّشْرِيفَاتِ وَالْكَرَامَاتِ  
 الَّتِي لَا تَعْدُو وَلَا تُحْصَىٰ خِصْصًا دَرَسِ اِيَّامِ بِهِ الْقَابِ خَلَّتْ وَحُبَّتْ وَتَشْرِفَاتِ وَخَطَابَاتِ مَسْتُورَه  
 اِلَّا مَا شَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ اِطْلَاعِ مِي دِهِنْدُو مِثْلِ فَلَاقِ صَبِيحِ رُوشَنِ مِي سَا زِنْدُو بِهِ دَقَائِقِ وَمَوَارِفِ بِرِ كِدَامِ  
 مَسْتَحَقِّ مَتَحَقِّقِ وَبِرِ بَلْبَنْدِي كُنْشِد. چُونِ عَلَوَسَ شَانِ اَنِ اَمْرَارِ اَزِ حَيْطِهٖ وَضَبْطِ دِ بِيَانِ خَارِجِ اِهْتِ غَيْرِ  
 خَمُوشِي وَسَكُوتِ چَارِهٖ نَسِيْتِ، هِمَانِ قَضِيهٖ اِهْتِ لَوْ اَظْهَرْتِ لَقَطِيعِ الْبُلُغُومِ، مِجِ كُونِهٖ دَرِ نُوْدِ تَابِلِيْتِ  
 نَمِي يَابِدِ وَ مِجِ عَمَلِ نُوْدِ رَا اَشْيَا اِيْنِ قَبُولِ اَنِ جِنَابِ مَقْدَسِ نَمِي شَنَا سِد. هِمَانِ مِثْلِ اِهْتِ قَبْلِ مَنْ قَبْلِ  
 بِرِ اَعْلَهِ اللهُ مَغْفِرَتِكَ اَوْ سَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ اَرْحَمِي عِنْدِي مِنْ عَمَلِي بِمَعَالِمِ كَرَمِ  
 جِدَا سِتِ دُو سَعِيْتِ مَغْفِرَتِ دِرَا سَعِيْتِ. رُو زَسَ مَلْمُ مَسَا خْتِنْدِ كِه اَدِ سُبْحَانِهٖ بَرْدِ اِلِ تُو زُوْلِ فِرُو دِهٖ اِهْتِ  
 دِرَا نِ دِقْتِ كَزَشْتِ اِيْجِهٖ كَزَشْتِ، قَلَمِ اِيْنِ جَارِ سِيْدِ سِرِّ شِكْرَتِ. كَا هِي دِرُو دِ حَضْرَتِ خَمْرِ عَلِيِّ اَبِنِيَا  
 وَ عَلِيهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ بِپِشِ نُوْدِي يَابِد. تَامَا لِمِ مَكَا لِمِهٖ دِ مَحَا دِثِهٖ وَ اَرَقِ شَدِهٖ اِهْتِ. حَضْرَتِ سَلَامَتِ  
 اَلدَّارِ وَ بَرَكَاتِ اِيْنِ مَاهِ اَعْظَمِ رَا تَا كِي جَا مَعْرُوضِ دَارِدِ كِه اَزِ حَيْطِهٖ حُدُودِ عِيْرُونِ اِهْتِ. چِنَا نِجِهٖ دَرِ نِضَالِ  
 اِيْنِ مَاهِ آ مِدِهٖ اِهْتِ تَفْتِيْحُ الْبَابِ السَّمَاوِيَّ وَ تَفْتِيْحُ الْبَابِ الْجَنَّةِ. كُو يَا اِيْنِ اَمُورِ مَحْسُوسِ كَرُو دِيْدِهٖ وَ  
 دِرِيَا سَ رَحْمَتِ كَشَادِهٖ شَدِهٖ مِثْلِ اِبْرَنِيَا نِ مِي بَارِدِ. اَللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْنَا مِنْ بَرَكَاتِ هَذَا الشَّهْرِ  
 الْمَعْظِمِ الْمَكْرُمِ. وَ اَقَعِ كِه دَرِيْنِ نَزُوْدِي كِي دِيْدِهٖ اِهْتِ لِعَرَضِ اَنِ كَسَا خِي مِي كُنْدِ وَ تَعْبِيْرِ اَنِ مَسَا لَتِ مِي نَمَا يِدِ  
 قَبْلِ اَزِيْنِ بِيْجِيْدِ رُو زِ دَرِ هِمِيْنِ حَجْرِهٖ تَشْتِهٖ بُوْدِ كِه اَزِ دَرِ دَا زِهٖ صُورَتِ مَبَارَكِ ظَا هِرِ شَدِ. بَعْدِ اَزَا نِ  
 آ مِدِهٖ مِمَّنِ لِحَقِّ شَدِ دِرَا نِ دِقْتِ نُوْدِ رَا دِرِ صُورَتِ وَ لِبَاسِ بِهٖ اَنِ حَضْرَتِ مَتَحْدِ يَابِتِ. دَرِيْنِ مِيَا  
 نِ دَا دِرِ دَا دِنْدِ كِه اَمْرُو زِ تَرَا بَا پِيْرِ لُو مَتَحْدِ وِي كِي سَا خْتِمِ. ظَا هِرَا كَرُو دِ مَوَكَّدِ بِهٖ اِيْنِ لُو يِدِ سَا خْتِنْدِ. اِيْنِ قِسْمِ  
 دِيْدِ كَا هِي بِپِشْتِرِ هِمِ رُو مِي دَا دِ. اَمَا اِيْنِ اَلِهَامِ مَحْضُوعِ هِمِي لُو بَتِ بُوْدِ. تَعْبِيْرِ اِيْنِ رَا وَ مَحْمَدِيْنِ لِقَصْدِيْنِ  
 اَمُورِ سَابِقِهٖ رَا اَزِ حَضْرَتِ مَسْتَدْعِي اِهْتِ. بَعْضِي جِيْرَا كِه مَنُوَابِهٖ مَنَا صِيْبِ عَالِيَهٖ اِنْدِ مَعْلُومِ مِي كُنْشِد.

و بعضی آثار آن در خود می یابد، ادب را جرأت نمی تواند کرد. اگر چه سابقاً درین باب بلکه در محالاً  
سابقه از آن حضرت بشارت یافته است. اما باز امیدوار است کُلُّ ذَلِكْ فَضْلُكُمْ وَالْعَالِي  
وَالْآمِنِ هَمَانِ خَاكُمُ كِهْتُمْ وَالْعَبُودِيَّةَ.

مکتوب ۳ - نیز به والد پیر بزرگوار.

الحمد لله على اجمع نعمائه والصلوة على سيد انبيائه. حضرت سلامت امر دز به یاران  
نشسته بود در آن اثنا دید و ملهم گردید که کمال رحمت الهی جل سلطانہ شامل حال این ضعیف گردید  
و محیط عنایات بے غایت او سبحانه گشته. چون نیک متوجه حال خود شد عجائب و غرائب  
نواز شہا مشاہدہ نمود. طرفہ در مراتب قرب و ظهور تشریفات و تکریمات در آن بارگاہ  
مقدس و آن حریم معلی خود را ممتاز و سر بلند یافت. روزی در نواز شہا سے تازہ و عنایت  
بے اندازه مرحمت می فرمایند. نزدیک است که از تذکر و خطور آن عقل بلرزد و این کس از جا  
رود و کیفیت که مورد آن گردد. شاہان چه عجب گردند که گداریا. منی داند که با وجود این  
نا قابلی و عصیان از چه راه این همه قبول یافته و مورد این همه عنایات و اہتمام او سبحانه گشته  
که سرگز عبارات را و اشارات را در حریم قدس آن جانست. پس از آن مہمیات چه عرض نماید  
و چگونه زبان را به بیان آن بکشد، غیر از آن کہ به ضمیر منیر کہ منظر فیض انوار الهی است جل سلطانہ  
آن را حوالہ نماید. ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ لِيَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
فقیر از سعادت حضور از راه عجز محروم است. و اگر در خدمت سر امر سعادت می رسید از بیان آن  
معانی عاجز بود، لهذا غائبانہ در ویرہ گرد توہمات کہ بر حقیقت این روز مطلع گشته این فقیر را بجواب  
سر افراز فرمایند در عین ظهور آن سر امر بخاطر رنجیت کہ دعادرین وقت مستجاب باشد. ہر چه  
مقدر بود بہ آن التجا نمودہ دعا آن حضرت را سر افرازی خود دانستہ تقدیم رسانید. انہ سبحانہ

قریب عجیب حضرت سلامت واقعہ کہ درین نزدیکی دیدہ بعرض آن جرات نماید . می بیند کہ نورے ازین حقیر ظاہر گشته است و عالم فرو گرفته ، معلوم نیست کہ جاسے از و خالی مانده باشد ، و این نور زمانے در نظر بود از ان افاقه رد نمود ، باز بہ نوید منصبی کہ مناسب این دیدہ است سر بلند گردید . قبل ازین بہ مدت دیدہ این قسم نور در لفظہ در خود مشاہدہ می نمود ، آن را بعرض آن حضرت رساندہ بود . متوجہ گشته فرمودند دیدم کہ نور من در ذات و افراد عالم سرایت نمود ، بعد از ان نور تمام ، بین قسم در ان افراد سر یان کرد . زیادہ چہ عرض نماید .

مکتوب ۴ . ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت امشب کہ شب سبت و ہفتم ماہ مبارک بود بہ امید دریافت فیوض و برکات آن حضرت بعد از نماز عشا منظر و لمعی و مستفرغ نشسته بود ، ندا در دادند کہ ترا در زندان ترا بخشیدند ، والدین ترا نیز آرزیدند ، والدہ فرزندان ترا بکرات بہ این نیز خواہند ، باز ندا در دادند کہ یاران و دوستان ترا بخشیدند . همین قسم بہ تکرار این معنی سر بلند ساختند . ظاہراً درین اثنا بخاطر رحمت کہ یاران و دوستان ماضی یا حال یا استقبالی نیز ندا در دادند کہ ہمہ را بعد از ان بلہم گردید کہ ہر چہ تو گوئی خدا لعلے همان کند . مکرر و موکد بہ این امور سر فرار ساختند چون این امور را از حوصلہ خود زیادہ می دانند حیران است . امامی دانند کہ رحمت او واسع است .

ان ربي واسع المغفرة والله يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم  
صلى الله على سيدنا و آله جميعين .

مکتوب ۵ . نیز بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت فیوض و برکات . امشب کہ شب آخر رمضان المبارک بود عرض نماید کہ خارج از بیان است از اول شب بعضی معاملات ظاہر شدن گرفتند ، چون در ان وقت بہ امور دیگر

ہم مشغول بود تو انت منتقید تمام نمود . در نماز عشا و بعد فراغ اذان بکلمہ خود متوجہ گشت دید  
 کہ او سبحانہ تعالیٰ برین بندہ حقیر خود در کمال اقبال است . و در نظر بصیرت این معنی بصورتی  
 بے پردہ و حجاب با کمال توجہ و التفات متمثل گشت . و خود را بہ قبولیت خاص الخاص در ان حکیم  
 متعال مقبول یافت و تاملتے این معانی در نظر متمکن بودند . بعد ازان خود را از سر تا قدم بخوغ  
 مزین و محلی بہ انواع حلی دید کہ نزدیک بود کہ جمال خود والہ و شفیقتہ گردد . درین اثنا ملہم ساختند  
 کہ این مقام محبوبیت است ، گویا از ہر بنی مو این صدا برخواست و در نظر بصیرت تاملتے این  
 معنی بہ نوعی منکشف و بدیہی گشت کہ گویا در ان گنجایش ریب نماند الغیب عند اللہ سبحانہ  
 این دید موافق فرمودہ می روزہ آن حضرت است . الحمد للہ علی جمیع نعمائہ و الصلوٰۃ  
 والسلام علی سیدہ ابیائہ ام روزا منظار قدم آن حضرت موافق فرمودہ در حد کمال است .  
 مکتوب ۶ . ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت قبلہ دین پناہ سلامت . از می روز فقیر بہ جہت علیہ حرارت بسیار  
 در ضعف و آنا رہت ازین جہت از ملازمت ہر امر سعادت منقطع مانده . بعد از نماز فجر روز بہ سکو  
 نشستہ بود جامعیت و عظمت خود آن قدر محسوس گردید کہ چہ عرض نماید ، گویا تمام عالم علوی و سفلی  
 در گرفت ، بعد ازان نظر بر وصول خود بر کعبہ مقصود افتاد ، دید کہ وصول این حقیر بہ آن مرتبہ مقدّم  
 از روی اصالت و استقلال است بے تعجیب و توسط احدی . و این دید از می روز گویا  
 بر سبیل استمرار است . ہر چند تامل می کند خلافت آن ظاہر نمی شود . و این قسم دید سابق کتابت  
 روی نہ داده بود . الحال القاسی یعنی بے سابق تامل و توجہ درین حاصل شدہ و حصول ذاتی  
 بہ نظر در آمدہ والغیب عند اللہ سبحانہ . دیگر نوید حصول محبوبیت و غیر با با ظہور بعضی لوازم  
 و امر بر آن نہ چندان بہ ظہور می رسد کہ بہ عرض آن لب توان کشید و ہم چنین ظہور حضرت علی ابنینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام احیانا ولبعض اکابر دیگر با خصوصیات و عنایات که در دمی دہد چہ عرض نماید مکل ذلک ببرکت توجہنا قکم العالیہ . امیدوار کہ بہ صحت و سقم این معانی سر فرزند فرمایند .

**مکتوب ۷ .** بہ مخدوم زادہ ابوالاعلیٰ نولیند .

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِیُّ لَا مَنَافِعَ لِیَا اَعْطِیْتْ وَلَا مَعْطِیُّ لِیَا صَنَعْتَ . بہ شبہ دستہ سحری فقیر را مهم ساختند کہ قدم تو برگردن جمیع اولیا بہت . چون این معنی را بہ عرض حضرت پیر دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعت ارشاد تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان یعنی الشد عنہ بہ فقیر رسیدہ بود آن را بہ تو پوشانیدند . وہ خاطر می رسید کہ فرمودند کہ ترا با خود مثل اولیٰین یافتم . فقیر معروض داشت کہ خلعت کہ از حضرت مجدد الف ثانی بحضرت رسیدہ است خلعت قیومیت بہت مدار قیام عالم و معالکہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن بہت . این خلعت کہ بیان احرار نایت شدہ ہمان بہت یا غیر آن . فرمودند کہ ہمان بہت . بعد از ارتحال آن حضرت این فقیر بعضی آثار و علامات آن معالکہ در خود نیز احساس نمود . روز دوم از قضیہ ارتحال بعد از نماز عصر عنایات خاص از حضرت دایم العطایا ، جلب آلا کہ بیرون از حیطہ بیان بہت شاہد نمود ، و معالکہ قطبیت را بعد آب و با چندین طبل و نفیر در خود دریافت . **بِرَ الْغَیْبِ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَہُ .**

**مکتوب ۸ .** بہ حقانی آگاہی برادر زادہ حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد پارہ صمد دریا .

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ النعمیۃ والسلام ، بہ فرزند شیخ محمد پارہ صمد دریا . مکتوب مرغوب با فرمان عالی شان در گشت صحرا و میر نواحی کیتھل و سلمانہ و ستام رسید و لہذا در جواب آن بخدمت آن خلیفہ رحمان فرستادہ در وقت نیک بہ نظر عالی بگذرانند و بظاہر و باطن بیاید خدا جل و علی باشد ، باطن

یہ تمام و کمال برائے حق بل و علی مسلم است و ظاہر نیز آن چنان . و آنچه برائے حقوق عباد است چو بام اللہ  
 است آن نیز عائد بہ ادگشت تعالی و شرکت دیگرے از ظاہر و باطن بالکل رفت الیہ یرجع الاصل کلہ  
 فاعبدہ و توکل علیہ و و ما ربک یغافل عما تعملون . مدار کار بہ توفی ہے . آن اگر بہ حکم  
 عند اللہ القکم در کلام حضرت اعلام است جل و علا . پس تقوی را شعار خود سازند و از تصاد گناہ  
 بگزارند . ایاک و المعصیۃ فان بالمعصیۃ جعل سخط اللہ . غضب خدا سہل نباید شد  
 و از سمیت آن باید گدراخت . زمین و آسمان اگر بگذارند بر جا است . عرش و کرسی اگر آب شوند روست  
 آتش سوزان اثر ہے است ازان عذاب و محیم و محیم متفرع بر آن کریمہ کو انزلنا هذا القرآن علی جیل  
 لئلا یئسوا فاشعوا متصدعا من حسنیۃ اللہ گواہ آن . در ان روز کہ فعل پسند و قول ادوا نعم  
 یا تن بلزد نہ بول در ان روز ہیات عذابہاے گوناگون در پیش تا کے این خواب خرگوش دارند و فکر  
 فردانہ نمایند . فتذکرہ و اما اقول لکم و افوض امری الی اللہ . واللہ بصیر بما لعبادہ  
 را خوانند . بالجملہ در بندگی بکوشند در طلب اولسوزند و ہوا زہ اورا جویند و دل را از نقوش ماسوی  
 بشویند . این زمان در ہاے مراتب قرب کشایند و در وہبہ الزار و اسرار در آید این کار دولت است  
 کنون تا کردہند . درین آوان رسالہ در تحقیق گناہان و تمیم نصائح و فوائد دیگر بعد آن بہ تعجیل تمام  
 بحسب اقتضای حال نوشتہ فرستادہ ہے . آن را مطالعہ نمایند . و سعی فرمایند . و بہ نظر بندگان حضرت  
 دارند . و عذر تقصیر خواہند . از آزار شما خاطرہ بار بود الحمد للہ کہ مرده صحت رسید نجافا اللہ سبحانہ  
 عن الاثم و الخطایا فانہا رؤس النبلا یا . والسلام علی خیر البرایا .

مکتوب ۹ . بجانہ عالی شان منل خان شرف صدور یافت .

بِسْمِہِ سُبْحَانِہُ حَامِدِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ مُصَلِّیًّا عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ . السَّلَامُ عَلَیْکُمْ

و رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ . اللّٰهُ تَعَالٰی مَا کَرَفْتَانِ رَا بَہِ تَمَامِ و کَرَالِ بِہِ نَوَسَ نَوِیْشِ خَوَانِدِ وَاذِ فِرْخُو دِ بَرَانِدِ .



دلے کہ گرفتار غیر بہت ازوچہ توقع خیر بہت . روحے کہ مائل بہ کتر بہت نفس امارہ ازو بہتر بہت .  
 صحیفہ گرامی آن فرزند سعادت مند رسید . مضامین آن بہ وضوح انجامید . فقیر را درد عا دارند .  
 و امیدوار باشند . **إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** . ہر چیز اوقتے است معین  
 دزلنے بہت مسمی . **كُلُّ ذَلِكْ فِي كِتَابٍ وَإِلَيْهِ الْمُرْجِعُ وَالْمُنَافِ** . بہت را بلند دارند و کار  
 خود را بہ اوسمانہ گزارند . و راہ دیگر اندیشہ بخاطر نیارند . و در طلب بندگی مولائے تحقیقی مروض ہونہ  
 و بجان و دل بہ سوسے او دوند . چند روز کسل و آشوب چشم داشت لہذا در جواب توقف افتادہ .  
 مندور دارند و امیدوار باشند . و اسلام .

**مکتوب ۱۰** . بہ مرزا امیر گز بردار .

**بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَكَ يَا حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمَسْمُومًا** . **السلام عليكم ورحمة الله وبركاته**  
**وَهُوَ مَعَكُمْ أَيُّنَا كُنْتُمْ** . صحیفہ گرامی آن برادر سامی رسیدہ سبب محبت و مسرت گردید . اللہ تعالیٰ  
 آن برادر را بہ محبت خویش سر بلند دارد و بعنایات خود ممتاز گرداند . در حق شما امید بہت و  
 و قبول بزرگان را اثر بہت و حدیث **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** . کلام حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم . فقیر را در یاد و اندام مشتاق شناسند و در کار مولا باشند .

ہرچہ جز ذکر خدا سے احسن بہت  
 گر شکر خوردن بود جان کندن بہت

خروی بنامی کہ بفقرا فرستادہ بودند بموجب نوشتہ رسید . و مہربانی دیگر نیز معلوم گردید .

اللہ تعالیٰ سعی شمارا مشکور سازد و درد و برکاتہ بیفزاید .

**مکتوب ۱۱** . سیادت پناہی محبت اہل اللہ میر عبد اللہ .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التحیة والسلام . بخدمت سیدی سندی سلم اللہ

ربیہ می رساند . از خرابی احوال و اطوار چہ نویسید . عمر بہ آخر رسید و از سیاہی سفیدی دوید .

و معاملات گور و قیامت بر سر آمد و از کردار خود بگی شرمندگی و ندامت . فردا چه جواب خواهد داد و  
 بکدام روز در حشر خواهد برخاست . مرکب رسید فکر آخرت چیست ، خواب خرگوش تا که و عذاب  
 گوناگون پیر پیر ، آخر همه را باید گذاشت . فکر امروز به فردا نباید انداخت . دوباره در دنیا  
 آمدنی نیست تا فکر آن نماید و کار بر اصل فرماید

ترسم که یار با ما نا آشنا بماند تا دامن قیامت این غم بهمانند

بعد بر رات بر تقدیر حیات غم سفر حجاز مصمم هست تا شیبته الی جبل شانه کرام سوریه هست  
 شوق ذاللب آمده و لبیک بر زبان مانده راتة المیدین السکری عسیر و علی فی الشاء قدیر  
 و صلی الله و سلم علی سیدنا محمد و آله و صحبه اجمعین . اذہ راه شکر غالب هست . تا خوابت  
 بل شانه به کدام جانب است در اسلام برادر عزیز میرزا عبداللہ و میر فضل اللہ بجانیت و  
 استقامت و براه خدا جل و علا شتابند . کار این است و غیر این همه بیج .

مکتوب ۱۲ . بمرزا محمد مقیم صدوریانت .

بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ التحیة و السلام ، برادر عزیز میرزا مقیم لازال  
 مستقیماً علی الدین می رساند . مکتوب مرغوب رسیده سبب محبت و مسرت گردید . لے وقت تو  
 خوش که وقت ما خوش کردی . همواره بیاد ذکر الهی مهور و منور باشند ، در محبت او سر خوش  
 و سرور یونند ، بلکه از ذکر به مذکور روند و از محبت به محبوب شوند ، و از لفظ به معنی روند خوشیست

قوس ز وجود خویش منانی رفته ز حروف در معانی

از محبت و یوانگی شوا این امور ماول هست و به غنای المیزان شع من احدث . این معانی  
 سرمایه مخصوص ابیات شما خواند ، و با عدم لیاقت هر دو دست به دعا برداشت ، داد و سجانه  
 بحیب الدعوات همواره بر وظایف بندگی و طاعات راسخ و مستقیم باشند . در محبت شیوخ

خود مستدیم بوند، داین را سرمایه سعادت شمارند. اهل خانه و فرزندان و برادران را سلام رسانند، و بیاد خدا جل شانه سرگرم بوند. کار این است و غیر این همه بیج. استماع توفیق آن همیشه سبب مسرت گردید. اللہ تعالیٰ در توفیق و در جمعیت میفرزایند. احوال را اولیایان باشند و اسلام. و از سفر حجاز استفسار بوند. بعد از قضاے موسم برسات بر تقدیر حیات احرام این سعادت را امیدوار است. و تعیین طریق را من بعد قلم گذار انشاء اللہ المتعالی و اسلام.

**مکتوب ۱۳** . به شیخ پیر صدوریافت .

باسم سبحانه حاداً و مصلیاً و مسلماً خدمت فضائل و کمالات دستگاہی شیخ جیوازی فقیر سراپا تقصیر سلام عاقبت انجام خوانند و مقصد دارند از محبت و اخلاص این فقیر نسبت شما خدای جل و علا آگاه و دانا است، در هر چیز او توانا است. در دوستی و اخلاصها بمقتضای بشری چیزها در میان می آید. اللہ تعالیٰ به کرم خویش آن همه را عفو فرماید. اگر عفو نباشد کار بر عاصیان مشکل آید *مَا بَنَّا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَرَأَى لَمْ تَعْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ* ط بهر حال ازین فقیر راضی باشند و محبت شناسند و بخاطر شریف هیچ نیارند و به دعا یاد دارند. وانه کیش که فرستاده بودند رسید، تصدیق کشیدند، اللہ تعالیٰ قبول فرماید و میفرزاید از جانب فقیر زاده ها سلام مطالع نمایند. و اسلام و الاکرام.

**مکتوب ۱۴** . بحقائق و معارف آگاه مولانا عبدالصمد کابلی صدوریافت .

باسم سبحانه بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الحیة و اسلام به آن حقائق و معارف و آگاه می رسانند صحیفه گرامی شریفه مشرف ساخت و مضامین آن شناخت. اللہ تعالیٰ عواقب امور محمود گرداند، و از ما سوا برهاند. خاطر فقیر بحسب جمعیت شماست *إِنَّهُ الْمُبْتَلَىٰ لِكُلِّ عَسِيرٍ عَلَىٰ مَا آتَاهُ قَدِيرًا* کار خود به او اندازند و خود را در راه او دریازند. چون این قدر اقامت نمودند چند روز دیگر

ہم دران جا باشند و باستغناء بودند فان شرف المؤمن قیامہ باللیل و عمرہ استغناء  
 عن الناس . اچھے مقدر بہت کمشیت الہی بل شانہ بوجہ حسن ظور خود اید حسبتنا اللہ و نعم الوکیل  
 نعم المؤمن و نعم النصیر . از صحبتہما شہزادہ عالی مقدار نوشتہ بودند از جانب خود حتی المقدور است  
 نمایند و از جانب این فقیر بہرچہ دانند مطمئن الخاطر سازند . بعد انقصائے برسات بر تقدیر حیات  
 عازم حرمین شریفین زاد ہما اللہ تشریفاً و تکریماً مصمم است و الحال راہ خشکی بہ خاطر مقرر تا در میان  
 خواستہ کردگار حسیت . و افسوس امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعبادہ و در کتاب  
 قرندے محمد پارسا دعائے خود شمانوشتہ است مطالعہ نمایند . این فقیر را بہ دعایاد دارند  
 العاقبت بالخافیت والسلام . برادر گرامی خواجہ عبدالاحد و خواجہ میر و سار دوستان  
 سلام خوانند و بیا د مولاجل و علا باشند .

مکتوب ۱۵ . بجقائن و معارف آگاہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ مخدوم زادہ شیخ  
 عبدالاحد سلمہ اللہ تعالیٰ سدور یافت .

و هو حسبی و نعم الوکیل و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الکریم . ورود  
 صحیفہ گرامی آن غارت سجایا از خود فانی برادر امجد شیخ عبدالاحد مشرف و مسرور ساخت . لے  
 وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی . مہربانی ہا نمودہ ، زیادہ از استحقاق ستودہ من سچیم و کتر از  
 پیچہ بسیارے در باب استخارہ تلازم حضرت ظل الرحمة لازال فی عین الامن و الامان .  
 ایامے نمودہ بودند . بعد وصول رقمہ تجدید و عنو کردہ بحصول پیوست و اہتمامے درین امر مفہوم  
 گشت و النیب عند اللہ سبحانہ وقت رفتن شما بعد آن این قسم امور مکتوف و محسوس  
 این حقیر نشد چنانکہ ہوارہ درین گمان می بود و قد وقع ما فی قلبی و رع . تاحق را سبحانہ  
 در تحریک دوستان خود چہ حکمتہا است . و هو سبحانہ اعلم و حکمہ ا حکم و دیگر از تشنت

احوال ناشی از کثرت عیوب و معاصی چه تولید. خوابم شد از دیده، درین فکر بگرد سوز مع ذلک  
بمقتضای بیت :

لَعَلَّ مَرْحَمَةَ رَبِّي جِئِنَ يُغْفِرُهَا      ذَاتِي غَيْرَ حَسَبِ الْعِصْيَانِ

و این قسم امید با تقدیر وقت است. اگر به تفصیل آن بجا بر رحمت و کمال را رفت پردازد مگر کمتر می قبول  
کند. اَمَّا ذَلِكَ فَضِلَّ اللهُ يَوْمَئِذٍ مَن لَّيْشَاءُ. وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. بحتمل که  
برخی ازان از زبان برادر عزیز محمد خلیل اللہ کہ مصداق شایب لَشَاءُ فِي عِبَادَةِ اللهِ است  
معلوم شریف گردد. استغفر الله سخن بجا دیگر رفت معصود در یوزه دعا و توجه شفاست  
و از مثل شما سابقان امیدواری با است که هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْتَقِي بَعْثِي سَهْمُ تَشَانِ حَالِ شَانِ  
است. دیگر چون ازان دو امر عظیم القدر اَمَّا الْغَفْرَةُ الْمُطِيعَةُ وَالثَّانِي أَمْرُ الرَّدِّ  
وَ الْقَبُولِ الْمُتَقَدِّمِينَ. استفسار فرمودند. توجهات در آن بجا برده در عین آن تفرعات القاء  
نمودند که هر چه خواهی چنان کنم. خاطر تو عزیز است چنان کردیم. و این دو امر به فلاسفه عطا فریادم  
هَذَا اقْرَبُ مِنْ هَذَا. چون درین باب از ایشان مبالغه تمام ظاهر شد آنچه دریافت نیکان است  
وَ الْغَيْبِ كَدُنَّ الْعَلِيمِ الْكَوْهَابِ. رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَ السَّلَامِ.  
ملکتویب ۱۶. بیادشاه دین پناه.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِبِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ  
سَيِّدِ السَّادَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَرَاحَتِهِ الْاَبْحَادِ. قَالَ اللهُ تَعَالَى اِنَّ اَكْرَمَكُمْ هِنْدُ اللهِ  
اَتَقَمُّكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ اَشْتَتِ اَعْبُدُنِي بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمْتُ  
عَلَى اللهِ لَا بَرَّةَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ. اما بعد ذرّه احقر بفرمود حضرت خلافت منزلت می رساند  
به ورود فرمود عالی شان هر آنرا از دست بلند گردید، و در اداسه شکر آن خود را عاقد و قاصر دید.

من کہ یا شتم کہ بر آن خاطر عاظر کندم. لطیفی کتی، لے خاکِ درت تاج مرمن. دیگر چه عرض نماید  
وگنایان خود را تا کجا شمارد و قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم. رِیَاسُ وَالْمَعْصِيَةِ  
جَلَّ سَخَطُ اللَّهِ. گناه و معصیت الی موہب سخط خداست. و سبب غضب من اجل و علی. سخط  
و غضب خدا را اسس نباید پذیرا شد بلکه از تذکر و ہیبت آن باید گذشت. از ہیبت او زمین  
آسمان بگدازد و فریاد است و از هول آن عرش و کرسی بشکند بر جا است. آتش سوزان اثر سے  
از آثار آن و عذاب الیم و محیم متفرع بران دران روز که فعل پیرسند و قول اولوالعزم تن  
بلرزد در هول و از ہیبت خدا سے کوه بترید در آید و از عظمت و قهر و کبریائی او عرش به آن  
شکوه بزاری در آید. قال الله تعالی لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا  
مُتَضَعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ. برگ رسیده و معالہ گور و قیامت بسر دوید. علاج آن چیست  
بے یاد او نباید زلیست. یاران و دوستان رفتند و بناک پیوستند و بجا سید خود مشغول گشتند و  
نیز باید رفت و زیر خاک شست و بہ دو فرشته سبب جواب باید داد و حدیث التبر اتار و ضہ  
مِّنْ مِّنْ يَّامِضِ الْجَنَّةِ اَوْ حَفْرًا مِّنْ حُفْرِ النَّيْرَانِ. راه باید شناخت. ہیبت وقت کار است  
نہ موسم خور و خواب فاعتبروا یا اولی الابصار ط و در حدیث آمده است. چون بیت راد فن  
کنند و اصحاب وی برگردند او ہر آئینہ می شنود آواز نعال النیشان را دوستان او را در زیر خاک  
گذارند و احساس آن نماید و چاره بجز آن نہ دارد و ہیبت آخر ہمہ را باید گذشت. چرا  
امروز نہ گزارند. و مردانہ وار رو با آورند و کریمہ قبل الله ثم ذرہم را خوانند در بند این  
و آن نامندان الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فَمَنْ تَابَ اِنْ رَانِيَتْ اِحْذَا هُمَا سَخَطِ الْاُخْرَى  
دوبارہ دنیا آمدنی نیست تا تلافی ماضی نماید و فکر بر اصل فرماید.

ترسم کہ یار با ما آشنا بماند تا دامن قیامت این غم بماند

وفي الحديث وَاللّٰهُ لَوْ كَفَعُوا مِنْ مَّا عَلِمُوا لَضَحِكُمْ قَلِيْلًا وَكَبَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا قَلْدُ ذَمِّ  
 بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفَرَسَاتِ وَكُنْزُهُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَامُودِنِ إِلَى اللّٰهِ . رواه احمد  
 والترمذى وابن ماجه . این گریه دزاری به از هزاران مسرور و شادی . و این درد و غم  
 بهتر از گوناگون تنعم .

غرض از عشق تو ام چاشنی درد غم است  
 در نه زیر فلک اسباب تنعم چه کم است  
 خوش گفتم :

مناع کزین ره گذر می بودند  
 لب خشک و مژگان ترمی بر بند

قبله کا پندر روز از راه جنون و شور لیسوا بر آمده بود ، همان جا عنایت حضرت رسید و مناسب  
 حال خود این بیت دید :

یسوز دفتر اشعار را به صبحرا گیر !  
 چه وقت مدرسه بخت کشف و کشاکش است

قبله کا ہا رسالہ در تحقیق گناہان کبار و صغائر یا ذکر و آداب و اخلاق زوائد عجائزہ الوقت  
 بطریق اجمال و اختصار نوشتہ فرستادہ است و تفصیل و تمیم آن را بروقت دیگر انداختہ امید  
 کہ بطلانہ خاص در آید و قبول باید و اسلام قبلہ کا ہا مکتوب قطب محی الدین علیہ الرحمہ مطالعہ  
 نمودہ عبرت افزود و این مراتب معلوم است اما توفیق عطا کریم کسے را کہ مرگ در پیش است  
 شصت و ہفتاد سال نزد او پیچ است . اگر بالفرض ہزاران ہزار سال عمر باید یک ساعت  
 شمارد و جز بندگی پیچ نیارد فق ذلک در کمال النعمان و خجالت ماند و از او را خواهد داد  
 نعیم و محیم پیچ در نظر در نیارد ، بلکہ خود را فدائے مولا سازد و در راہ او خویش را در باند  
 این زمان بہ اعلیٰ مراتب عبودیت رود و بہ اقصائے منازل علیین رود . وَاللّٰهُ  
 الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلِفَانِ .

## مکتوب ۱۷۰ - بہ خان عالی شان شالیہ خان .

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عباداً يصنع الناس اليهم في  
 نحو ايجهم هم الامنون يوم القيمة من عذاب الله . حضرت فياض على الاطلاق جبل ذكره  
 جہانیاں را بوجود سراسر وجود خان والا شان رفیع المکان منبع الجود والاحسان سلمہ اللہ المنان ،  
 کامیاب دارد . وانہر چہ می رود سخن دوست خوش تر بہت محذوم اطاعا اللہ نیامہ زرعۃ الآخرۃ  
 فلما تزرع تحصد وکما تدین تنان . پس امروز برہر کسے واجب ولازم آید کہ فکر محصل  
 زدا نماید . اگر تخم صالح در زمین استعداد کاشته امیدوار ثمرہ نیک باشد فلیرز . و اگر فاسد  
 انداختہ تا تواند تلافی و تدارک آن نماید آیت کہ ہمہ . يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلِنَنْظُرْ  
 نَفْسًا مَّا قَدْ مَتَّعْنَا بِهِمَاتِ آن فرع اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبت آن در خوفش اند . جن  
 و انس و وحوش و طیور از ہول آن در اضطراب اند جلورینہ آمدہ و ہنگام رد و قبول کہ فریق فی الجنۃ  
 و فریق فی السعیر کنایہ ازان است شباباں در رسیدہ ففتر و ائی اللہ ہ ائی لکم منہ بذیر  
 قبیل . حیث است از جوانان خردمند و پیران ہوشمند غفلت از گوش ہوش بر نیارند و پردہ غور از  
 بصر بصیرت بردارند . دہر جا کہ نشان ازان بے نشان یا بند خود را فدای آن دیار دیار سازند .

دلبرے دربرے و ما فارغ در قدح جوعہ و ما ہستیار

زین سپس دست مادد این دوست زین سپس گوش ما و حلقہ یار

آوردہ اند کہ محبوبہ در دار القضا از اختیار کردن زوج او زوجہ دیگر شکوہ نمود . قاضی فرمود  
 منعش نہ می رسد . آن محبوبہ گفت آری منعش نہ می رسد اگر نہ پردہ حیا بر دست داشتہ  
 درین مجمع چہرہ زیبای خود آشکارا می کردم تا مردم انصاف می دادند کہ ہر کہ چنین کبری و عنانی  
 داشتہ باشد وے را سزد کہ خبر وے بہ دیگرے پردازد . صاحب دے حاضر بود لغزہ برد و بے ہوش



افتاد۔ چون بخود آمد استکشاف نمودند۔ فرمودند چون این ضعیفہ این نکتہ رنگین ظاہر نمود، در  
 ہر من نہاد دادند کہ اگر نہ حجاب عظمت و نقاب جبروت بر وجہ کریم داشتے ذات مقدس را بر مردم  
 عیان نامی نمودے تا جہانیمان می دیدند و انصاف می دادند کہ ہر کہ چنین مولائے ذوالجلال داشتے  
 باشد تو اندکہ او آن دیگرے باشد، سزد کہ بہا سواے او آرام و قرار گیرد۔ اما بعد احقر فقرا  
 متصدع خدمت مسامی می گردد۔ شرافت آب کمالات انتساب خواجہ عباد اللہ بہ صلاح  
 آراستہ است و کلیہ تقویٰ و خدا پرستی پیراستہ۔ درین ولا بہر ارتفاع عامہ خلق اللہ از قصد  
 رو پر نہرے کندہ بجانب سر ہند رسید، بعض حسودان راہ تعدی و عناد امتیاز اولیے راہ ساختند  
 و پلہاے آن را بکستند۔ اکنون آن عزیز در درطہ پریشانی دگرداب ہجرت افتادہ،  
 محنتا بر باد شاہے می باید داد۔ او در گرداب فقر و ناداری جان گاہ و اہل مطالبہ گیرد  
 دادخواہ چون آوازہ ذات الامنان۔ بہر جانب پچیدہ و بانگ کرم آن جناب بہر سو رسیدہ  
 فقراراناچار بہر آن آوردہ کہ یکے بخدمت گرامی اطہار این معنی نماید باشد کہ بہ آب آن محتاج  
 دستگیرے رود و از ذمہ آن بے چارہ کلاً او بعضاً بقراضہ خوان احسان مفروض گردد۔  
 قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَ مِنَ الْحَيَاتِ أَكْمَلُهَا مَنْ فَرَّجَ عَنْ  
 أَخِيهِ بِسَلِيمٍ كَمَا يَتَىٰ مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ  
 وَأَظْلَمَهُ اللَّهُ وَ تَحْتِ ظِلِّ عَرَشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ . وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ  
 السُّدَى . وَالتَّزَمَ مَتَابَعَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَاتِ  
 مکتوب ۱۸ . نیز بخان شایستہ خان صدور یافت .

الحمد لله أولاً و آخراً و الصلوة على من سوليه دائماً سقماً و سلام و تحيت  
 تمام ازین احقر انام بہ آن مکرم و شہرہ انعام خان رفیع المکان سلمہ و المنان موصول باد دیگر چہ

گوید دچہ نوید کارے کہ ازان آفریدہ اند و خدمتے کہ یان امر فرمودہ اند پچ از دست نیامد  
بلکہ تمام خلافت آن ازین کس بر آید، ازین سبب مستحق حرمان گشت، و بخسراں پیوست **إِنَّا لِلّٰهِ**  
کدام مصیبت عدیل این حرمان است      کدام بلا برابر آتش سوزان است  
ہیہات نہ بیگانگی کسے کند یادوست      آنچه تو بحق می کنی بگو از یاران است  
دستان باید کہ این قسم مصاب را تعزیر نمایند۔ السلام۔

**مکتوب ۱۹** . بیاد شاہ دین پناہ شرف صدور یافت .

المحمد لله على ما ألتئم و علم من البيان ما لم يعلم . وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ  
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، وَ عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ خَيْرِ الْأَهْمِ وَالسَّلَامُ عَلَى  
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ عَلَى جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ . قبلہ گاہا ، عالم پناہا ، چون عمر غریزہ  
در ذنوب و معاصی صرقت نموده و گناہان از حد افزوده و ذکر توبہ را از ہما ہم می داغد  
داشتغال بہ آن فرض میں می شناسد۔ لہذا در تحقیق معنی توبہ و مراتب آن با تدقیق در او  
و ذکر اختلاف مذاہب در ضمن آن رسالہ مرتب ساختہ و بذکر فضل و ثواب آن در احسن  
رسالہ پرداختہ . و رسالہ دیگر در شرح اسمائے حسنی و بیان فضیلت و اجر قاری آن نیز  
ترتیب دادہ ، بعد نقل از سواد بیاض امید کہ شرف قبول نظر کمیی اثر یابد . ہر چند مولفت آن  
پچ نباشد و درین عرصہ شمرہ ازان نیز ایرادی نماید . ہوا ہمہ شرمندگی گناہان از فضل او امید  
دارد . باز آئی باز آئی ، صد بار اگر توبہ شکستی باز آئی . کہ یہ . **إِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ الذُّنُوبَ**  
**جَمِيعًا** . بر آن برہان است . توبہ بنزد جمہور علما عبارت است از ترک گناہ از خوف خدا  
جل و علا و تداومت بر آن و غریمت بر عدم معاودت بسوئے آن و استغفار و تضرع بدل و  
جان دتدارک آن ہر چہ ممکن است ، تدارک آن مثل قضایا مافات من الاعمال و رد الحقوق

الی العباد و تحویل البراة من هذه الآفات، و هر چند ندم و غم بیشتر توبه مقبول تر. بعضی اکابر  
 گفته اند که لفظ توبه جامع شش معنی است. اول ندم بر تقصیر ماضی، دوم غم بر ترک آن در حال  
 سیوم ادا فریض که آن را ضایع ساخته است، چهارم رد مظالم و استغفار آن، پنجم گذاردن ساختن  
 گوشت و پوست و خون که از حرام پیدا شده است، ششم چشاندن بدن را الم طاعات  
 چنانکه چشاندن است آن را از اذات سیئات. و اگر صاحب مال و عرض مرده باشد یا او را  
 نه شناسد بقدر آن بفقرا و مساکین به نیت اولی صدق کند، اگر وارث او نه باشد.  
 و اگر وارث یابد یا و عاقد سازد و بهر حال خصوصاً در اعراض به دعا و استغفار او را  
 امداد فرماید. و بعد عنیت بمقتضای حدیث این دعا بخواند رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ. و  
 این را کفارت آن داند. و تلافی تقصیرات مادر و پدر میت را بدعا و استغفار نشان نماید  
 تا بموجب حدیث در زمره یاران در آید. اما تدارک مظالم کفار دعا و استغفار در حق آن  
 غیر نافع است، بسیار مشکل است، و تلافی آن بکمال استغفار در حق خود. اما توبه در حال  
 غرغره. پس ظاهر از احادیث و قرآن عدم قبول توبه است درین آوان. و بعضی گفته اند که  
 توبه از سایر معاصی و راه کفر در حالت غرغره جائز است نه توبه از کفر. فَعِنْدَهُمْ اِيْمَانٌ  
 الْيَاْسِ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ و تُوْبَةُ سَائِرِ الْمَعَاصِي مَقْبُوْلَةٌ و طَيْبِي شارح مشکوٰۃ گفته که  
 این اختلاف در توبه از گناهان است. اَمَّا تَحْلِيٌّ وَاَسْتِحْلَالٌ اَزْ مَظْلَمَةٍ دَرِيْنِ وَتَتْ جَائِزٌ هِيَ  
 و همچنین وصیت بر خیر یا ضرب و صی بر اطفال خود در آن حال نیز جائز است. و توبه از جمیع  
 گناهان واجب. تُوْبُوا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُوْنَ. بر آن دلیل  
 قاطع کرم ادهام است و از جمله عجز و شکستگی تمام  
 چه توفیق توبه از فضل است زما هر چه باشد بود نادر است

نیا درم از خانہ پیرے نخست تو دادی ہمہ چیز من خیرتست

بارخدا یا تو راہ نامے و درے بسوے معرفت خویش بکشای! الہی تو دستگیر در سگرات  
 موت و سوال منکر نگیر و دران روز شدید و ظہور غیظ و غصہ سیر کنیمہ . وَہی تَعْنُومُ  
 تَعْدَادُ تَمَیْزُ مِنَ الْغَيْظِ بِرَأْنِ دَلِيلٍ . اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا سَوَاءَ السَّبِيلِ وَتَنَا هَذَا بِرَحْمَتِكَ  
 وَاَدْخِلْنَا جَنَّةَ النَّعِيمِ . قبلہ گاہا حقیقت دعا گوے این فقیر و مراتب اخلاص این بریا  
 تقصیر راء فان پناہی فضائل و کمالات دستگاہی شیخ عبد الاحد زبانی معروض خواہند  
 داشت . امید کہ از غایت کرم برادر مشار الیہ آثار کمال عنایات آن حضرت انخواہند  
 شناخت . والسلام !

مکتوب ۲۰ . ایضاً یہ سلطان وقت مدظلہ درود یافت .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاتِحِ الْحَبِيبِ وَالنَّوِي مُنْزِلِ الْمَطَرِ مِنَ السَّمَاءِ مَلِكِ السَّمَاوَاتِ  
 وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى . وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالرُّسُلِ  
 صَاحِبِ تَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنَى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَّةِ النَّبِيِّ .  
 عالم پناہا ، این بندہ شرمندہ از عنایات و انعامات بادشاہی مفتخر و مباہی گشت . و نظر  
 بر امید بالیت از شکر آن چہ عرض نماید بجز آنکہ دست بدعا بر آورد اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ اِمَامَنَا  
 فِي الدُّنْيَا وَالدِّينِ فِي مَجْمَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَدْخِلْهُ فِي زُمْرَةِ الصّٰلِحِيْنَ  
 السّٰلِفِيْنَ . بارخدا یا این بندہ عاصی را نیز از عذاب خود آزاد کن و در ہائے رحمت و معرفت  
 بروے و کن . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنْتَ غَرِيْبٌ  
 اَوْ غَايْبٌ سَبِيْلُ ذُو الدَّرَاهِمِ اَقْلُ حِسَابًا مِنْ ذِي الدَّرَاهِمِيْنَ جُزْئِيَّةٌ مِنْ جُزْئِيَّاتِ  
 الْحَقِّ تَوَزَّنْ عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ . اَللّٰهُمَّ لِاَعِيْشِ الْاٰخِرَةِ جَاءَتْ الْمَرَا حِفَّةُ

تَبِعَهَا الرَّادِفَةُ أَيْنَ الْعَمَلِ وَنَحْنُ فِي الْحَرِّ مِنْ وَطْءِ الْأَمَلِ، أَيْنَ الطَّاعَةِ فَلَيْفَ الْفَلَاحُ  
 جَاءَتْ الْمَمَاتُ فَأَيْنَ أَسْبَابِ النِّجَاتِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ. وَنَحْنُ فِي طَلَبِ  
 الْمَالِ وَالْجَاهِ. وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالْمَغْلِيبِ عَنِ النَّهْرِ فِي الطَّاعَةِ كَيْفَ السَّرُورِ وَالنَّارِ  
 فُورِ. فَمَنْ نَرَحُفْخُحَ عَنِ النَّهْرِ فِي الطَّاعَةِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا  
 إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ. طَالَ الشُّوقُ إِلَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ إِلَيْكَ الرَّغْبَاءُ وَ  
 مِنْكَ النِّعْمَاءُ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ. صَلَّى يَا رَبِّ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَإِرْحَمِ  
 عَلَيْنَا وَعَلَى سَائِرِ عِبَادِكَ الضُّعَفَاءِ. اذْهَبْ عَاكِلًا نُوْدِيهِمْ عَنْ نَمَائِدِ. دَرَهَمِ يَابِ رَمَانِ

آن حضرت می خواهد. والسلام.

مکتوب ۲۱ • به هدایت و ایشاد و مرتبه نیتی ولایت و القطبیت شیخ مخدوم زاده

محمد زبیر سلمه اللہ الی یوم الدین.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَوَسْطَانِ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ صُطِّفُوا. فَرَزْنَا حَمْدَ شَيْخِ مُحَمَّدِ زَبِيرِ زَيْدِ عَمْرٍ  
 وَتَوْفِيقَهُ. اذْهَبْ فَرِحَ سَلَامِ سَلَامَتِ الْبِحَامِ نَوَانِدِ وَسَلَامَتِي دَرْتَرَكِ اِنَامِ دِمَاعِي دَانِدِ. دَرْتَرَكِ  
 اسباب جمعیت شناسند. مدتی است که از چگونگی احوال ظاہر و باطن اطلاع نہ داده اید. هر کجا است  
 خدا یا سلامت دارش. ساعتی به غفلت نہ گذرد. فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ الْاَهْلُ  
 الْجَنَّةِ اِلَّا عَلَى سَاعَةٍ صَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهَا. بِالْحَمْدِ وَتَبَّ كَارِهَتِ نَهْ نِهْ كَامِ  
 خور و خواب. روحی که مائل به کثرت است نفس اماره از و بهتر است. آتش سوزان در پیش و مابہ تدبیر  
 نفس خولش تا عقده الهام فریق فی الجنة و فریق فی السعیر و البسته است. کبر خواص و عوام  
 اذان فرد شکسته. وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللَّهِ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَرَالَيْهِ اٰيْتُبُ. وَصَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَى سَيِّدِنَا وَآلِهِ اٰجْمَعِينَ. احوال خیر مال را نولیان باشند و مشتاق شدند. والسلام.

مکتوب ۲۲ . به حقایق و معرفت آگاہی جامع علوم عقلیه و نقلیه العارف باللہ احمد  
مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد سلمہ اللہ صدور یافت .

بِسْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ . السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ  
رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَغِيْرًا دُنِيًّا بِاَعْيُنِنَا وَكَبِيْرًا اٰخِرَةً فِيْ قُلُوْبِنَا بِمَجْرَمَةٍ مِّنْ  
اَفْتَحَرْنَا بِالفَقْرِ وَتَجَنَّبْنَا عَنِ الْغِنَى عَلَيْهِ وَعَلَى الْاِلَهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلَى وَ  
رُجُوْمُنْ فَضْلِهِ اَنْ يُّكُوْنَ الْحَالُ عَلٰى كَذَلِكَ الْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ وَالْاٰخِرَةُ هِيَ دَارُ  
الْقَرَارِ . وَالنُّوْرُ وَالظُّهُوْرُ وَوَالْمُحِبَّةُ الدُّنْيَا الْاَمْتَاعُ الْغُرُوْرُ . مَفْتُوْنٌ عَيْنٍ مَّحْرُوْمٌ مِّمَّتْ  
وَمَعشُوْقٌ اَيْنِ دِيْوَانِ مَجْرُوْنٍ . حَبِّ اَنْ سَمَّ قَاتِلِ سِتِّ رِيْحِ مَحَبِّ اَنْ مَتَاعِ بِلَا نَازِلِ . اِنَّ الدُّنْيَا بَالِ  
وَ مَا فِيْهَا اِلَّا زَكْرٌ مِّنْ اَلْحَقِّ فَاِنَّهُ النُّوْرُ الْمَطْلُوْقُ رَبِّتْ نَجْمًا فَنَسْتَبْرَأُ وَقِنَا مَحَبَّتَهُ .  
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ الْاَضْرَاقَانِ اِنَّ رُضِيْتِ اِحْتَدَاهُمَا سَخِطَتِ الْاٰخِرَى . عَاتِلِ رَاغِبِيْنَ  
وَمَا دَرَكِيْدُ وَفَكَرِ اَنْ يَّأْسَ بِنَدِ . خُوْشِ كَعْتِ هِرْ كَعْتِ .

نہ شاید کشیدن ز خلقی گزند

پئے خوفی لقمہ ہر لحظہ بند

بیری بود کہنت . دلے لپی

بروزے بود نیم ناسے کفایت

اَللّٰهُمَّ لَا عِيْشَ الْاَعْيَشِ الْاٰخِرَةَ بَجَاءِ رَاجِفَةٍ تَتَّبَعُهَا الرَّادِفَةُ مَا زَادَ اَنْ كَبِيْرًا  
دَفِيْرًا اَنْ كَرًا . صَاحِبِ اَيْنِ زَادَ اَدَاكُمْ وَرَشْفَا وَرَضَايَ خَلَا مِلَّ وَعَلَا وَنَاوَدِرَ اَنْ هَمِيْشَةً دَرَبَلَا وَنَسَبِ  
مَوْلَا . اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِيْ الْاُمُوْرِ كُنْ لَهَا وَاَجْرًا نَافِعًا مِّنْ خِيْرِي الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ  
اللّٰهُ تَعَالٰى مَا يَبِيْرَانِ وَالسِّيْرَانِ رَاغِبِيْنَ نَمَا جُوَانَانَ دَا زَادَانَ دَلْشَا هَا بَا زَانَ هِرْ اِنْجِهْ بَا يَدِ مَسْمُوْدٍ كَرْدَانِ دَرِ بَا  
النَّبِيِّ وَالْاِلَهِ الْاَجْمَادِ . عَلَيْهِ وَعَلَى الْاِلَهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيْمَاتِ شَفَعْتِ نَامَهُ كَرَامِيْ لِبَدَا  
اَنْتَ رَا بِيْرًا مَشْرُوْفًا مَافَتِ وَاسْتَعْرَبَ مَعْنَا مِيْنَ اَنْ اَطْلَعُ يَافَتِ نَحْسَبُنَا اللهُ وَنَعْمَ الْوَعْدِيْلُ

نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ  
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ. این غزلی بکر معاصی را از دعا فراموش نه سازند همواره بیاد  
 آن آرند. و این حقیر را نیز در یاد و دعا خود دانند امید بکرم او سبحانه عواقب امور محو گردد.  
 مال بجز انجاند به زاد آنچه پردازد. والسلام علیکم وعلی من لذیکم.  
**مکتوب ۲۳** . به فضائل و کمالات دستگاه حقائق و معارف آگاه محذوم زاده میان  
 فقیر الله درود یافت .

فرزند سعادت بند میان فقیر الله سلام خوانند و از دعا فراموش نه سازند. کتابت آن فرزند  
 که مشتمل بر طلب علی بود سرور گردانید اللهم زد همه نور چشمان و فرزندان و متعلقان سلام می رسانند  
 قَالَ عَمْرٌ مِنْ قَائِلٍ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ كَيْفَ شَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ  
 أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ. قَالَ الْمُفَسِّرُونَ لَمَّا نَزَلَتْ  
 هَذِهِ الْآيَةُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَشْرَحُ اللَّهُ صَدْرَهُ  
 فَقَالَ نُورٌ يَقْدِرُ فِيهِ اللَّهُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَيَشْرَحُ لَهُ فَيَفْشَحُ فَقَالُوا هَلْ لَدَاكَ  
 أَمَامَةٌ تُعْرِفُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ الْأَمَامَةُ إِلَىٰ دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ وَ  
 إِلَّا سَعْدًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نَزْوِيهِ. بیان حقیقت شرح صدر ظهور نور فرمود علامت آن باقبال  
 در جوع بسوسه دار الخلد و نجانی و اعراض از دار غرور و استعداد الموت قبل نزوله نمود. چون آن  
 نور به سینه بنده در آید تمام پناه مولا جل و علا خواند. و از ماسومی برهاند. و از ظهور آن سینه  
 چندان تشریح و وسیع شود که در جنب آن سموات و ارضین محو و متلاشی گردند. این جا حقیقت  
 قدسی لَا يَسْعَىٰ أَرْضِي وَلَا سَمَافِي رَلِكُنْ يُسْعَىٰ قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ ظُهُورِ فَرَمِيدِ. آیه  
 کریمه اَوْ مِنْ كَانَ مَيْتًا فَاحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا. اَمْحَىٰ اَوْ مِنْ كَانَ قَائِمًا عَنِ الصِّفَاتِ

النَّفْسَانِيَّةُ فَاتَّبَعْنَاهُ بِالنُّورِ الْحَقِّقِ وَصَيَّرْنَا هُنَا نُورًا مُحْضًا بِرُوحِ كَارِ آيِدِ . اِن زما نہ نور  
 بہ نور رسد دین کسے از لوک دین گردد . درین وقت فکر و اندیشہ دے ہمہ برسے آخرت شود .  
 اِن کار دولت بہت کنون تا کراد ہند . الدَّاعِي فِدْوَعِي وَ مَا تَوْفِيقِي بِاللَّهِ دَا ز ہوا دہوں  
 وارد . ہیمات ہیمات گوئی توفیق و سعادت در میان انگندہ اند . کسے بمیدان در نمی آید ہوا را  
 راجہ شد .

بِسْمِ سُبْحَانِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ . صحیفہ شریفہ رسید سبب  
 سر تھا گردید و مضامین آن بہ وضوح انجا مید . ہوارہ در طلب و یاداد باید بود و در مراتب  
 بندگی باید افزود و قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّا عِنْدَ  
 ظَنِّ عَبْدِى بِنِىْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ فَاَنْ ذَكَرْتَنِيْ فِىْ نَفْسِهِ ذَكَرْتَهُ فِىْ نَفْسِىْ وَ  
 اِنْ ذَكَرْتَنِيْ فِىْ مَلَاۤءِكَةٍ فِىْ مَلَاۤءِكَةٍ حَيْرٌ مِنْهُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّىْ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ  
 ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّىْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعَاوَمِنِ آثَانِىْ يَمْشِىْ اَتَيْتُهُ هَرْدًا  
 و با بجلہ از ان طرف ہمہ رحمت بہت . لہذا مثل اِن عاصی از کرا امیدوار اِن ہمہ مکرمت بہت . گر  
 گویم شرح اِن بے حد شود لابل آن نہ از قسم گفتار بہت بل از اسرار لازم استتار بہت . و قول  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لَوْ اَظْهَرْتُ لِقَطِيعِ الْبُلْعُومِ . نشان حال اِن بہت . مَنْ عَرَفَ  
 رَبَّهُ كَلَّ لِسَانَهُ ، نیز بر آن برہان بہت اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلِىْ بِلَا عَمَلٍ مُّتَوَدِّعِيَّتِ .  
 بہ ہوارہ براحوال خود اطلاع می دادہ باشند و از دعا فراموش نہ کنند . و اسلام .

مکتوب ۲۲ . بہ فضائل و کمالات دستگاہ قاضی شیخ الاسلام .

بِسْمِ سُبْحَانِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِيْ الْاِسْلَامِ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةٍ  
 سَيِّدِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ . اَمَّا بَعْدُ فَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ



رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ بعدورد صحیفہ گرامی و نمیقہ سامی آن مقتداے قاضی ذوالی مشرف  
گشت و مضامین نجستہ آمین آن بہ دل و جان عَظَّمَ اللَّهُ وَبَجَّرَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ وَحَكَمَكُمْ  
عَلَى الشَّاسِ وَالْعَيْنِ وَنَحْنُ فِي كَمَالِ النَّقْصِ وَالشَّيْنِ آن جا این ہم ہدایت و ارشاد  
و از مآتہامی اطاعت و انقیاد . اما این حقیر بیچ بدان عاری مدارسہ این و آن بہت و گرفتاری ذوق  
و آتہام عاصی یا فکر معاصی خود را ہم دادنی کہ فرود کار تا جبار و مولا گناہگار را توبہ و استغفار و گریہ  
اسحار بہتر از مطالع اسرار و مکاشفہ الزار . ہیہات قرب وقت الحساب و الكتاب وَنَحْنُ فِي  
كَمَالِ الْعُقْلَةِ وَالْأَدْبَارِ فَأَعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ . فقیر در مدت عمر بدرسی این امور نہ  
پرداختہ و آن را در مردم مذکور ساختہ ہر گاہ از درسی امور ضروریہ از راہ عوارض بشریہ معقر ماند  
در امور دیگر خود چہ گونه نشاید از مدت ایام بغیر نام بخت استعداد بہ کلام سید انام عَلِيهِ وَ  
عَلَى إِلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ . بہ درس صحیح بخاری با شروع و خواشی مع فرزندان و جماعت دیگر  
از فضلا و درویشان اشتغال دارد و آن را ہم از غایت پریشانی حال ہنگی و بال ہر روزے تولد  
ہر انجام داد . گاہ بہ آن مشغول بہت و زلمے بہ دیدن عیوب مقبوض و مہجور . راہ اختلاط بہ کس  
کمتر دارد و خود از ہمہ بدتر می انگارد . من بیچم و کم ز پیچ

من بیچم و کم ز پیچ ہم بسیارے      ذرا پیچ کم از پیچ نیاید کارے

دیگر این خود ارادہ درست نہ دارد و دیگرے را چگونہ مرید خود سازد . آن مثل بہت کہ رنگ ریز  
بہ ریش خود گرفتار بہت . اما یاران و دوستان این فقیر اصلاً گفتگوے این امور نہ دارند بلکہ  
اکثرے آن را نمی دانند . داگر بالفرض کسے بر آن واقف بہت از راہ علم و تجربہ و ارشاد صاحب کلام  
بر اعتقاد اہل حق را سخ بہت بہ کرم اللہ تعالی . ہمہ اہل طریقت بر مرکز استقامت و برعت اند  
اہل سنت و جماعت ثابت اند . و از زلیخ و ریب بہ مراحل مآرب ہمہ را براہ حق می خوانند

دبتدعان می رانند. و این معنی نه پنهان است، بلکه در عالم عیان است قال الله تعالی قل  
 هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ وَمَنْ اتَّبَعَنِي فَسُبِّحَانَ اللَّهِ وَكَأَنَّمِنَ  
 الْمُشْرِكِينَ. مقصود از اطاعت کلام دفع اتهام است، در عقاید اسلام نه دعوت استقامت  
 در جمیع احوال و اعمال و لو عَادَ شَتْرَهُ از همه ذنوب و آثام یافتن، همانند آنچه در قرآن  
 و یحییٰ فیہ الاقرام. خصوصاً این دور از کار که درین باب کمال فخر منده از پروردگار  
 است. اما اگر کیم و پروردگار است و غفای است محذوم ما من لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللَّهَ  
 وصیت بزرگان این طریق خصوصاً جده شریفیت این چنین است. و فی الواقع نیز همین است که  
 مدار کار بر کمال اتباع سید اولین و آخرین است صلوة الله علیه و علی الیه الکرام و صحبه  
 العظام. و التزام طریق اهل سنت و جماعت و کمال اجتناب از بدعت با شناعیت هر ایدان  
 مواجید و اتوال و کثوف و خوارق عادات رابے اتباع و التزام و بال و صنایع می دانند و باطل  
 و استدراج می شمارند. هَذَا هُوَ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ. محال است

محال است سعدی که راه صفا توان رفت جز در سبیل صفتاً

عَلَيْهِ وَ عَلَى إِلِهِ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامَاتِ الْعُلَى وَ كَتَبَ دَرَسَاتِلَ مِنْ أَمْرِ مَشْهُونَ هَسْتِ وَ دَر  
 عالم معروف و مشهور. با جمله عالی بنور ارشاد ایشان می بارد و کمال عشق جمال احمدی علیه  
 الصلوة و السلام متعال ایشان می آرد، خود را فدای دین محمدی ساخته اند که ادنی اصحابی را  
 از جمیع اولیای امت افضل انکاشته و عدیل فضل صحبت نیر البشر علیه و علی آله الصلوة و السلام  
 لا طریق هیچ چیز نه پیدا شده به انبیای کرام خصوصاً بنحیتم و سید این بزرگان عظام چه رسد

در قافله که اوست دائم نه رسم ای بسکه رسد ز دور بانگ جرم

تویش گفت: محمد عربی کا بر دے ہر دوسرہ است کہے کہ خاک درش نیست خاک بر میراد

بِعَزَاهُ اللَّهُ عَنِ الطَّالِبِينَ حَيْرُ الْجَزَاءِ غَايَتُهُ مَا فِي الْبَابِ . اگر گاہے بہ مقتضای حالے  
وَعَلَى سَبِيلِ الْفَلَّةِ وَالنُّذْرَةَ كَلِمَةٌ دُرٌّ مِنْ لِسَانِ صَادِرٍ رَشِيدٍ بَعْدَ انْتِبَاهِ حَلِّ آن مَمْدُودِ  
وَبِرَاهِ حَقِّ ارْتِشَادِ فَرَمُودِ نَدْمِ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى النَّاطِرِينَ فِي كَلَامِهِ قَدْ سَمِعْنَا سِرَّهُ . پس چون  
صاحب کلام خود بیان مرام نماید اشتباه و التباس از کجا ماند و کما ذلک شواهد و بطاہر آن  
بے تکلف در کتب شریعت غزالبیاری پنداشت و موافق آن بہ اصول ملت بیہزار ظاہر و ہوہذا  
عَلَى الْعَالَمِ الْيَقِينِ الْمَتَّبِعِ الْفَطِيمِ وَچون این رقمہ گنجایش ذکر آن نہ داشت آن را برو فور عالم  
الیشان گذاشت منع نداشت . اگر اشارہ شود تحقیق و تفصیل آن نوشتہ بخدمت شریف بفرستد  
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانُ . وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الْعَلَامِ .  
وَباقی آنچه درین باب تحریفات و مفتریات است ہمدہ آن بر مفری و محرف آن کلمات است ہمانا  
کہ رسالہ یابن جماعہ منسوب است ہمہ معلول و معمول است . و بمصدق مؤلف آن ہمان مثل مشہور است  
مَنْ تَمَّ يَعْرِتُ وَصَنَّفَ فِيهِ كَمَا بَأَفْكَيفَ يَعْرِتُ هُوَ قَائِمٌ أَلْعِلْمِ سَمَوَالًا وَجَوَابًا  
بِتَعْيِيبٍ وَتَنْقِيصٍ . دیگرے ہر چند حرام است اما کریمہ لا یجیب اللہ الجہر بالشوعر من  
القول الا لمن ظلم . در بعض کتاب است بالجملہ آنچه براسے خداست جل و علی ہمہ زیبا و شفا  
است د آنچه براسے نفس بدخواہ است ہمہ رنج و بلا است . عجب اذان جماعہ کہ محل اشتباہ جامع  
تحریفات بہ اندازہ دریافت . نقل کردہ اند و از جو ابہا صاحب کلام زبان بستہ و قلم شکستہ  
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِلكَلِمِ أَهْرٌ مَأْوَى وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ أَتَى . و باب توہمات  
در کلام نہ بعید و نہ عجیب است و صرف از ظاہر مرام نہ محدث و غریب بلکہ آن در کلام الہی و حدیث  
رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نیز بسیار است . چہ محل آن بر ظاہر عبارت دشوار است . و در  
کلام مشائخ طریقت بے شمار توجیہ و تاویل آن از کمال ایمان است و البقاعے آن بر ظاہر موجب

تفصیل انام کریمہ یُضِلُّ بِہِ کَثِیراً وَ یَهْدِی بِہِ کَثِیراً در فض قرآن بالجملہ فَ اِخْتِیَاہُ  
طَرِیقَةُ التَّوْحِیْدِ وَ التَّوَابِعِ هُوَ طَرِیقَةُ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ .  
بہر حال در فہم مرام و توجیہ کلام ہر کسے علم با سوال آن شخص بس است . اگر بعلم و صلاح موصوف  
و معروف است اصلاح کلام وے محمود و مرغوب است . و اگر ارباب جہل و فساد است انکار  
دے بر عباد است . و این معنی بہ تتبع اقوال و اطوار و مشاہدہ آثار و اتباع ہر کسے مخفی و  
نہان است . فقاہت ابو حنیفہ و ولایت بعض اولیا و گذشتہ ہمیں امارات ظاہر و عیان  
است فَمِنْ تِلْكَ الْاَحَادِیْثِ الْمَحْمُولَةِ عَلٰی التَّوْحِیْدِ وَ التَّوَابِعِ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی مَنْ عَادَى لِیْ وَ لِیَا فَقَدْ اَذْنَتْ بِاَلْحَرْبِ وَ مَا  
لَقَرَبِ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْضَتْ عَلَیْہِ وَ مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَقْرُنُ  
اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ لَیْسَ عُنْدَہِ وَ یَبْصُرُ  
الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہِ وَ یَدُہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَ رَجَدَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَ اِنْ  
سَدَّ لِنِیْ لَآعْطِیْتُهُ وَ لَیْسَ اسْتِعَاذَیْ فِیْ لَا عِیْذَہُ وَ مَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَیْءٍ اَنَا  
فَاعِلُہُ تَرَدَّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ بَکْرُہُ الْمَوْتِ وَ اَنَا اَلْکَرُہُ مَسَائِئُہُ وَ لَا بُدَّ  
لَہُ مِنْہُ . رواہ البخاری مجذوما . این فقیر فقرات چند از فقرات بسیار سگی الوار از کلام  
جد بزرگوار در کافذ علیحدہ نوشتہ بخدمت شریف فرستادہ است حَسْبُنَا اللهُ اَنْزَامَطَاعِہُ  
نماند و قیام زمانید و بہ نظر بندگان حضرت در آرزو القلیل یدلُّ عَلٰی الْکَثِیْرِ وَالْقَطْرُ  
تُبٰی عَلٰی الْبَعْرِ الْغَدِیْرِ . اشفاق پناہ بہ مقتضائے ضرورت و دفع تہمت این ہمہ اطالت  
و جرات نمود معذور خواہند فرمود الْعُذْرُ عِنْدَ کِبٰرِ النَّاسِ مَقْبُولٌ .  
ہر چه جز عشق خداے احسن است . کہ شکر خوردن بود جان کسند است . والسلام !

مکتوب ۲۵ . بہ خان رفیع الشان مکرم خان .

بعد الحمد والصلوة وَ تَبْلِغُ النَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ . سبحان سعادت نشان مکرم  
 و مہربان سلمہ المنان مہر ساند صحیفہ شریفہ مشرف ساخت و مضامین نجستہ آئین آن را شناخت  
 آنچه از عنایت حضرت ظل الرحمن نوشتہ بودند سبب افتخار این دور از کار شرمندہ روزگار گردید  
 و اختیار مرضی آن حضرت سعادت خود دید خود را اسلوب الاختیار ساخت در تمام اختیار بہ آن  
 حضرت گذاشت تراوی الجمیل الجمیل کیف الجمیل و هو امام المسلمین فی السنۃ  
 والذین کنف العلماء والصابحین لائال و حیہا عند رب العالمین ورا القبیح  
 قبیح کیف القبیح و هو شر العالمین و بیس القبرین از قبح خود چه گوید کہ از غیر قبح از و  
 بیخ نہ روید خیر او ش زائد از شر او . چه گفتہ آید . واسے بہ حال و مال این قسم شخصے کہ دے  
 بدتر از ہر کس . ہیہات نوشتہ آخرت ممیب نہ ساخت و سگی بہ ہوا دہوس پرداخت کسے  
 کہ آتش سوزان در پیش دارد کہ از گوشت و پوست بگذازد چگونہ باغیر می سازد و چنان قرار  
 و آرام دارد . دیگر نمی داند تا چه در میان آرد لکن آن کہ از قرآن و حدیث چیزے بخواند . قَالَ  
 اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى أَمْنٌ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ  
 قَالَ الْمُفْسِّرُونَ وَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ . سُبِّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كَيْفَ يَشْرَحُ اللَّهُ صَدْرَهُ فَقَالَ نُورٌ يَقْدِرُهُ اللَّهُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَيُشْرَحُ  
 لَهُ وَيَفْشَحُ فَقَالَ الْفَهْلُ لِذَلِكَ أَمَارَةٌ يُعْرَفُ بِهَا . فَقَالَ نَعَمْ الْإِمْنَانِيَّةُ إِنْ دَارَ الْخُلُودُ  
 وَ التَّجَانِي عَنْ دَارِ الْعَرُودِ وَ إِلا سَتَعُدُّ أَدْلُهُ مَوْتٌ قَبْلَ نَزُولِهِ . بیان حقیقت شرح بہ طور  
 نور فرمود علامتہ باقبال و ربوع لبوسے دار الخلود و تجانی و اعراض از دار عرود و استعداد موت  
 قبل نزول نمود . و چون آن نور بسینہ در آید بندہ را بہ تمام براہ مولا جل و علی تواند و از ما سواء

برہاند و از ظهور این سینه چندان قشعر و ویس شود کہ در جنب آن سموات و ارضین مجود متلاشی  
 گردد. این جا حدیث قدسی **لَا لِسْعِي اَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلَكِنْ لِيَسْعِي قَلْبُ عَبْدٍ مِّنْ**  
**ظُورِ فَرَايدِ وَتَاوِيلِ كَرِيمِهِ اَوْ مَن كَانَ مَيْتًا فَاحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا قَانِيًا عَنِ النَّفَقَاتِ**  
**النَّفْسَانِيَّةِ اَوْ مَن كَانَ مَيْتًا فَالْبَقِيَّةُ النُّورُ الْحَقَائِقِي وَنَسِيْرُنَا نُورًا مُّخَصَّنًا** بروی کار  
 آید. این زمان لوز بہ لوز رسد و این کس از مقربان گردد. و درین وقت فکر و اندیشہ دین ہمہ  
 بر اسے آخرت شود از ہوس و اربہ دستخیز روح در بجان گردد. و در زمرہ **اَلْاِيَانِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ**  
**لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** شود. این کار دولت است کنون تا کرا دہند. حدیث  
**هُوَ اَلْاِيَانُ لَا يَشْقَى جَلِيْسُهُمْ** در ایشان صادق است و ملائکہ بطواف اینہا از آسمان نازل  
 آید **كُلُّ ذَلِكْ مَنُوْطٌ بِمَتَابَعَتِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ حَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ**  
**صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .** بیت

محال است سودی کہ راہ صفا توان رفت جز در پی مصطفیٰ

**فَعَلَيْكُمْ بِاِتِّبَاعِهِ وَاقْتِنَاءِ اَتَاِمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلَىٰ اٰلِهِ لِمَا اِنَّ اِحْمَرَ اَنَامِ**  
 بخت است سعادت بکلام سید انام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام بدرس صحیح بخاری با شروع  
 و حواشی بہ فرزندان و جماعہ دیگر از فضلا و درویشان از مدتی گاہ بگاہ اشتغال دارد و در ان اثنا  
 تحقیقات عجیبہ و تدقیقات غریبہ روی آورد، اما توفیق آن نمی یابد و خود را نیز قابل آن نمی داند  
**وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَرَالَيْهِ اُتِيْبُ .** بہیات  
 گوئے توفیق سعادت در میان انگذہ اند کس بہ میدان در نمی آید سواران اُتیبہ شد

مکتوب ۲۶ . بہ خان ذی شان ماعقل خان .

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَ الصَّلٰوَةُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهَا

مگر ما مدتی ہے کہ فقیر را از احوال خیر مال ذات بابرکات اطلاع نیست سلامت با شد و سلامتی را در طاعت و یاد حق تصور فرمائید۔ وقت کار است کہ فردا کار با جبار است۔ ہنگام بندگی است کہ فردا خوفِ شرمندگی است۔ عذابِ گوناگون در پیش قرار و آرام کر اور کیش آرام در یاد رحمن است کہ آن سبب دخول چنان است **ذَكَرُ اللّٰهِ دَوَاءٌ وَ شِفَاءٌ۔ اَلدُّ نِيَا سَاعَةٌ وَ لَنَا فِيهَا طَاعَةٌ۔**  
**اَلدُّ نِيَا يَوْمٌ وَ لَنَا فِيهَا صَوْمٌ۔** توفیق از خدا است۔ و نفس ما ہمہ بلا۔ ذکر اللہ اعلیٰ و ادنیٰ اشفاقِ بنا ہا و اقبالِ آثارِ حاجی عوصن کہ یکے از نیکان روزگار است چنانکہ معلوم الیشان است در صوبہ کابل ہمراہ امیر خان است۔ می خواهد بہ این صوبہ بیاید، براہِ یثرب و بطحا در آید۔ و برائے امرے کہ آفریدہ اند بہ آن گرہید۔ توقع کہ حقیقت او بعرض معلیٰ برسد تا ہر گاہ بخوابد از صاحبِ صوبہ دستک راہ یابد و بکارِ آخرت پردازد۔ ہر چند وجود او در ان صوبہ در کار است اما خواہان در گاہ پروردگار است۔ و سلام!

مکتوب ۲۷ - بہ مخدوم زادہ شیخ محمد پارسا۔

فرزند سعادت مند، ازین درویش دل ریش سلام تو انند و مشتاق دانند۔ چہرا دل ریش نہاشد کہ گور و قیامت در پیش دارد۔ چہ گونہ بہ جمعیت و آرام بود نمی داند کہ فردا کیا مسکن و مادی شود۔ **فُرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فُرِيقٌ فِي النَّارِ فَمَنْ نَزَحَ عَنِ النَّارِ وَ ادْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔** وقت عمل است نہ ہنگام حرص و طول امل۔ وقت کار است نہ موسم خور و خواب فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال۔ **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔** فاعملوا ما شئتم راتہ بما تعلمون عليم۔ ہیہات گوی توفیق سعادت در میان انگندہ اند۔ کسے بہ میدان در نمی آید، سواران را چہ شد۔ مدتی ہے کہ چیزے از ان فرزند نہ داد۔ ہر کجا ہے خدا یا سلامت دارش **اَلسَّلَامَةُ فِي اِجْرَامِ الطَّاعَةِ وَ فِي الْاِقْبَالِ عَلٰی**

الْآخِرَةِ . اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ . أَرَزَيْتِ الْآزِفَةَ لَيْسَ كَرِيماً مَنْ دُونَ اللَّهِ  
كَاشِفَةً . مُحَمَّدَةٌ وَهُوَ بِالْحَمْدِ حَقِيقٌ وَنُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّهِ وَالصَّلَاةُ بِهِ يَلِيقُ وَعَلَى آلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ أَهْلِ الْفَضْلِ عَلَى التَّحْقِيقِ . وَالسَّلَامُ عَلَى خَلِيْفَتِهِ وَهُوَ بِالْإِسْلَامِ

**مکتوب ۲۸** - ببادشاہ دین پناہ - قیلہ کا ہا فقیر زادہا عازم ملازمت سراسر سعادت بودند۔ ابن فقیر سراپا  
تقصیر بوسیلہ کلام رسول و چند کلمہ دیگر نامربوطا اظہار دعا گویے خود نیز نمود۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَسَاكِينُ  
حَبِيبَةٌ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَرُّوْا فِي الْجَنَّةِ مِنْ  
لَوْءٍ فِيهَا سَبْعُونَ دَامِراً مِنْ يَأْتِيَتْ حُمْرَاءٌ فِي كُلِّ دَائِرٍ سَبْعُونَ بَيْتاً مِنْ زَمْزَمٍ وَخَضِرَاءٌ  
فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ سَبْريراً عَلَى كُلِّ سَبْرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشاً مِنْ كُلِّ لَوْءٍ عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ  
إِمْرَأَةٌ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ كَابِدَةً سَبْعُونَ لَوْئاً مِنْ طَعَامٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ  
وَصَيْفَاءً وَصَيْفَاءَةٌ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يُعْطَى عَلَى ذَلِكَ كَلِمَةً فِي عِدَاةٍ وَاحِدَةٍ  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَبِهِقٍ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ . قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ تَنْسُوَ أَهْلَ  
النَّارِ جَعَلَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ صَنْدُوقٌ فِي صَنْدُوقٍ عَلَى قَدَرِهِ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَصْرَمُ تَقْفُلُ  
مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُجْعَلُ ذَلِكَ الصَنْدُوقُ فِي صَنْدُوقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَصْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ، ثُمَّ  
يَقْفُلُ ثُمَّ يَلْقَى أَوْ يَطْرَحُ فِي النَّارِ فَكَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلٌّ مِنَ النَّارِ  
وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلٌّ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَالَى وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ ذَلِكَ .  
ہیہات ہر گاہ حال کار بر آن و این است پس چرا ما فافلان را فکر چنان و چنین است و چگونه آرام و  
تکین است ، و چہ طور جان بدن قرین است مگر و عیدات الہی جل شانہ نہ در گوش است تخیلیات  
قرآنی ہمہ فراموش . کلا آتش سوزان در کمال جوش و خروش است دعا میان را آن طبق دسر پوش



و مردم از ہیبت آن ہمہ بے خود بے ہوش . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَ مَا لَهُمْ  
 بِسُكَارَىٰ وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ . اما اولیاء و قربان از ان بعید کریمہ . إِنَّ الَّذِينَ سُبِّحَتْ  
 لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ . بر آن شاہد و لیل . وَ كَرِيمٍ الْآرَائِنَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ  
 لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ . دکریمہ فَا مَا مِنْ كَانٍ مِنَ الْمُقْرِئِينَ فَمِنْ رُوحٍ وَ مَا يَحْنَانُ  
 وَ بَعَثْتُ نَبِيًّا نِيرَانِ رَاهِدِي وَ سَبِيلِ . الہی رحمت تو عام ہست و ما عاصیان را ہزاران امید تمام اور سلامت  
 مکتوب ۲۵ . ایضاً بہ بادشاہ دین پناہ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ . قبلہ نگاہا عالم پناہ ، این دعا گو  
 فرزندے شیخ محمد پارسیار از جملہ سالکین مسالک تحقیقت و لذت مقبولان در گاہ با عظمت و رحمت تقا  
 و تقدس می نمود از صغر سن تا حال بر اطوار بزرگان خود مستقیم و بر اذکار و مراقبات و اشتیاق و اذواق  
 مستقیم و دعوات بہ اجابت قرین . مع ہذا در غربت و مسکنت و گدشتگی بے نظیر . بہر حال  
 دعا گوے موردی ہست و فدوی آن حضرت بجان بسیار قوی ہمزوار عنایات مستحق اگر امانت ہست  
 هَيْبًا لِأَمْرٍ بِابِ النِّعَمِ نَعِيمُهُمْ وَ لِلْعَاشِقِ الْمُسْكِينِ مَا يَتَجَمَّعُ . دسلام .  
 مکتوب ۳۰ . بہ سیادت پناہ سوا المکان سیف خان .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . دسلام علیکم ورحمة اللہ و  
 برکاتہ . بزرگے گفتہ ہست . إِنَّ أَرْدَتْ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا . وَ إِنَّ أَرْدَتْ الْكِرَامَةَ  
 كَبِّرْ عَلَى الْآخِرَةِ . یعنی اگر سلامت خواہی بر دنیا سلام گو و دست از دنیا بشو و اگر کرامت و بزرگی خواہی  
 آخوت نیز وداع یساز و با خدا جل و علا طلب آخوت اگر چہ لا بد ہست . اما اگر از بزرگی خود ہست  
 آن نیز منوط بقوی و زہد ہست . و اگر از برائے مولا ہست پس آن اعلیٰ و اولیٰ ہست . این نصیب  
 مقربان در گاہ ہست . و آن نصیب مومنان ابرار . ہیبت وقت کار ہست نہ ہنگام خود و خواب

خردا کار با جبار است فریق فی الجنة و فریق فی النار فاعتبروا یا اولی الابصار قصه  
مختصر از همه چیز یاد خدا بهتر و لذتگوار است.

هر چه جز ذکر خداست آخستن است  
گزارشگر خوردن بود جان کندن است

پوشک سادات آثار حضرت خان پیراه جامعه مستعلقان عازم ملازمت بود به این دو کلمه نامربوط  
مصدع خدمت گرامی گردید. این فقیر را در عادات و فراموشی نه سازند و آن حدود را  
به ترویج سنت و رفع بدعت منور سازند. مخدومنا کمالات کتاب سید عید الحکیم سیره مولانا  
شیخ عبدالحی از خلفای حضرت قطب الاقطاب مجدد ملت ثانی و بلده مستینه بر جاده بزرگان و طریق  
ایشان است در حق اود شیخ محمد امین از خویش ایشان و فرزند آن شیخ نور محمد نیز خلیفه آن قطب اکبر  
مهربانها مامل است. والسلام.

مکتوب ۳۱ • ببادشاه دین پناه.

الحمد لله العلی الاعلی الذی جعل کلمته الذین کفرُوا السُّفلی و کلمته الله  
یعنی المصلیة علی من سولیه محمد سید الوری و علی الیه و اصحابه الشقیة.  
اما بعد و السلام علیکم و الله عونکم و هو معکم ایما کنتم. معیت او سبحانه منوط  
تقوی و احسان است ان الله مع الذین اتقوا و الذین هم محسنون. قول رحمن است  
و حقیقت تقوی در ترک ذنوب و آثام است. و الاحسان ان تعبد الله كأنک تراه  
قول نبی علیه السلام است فاتقوا الله ما استطعتم و احسنوا ان کنتم شکرتم. جعلنا  
الله و ایاکم من المتقین المحسنین و نجانا و ایاکم من عذاب الالیم یوم الدین.  
و نصرنا و ایاکم علی القوم الکافرین و صلی الله علی سیدنا محمد و الیه اجتمعین.  
اشفاق پناہ لرینه نیاز بخدمت حضرت نعل النبی بدست فرزند محمد پارسا بان که درین ایام

بہ تحصیل کمال بغایت اشق گذاشت فرستاده است . توقع کہ بزودی شرف ملازمت یافته عریضہ  
را بہ نظر معنی بگذارند و بغنایات امتیاز یابد . چون غربت و مسافرت در حق دے از بزرگان  
امیدها سدا فرست . ہیہات سفر بعید و شدید در پیش است و زاد و را حله آن پنج در پنج است  
بار خدا یا تو دستگیری فرما و ما شکستگان را بمنزل مقصود رسان .

تو دستگیر شوائے خفہ پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و مہربان سوارانند  
مکتوب ۳۲ . ببادشاہ دین پناہ .

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاللَّيْلُ الْمُشْتَكِي وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَالْأَحْوَالُ وَالْأَقْوَامُ  
قُوَّةَ الْإِلَهِ بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلَامِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْإِنَامِ وَ  
عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْكِرَامِ . وَهَذَا الْحَمْدُ وَالِدُعَا إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ  
هُوَ الْمُلْتَمَسُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَاللِّظْفِرِ عَلَى الْأَعْدَاءِ كَمَا أَلَيْتُمْ بِهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ حُنَيْنٍ  
وَعَلَبَ بِهِ عَلَيْهِمْ وَأَلَيْتُمْ بِهِ مُوسَى يَوْمَ قَلْبِ الْبَحْرِ وَعَمْرُقَاتٍ فِرْعَوْنَ مَعَ الْأَهْلِ .  
اللَّهُمَّ انصُرْ جُنْدَكَ وَأَهْزِمْ عَدُوَّكَ . كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيُّهَا كُنْتُمْ  
يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ لِأَزَالَهُ السَّلَاطِينَ الْغَائِمِينَ وَعَنْ عَذَابِ اللَّهِ آمِينَ وَالْأَعْدَاءِ  
الْمَخَاسِرِينَ وَفِي النِّكَالِ دَائِمِينَ وَالْعَبْدَ الضَّعِيفَ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّهُ قَاصِرُ الْأَوْلِيَاءِ .  
قبلہ گاہا چون خود درین وقت از عدم لیاقت مقصر ماند فرزندے محمد پارسا را باین عریضہ مختصر  
بخدمت سراسر سعادت فرستاده و وظیفہ و طلبے خود ظاہر ساخت رَبِّیْنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ  
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . دیگر چه معروض دارد کہ غیر از بدی در خود بیچ نمی داند . چون درین ایام بہ درس  
صحیح بخاری با شروع و حواشی و جماعتہ دیگر از فضلا و درویشان بعد صلوة العصر اشتغال داشت  
تیمنا حدیث چند از ان واذ غیر آن درین عریضہ نیز می خوانند . وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٌ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْمُسْلِمُ. مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ  
 مُحَمَّدٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حِطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَيْدِ الْبُحَيْرِ. مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ  
 أَنَّهُ لِيُغَانِ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ لَوْ لَعَلُّوا  
 مَا أَعْلَمُ لَبِكَيْتُمْ كَثِيرًا وَأَلْضَعِكُمْ بَلِيلًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. قبلہ گاہا در دنیا بیچ آرزوئی نسبت  
 جز آنکہ گوشت خاطر بیابد و بہ این امور پردازد و با گریہ و سوز بسازد اتی آن یبلیغ الکتب باجلہ  
 کف لا. وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَى. ہہیات عمر بر باد رفت و بیچ عمل شایان در گاہ مقدس او  
 نہ کردہ و خجالت و بطالت ہمہ لغد وقت ہست و النفعال و شرمندگی بر کف دست حساب و کتاب  
 آخرت در پیش و مادریش و عشرت خویش. تنگی و تاریکی گور فراموش. آخر تاکے این خوابے گوش  
 آخر بیدار خواهند ساخت و بیچ سود نہ خواهد داشت. آتش سوزان در کمال جوش و خروش  
 و آن مرعاصیان طبق و سرپوش گوشت و پوست از سوزشے بریزد و مانند آن بجای آن بجزد۔  
 ددم قبیح از احراق آن جاری و صاحب آن خزی و خواری. ہر کس ساعتے درین تصور نشیند و لمحہ  
 مثلاً خود را دران آتش بہ بنید، بعد ازین چون خواهد زیست و چگونه نخواہد گریست بمقتضائے  
 عمل ما زیادہ ازین ہست. اما خداے ما کریم در حیم ہست. عجب بعد ازین خبر حسیان جان در بدن ہست  
 و چگونه دعویٰ ما دمن ہست. ہر بلا ازین ما دمن ہست. چون این از میان رفت از ہوا و ہوس رست  
 و ہمہ نور گشت. و بحق جل و علا و اجل و اعلیٰ پیوست. و نعمت در حق او تمام گشت. قَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى أَوْ مَنْ كَانَ مِثْلًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا. وَقَالَ فِي نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَاتِمُهَا النَّبِيُّ إِذَا أُرْسِلَتْ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَّهَا  
 مَنِيرًا فَوَرَبِّ الْعَالَمِينَ وَجَعَلَهُ سَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ  
 عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ . خاتمة حسنه بکلام الملک العلام و حدیث سید  
 الأنام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام . قال عمر من قابل الأولیاء فی مقابلة الأعدا  
 قاتلوهم یعد بهم الله یا یدیکم و یخزهم و ینصرکم علیهم و اشق صدور قوم  
 مؤمنین و ینذہب غیظ قلوبہم و یتوب الله علی من یشاء . و قال النبی صلی الله  
 تعالیٰ علیہ وسلم . الغدوة فی سبیل الله ادرحة غیر من الدنیا و ما فیہا . رواه  
 البخاری . من اعترت قدما فی سبیل الله فلا یمسه النار . رواه البخاری . الحمد  
 لله الذی نصر اولیاءہ قال الله تعالیٰ و کان حقا علینا نصر المؤمنین . و قطع  
 دابر القوم الذین ظلموا و الحمد لله رب العالمین . و الصلوٰۃ علی سید العالمین  
 سیدنا محمد و آلہ اجمعین . السلام علیکم و رحمة الله و بركاتہ . کما از حال خودیہ لیسید  
 مکتوب ۳۳۳ .

چون توان شد ز عمر بر خوردار  
 دان کیے تن نمی دهد در کار  
 ہم دے نصیحت تا بگریم زار  
 در سماع ز صحت آن فرما

میریوند مانہ دادہ یار  
 کار ما پاکے مست در ہمہ شہر  
 محرمے نصیحت تا بگویم راز  
 در خورشم نصیحت آن عشوق

آن خداے متعال بہ آن بزرگی و استقدار ما را بخود خواند و ابلیس را بہ آن عبادت  
 بہ یک گناہ از در گاہ خود راند . ما باین بار گناہ ، دازوے کرم ہائے بے شمار . ہیہات  
 ازین جہان چہ خواہد برد و ازین شرمندگی و حسرت خواہد برد . دعوت اکرم الاکرمین قبول نکرد .

فرما در حضرت ادبچه رو خواهد رفت خرمی آن روز بدتر از آتش جان سوزد. هنوز هیچ نہ رفتہ است

و در ہای توبہ نہ لیتمہ است . اسے غافل بشتاب و قدر مولائے خود بشناس . بیت

کس نہ کند ہیچ بیگناہنگاں      ایچہ توبا حضرت حق می کنی

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونُنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ . وَصَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْإِيه .

مکتوب ۳۳ . بہ محترم زادہ شیخ عبدالاحد قدس اللہ سرہ صدر دریافت .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ النجیة والسلام . ذرہ احقر بخدمت محترم معظّم  
می رساند . بہ ورود صحیفہ گرامی مشرف گشت و مضامین نجستہ آئین آن بجان و دل پیوست سرّ فتح  
اللہ تعالی قدرکم و عظیم اجرکم ببرکة الصالحین و دعائہم یرحم علی هذا المعانی  
یوم تبیض وجوه و تسود وجوه . و فی ذلک قلّیل تلك الدّموع فیا انس  
علی ما فرطت فی جنب اللہ و اعراضت عن اللہ و لا حول و لا قوّة الا باللہ  
مخدوما کتابت اخوی اغزی میان خلیل اللہ را دید و مضامین آن ہمید لا نزلتم فی خیر  
و برکة و هو معکم ایما کنتم . اہل اللہ ہر جا باشند مبارک است و مرابدال آن مقام  
را بشارت . باقی تفصیل جواب از مکتوب اخوی مذکور معلوم شریف خواهد گردید . انشاء  
اللہ الخیر و السلام . چند روز از تنگی سینہ بر سبیل تجرید و تفرید بکوه و بیابان گذارند . و  
بلسان حال این بیت می خوانند .

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را      کہ سر بہ کوه و بیابان تو دادہ مارا

بعد از ان گذشت ایچہ گذشت نواز شہائے نصیب عاصیان گشت بلم این جا رسید سر لشکرت  
اللہم فقیرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارحی عندی من علی . والسلام .

مکتوب ۳۵ . به محذوم زاده محمد زبیر نوشته .

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ . به فرزند ارجمند زید توفیق می رسد  
 مرغوب رسید و مضامین آن معلوم گردید . اَلْخَيْرُ فِيمَا صَنَعَ اللهُ تَعَالَى وَلَا شَرُّ لَكُمْ فِي خَيْرٍ  
 بَرَكَهٍ مِنَ اللهِ وَأُفْوَسُ إِلَى اللهِ وَكُونُوا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مَعَ اللهِ . آمِنُوا  
 بِاللَّهِ وَادْكُرُوا اللَّهَ وَالْقَوْمَ الَّيَوْمَ لَا يُخَيَّبُنِي وَالِدٌ عَنْ وَاوَالِدِهِ وَلَا أُمٌّ لَهُ  
 عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا . إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا يُغْنِيكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغْنِيكُمْ  
 بِاللَّهِ الْغَنِيُّ . اللَّهُمَّ بَيِّنْ وُجُوهَنَا يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ . وَفِي ذَلِكَ  
 قُلُوبٌ قَلِيلٌ قَلَّتْ الدُّمُوعُ . از غایت تنگی سینه و تذکر گناهان نود ویرمینه چند روز بر سبیل تجرید  
 اقطان و خیزان و اشک حسرت از چشم ریزان ..... بکوه و صحرا گذارند و لباسان حال این  
 بیت می خوانند

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را که سر بکوه و بیابان توداده مارا

بعد از آن گذشت آنچه گذشت . و آنچه نواز شماسی الهی و حضرت رسالت پناهی علی علیه السلام  
 آله و سلم نصیب عاصیان گشت . اللَّهُمَّ مَغْفِرًا نَكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْحَمُ  
 عِنْدِي مِنْ عَمَلِي . ملازمت حضرت ظل الهی امام ربانی را کمالات سعادت خود دانند . اگر  
 رخصت فرمایند بیایند و اگر نگاه دارند سعادت دارند باشند . سبق صحیح بخاری انشاء الله  
 تعالی تلافی خواهد رفت . بهر حال در بندگی او مکر محکم باید نسبت . از فقیر زاده با سلام خوانند .  
 و مشتاق دانند بکرم الله سبحانه . هر کدام به تحصیل ظاهری و تکمیل باطنی مشغولند . اللَّهُمَّ بَلِّغْهُمْ  
 إِلَى الْكَمَالِ . و اے بر حال این عاصی که در دوسه بوسه از خیر شناسی نیست . آری رحمت او  
 وسیع است و آن مرعاصیان را دستگیر است

تو دستگیر شوی و خنجر پی نخبته که من پیاده می روم هم با من سوارانند و السلام.

مکتوب ۴۳۰

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . خصوصاً على سيد الوری المصطفى

آن امام زمان ظل رحمان احقر انام پس از ادای مراتب سلام با کمال شکستگی و نیاز تمام بروض مقدس معلای رساند و در فرمان عالی نشان این کمترین عالمیان را مغفرت و مباحی ساخت و آن را بر دیده و سر گذاشت : در شکر آن ازین پیچ ملان چه آید غیر از آنکه دست به دعا با کمال تضرع و التماس بدرگاه کبریا بردارد اللهم اجعل كلمة الله هي العليا و اجزته خيراً من الادنى .

می تواند که دهادتک مرا حسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرد القضاء الا الدعاء . ولا يزيد في الفس الا البر . ما رواه الترمذی وغيره . لا يؤذي حد ر من القدر والدعاء مما نزل و مما لم ينزل و ان البلاء لينزل و يتلقاه الدعاء فيليقيا انى يوم القيمة . رواه المستدرک من لم يدع الله غضب عليه رواه الترمذی . لا تعجزوا في الدعاء فانه لم يهلك الدعاء . ما رواه ابن حبان . لو ان باكميا بكى في امة من الامة رحيم . ما رواه البيهقي وغيره من سلا . دعا را اثره بسیار است ، رعایت آن از جمله ضروریات است . بهیات توفیق کجا است و ما در هواى نفس مبتلا و عذاب گوناگون در قفا و الاخرة خیر و من الادنى . آدمی را نه بر سر خور و خواب آفریده اند و بجهت پیش نواشگوار او را ایجاد فرموده . کارخانه عظیم کخلعت او منوط است و عذاب و ثواب ابدی به آن مربوط و ما ازان غافل بعیش زمانی شاغل فردا چشم خواهند گشود . اما هیچ سودی نخواهد بود . لقد كنت في غفلة من هذا فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد . امروز روز کار است که فردا کار با جبار است تا اگر توفیق دهند و قرعه دولت بتام کدام یکی



زندگونی توفیق سعادت در میان افکنده اند کس به میدان در بیتی آید سواران را چهره شد الهی توفیق  
هم از لشت از ما چه چیز نادرست .

نیاوردم از خانه چیزی نخواست  
تو دادمی همه چیز من چیز لشت

تو رحم نماند در ماندگان را دستگیری فرما .  
تو دستگیر شوای خنجر پی نخبه که من

پیاده می روم و همراہان سوارانند و السلام

### مکتوب ۳۰

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى . ذرہ احقر پس از ادای سلام  
و شکستگی و نیاز تمام برض عالی متعالی شاه عالم و عالمیان می رساند .

به تن مقصرم از دولت ملازمتت  
و لے خلاصہ جان خاک آستانہ لشت

دیگر از احوال کثیر الاضلال خود چه عرض نماید مگر آن که حدیثی از احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم خواند . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ  
لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى أَحِبَّابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَلَعِيْمِهِمْ وَخَدَمِهِمْ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَالْكَرِيمُ  
عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وَجْوهُ يَوْمَئِذٍ نَاطِرَةٌ  
إِلَى مَا يَبْرَأُ نَاطِرَةٌ . مرادہ احمد و الترمذی و قَالَ الصَّاحِبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِيهَا النَّاسُ أَتَبُّوْا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَبِتَا كَوَا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَكُونُ فِي النَّارِ  
حَتَّى لَسِيْلٌ دُمُوْعُهُمْ فِي وَجُوْهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَائِدٌ حَتَّى تَنْقَطِعَ دُمُوْعُهُمْ فَتَسِيْلُ  
الدَّمَاعُ فَتَنْفَجِرُ الْعَيُوْنُ فَلَوْ أَنَّ سَفْنَا أَجْرِيَتْ فِيهَا الْجُرَّت . بہیات ہر گاہ  
مال کار بریں منوال ہست پس چرا ما غافلان را آرام و قرار ہست . مگر و عیدات الہی جل شانہ در گوش  
ہست کلاب آتش سوزان در کمال بوش و عاصیان را آن طبق دسر پوش . اولیاد و اوزان بعید

کرمہ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَآخِرُونَ عَلَيْهِمْ وَاَلَا يَحْتَرُّونَ بِرَآءِ شَٰهِدٍ وَّ دَلِيْلٍ . سفر بعید و شدید  
در پیش وزاد و راحلہ آن پیچ دپیچ .

تو دستگیر شوئے خضر پیچہ کن  
پیادہ می روم دہمراں سوار مند

قبلہ گاہا فضائل و کمالات دستگاہ خدا گاہ خواجہ عبداللہم از دعا گویان فرس آن حضرت است  
فرزدان مشار الیہ جو انان قابل اند و ارادہ لوزری دارند امید کہ بنیایات شاہی از گرداب  
تفرقہ بر آید و بساحل جمعیت در آیند . دیگر از مراتب دعا گوے خود چه عرض نماید کہ خدا جل و  
آن را بہتری داند . کَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِكُمْ وَ جَعَلَ يُؤْتِيْكُمْ خَيْرًا مِّنْ اَسْئَلْتُمْ . و بسلام

علی سید الانام .

مکتوب ۳۸ .

الحمد لله الذی کفی و السلام علی عبادہ الذین اصطفی . بہ ورود عنایت  
نامی مشرف و کرم گردید . ایچہ از روے کرم یاد آوری فرمودند نیز رسید و سبب دعا گوے آن  
لمجا و ملاذ فقر گردید . سَابِقًا لِّقَبْلِ مَبْنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ . در حدیث آمدہ  
اِنَّ مَنْ فَتَحَ لَهٗ فِي الدُّعَا مِنْكُمْ فَتَحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاَجَابَةِ وَ فَتَحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ  
الْجَنَّةِ . و در بعضی روایات فَتَحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ . یعنی کسے کہ کشادہ آورد و ہائے  
دعا و موفق کردہ شد بہ دعا کشادہ شد و اورا در ہائے رحمت . پس در دعا تقصیر نہ باید کرد  
در ہائے بستہ ا بکلید دعا باید کشود و تواجیح خود را از خداے عزوجل و علامہ تفسیر و اسما  
باید طلبید . و نجات آذرت دمان باید دید . در حدیث آمدہ مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهُ یَغْضَبْ  
عَلَيْهِ . کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالی بر او غضب ناک می شود . و نیز در حدیث آمدہ  
رَدَّ مَنِيْ كُنْدٍ قَصَارًا مَرَدَّ عَاوِزًا يَادِيْهِ كُنْدٌ مَرْمَرٌ نِيْكَوْنِيْ وَ يَبِيْحُ حَيْزًا مِّنْ سَوَالِهَا مَجْبُوْبٌ تَمَّ

نزد خدا نیست از سوال عاقبت پس طلب بسیار باید نمود. و در ہائے رحمت باید گشتہ  
 و در حدیث آمدہ و عا سلاح مومن ہست و ستون دین ہست و نور آسمان ہا و زمین ہست  
 ہمہ را از خدا بخواد اگر بند پا پوش و نمک طعام باشد. و شر الٰط و آداب استجابت عا  
 پر ہیز کردن حرام در خوردن و پوشیدن. و اخلاص مر خداے تعالی را جل و علا و  
 تقدیم صانع بر دعائش نماز و غیر آن و طہارت و وضو و پاکی و مانند آن و استقبال قبلہ  
 و نشستن بر زانو ہا و ثنا بر خداے جل و علا گفتن و در وقت استادن و دراز کردن ہر دو  
 دست و برداشتن بہ ہر دو منکب و برہنہ داشتن و برداشتن چشم بہ سوئے آسمان و آنکہ  
 سوال کند بر سبیل اسمائے حسنی الہی و صفات علیاے او سبحانہ، مثل رب العالمین و اگر  
 الا کریم و ارحم الراحمین. و غیر آن ہر دو کف دست و با ادب بودن و خضوع و خشوع  
 و عزت و مسکنت. و قہتائے اجابت دعا شب قدر و روز عرفہ و ماہ رمضان و  
 روز جمعہ و لصف آخر از شب و ثلث اول شب و ثلث آخر شب و میانہ شب و وقت  
 سحر. و ساعت جمعہ از ہمہ زیادہ ہست از یہنا. احوال اجابت دعا در ہر سال شنیدن  
 آواز اذان دعا مستجاب ہست در عین مسجدہ و عقب تلاوت قرآن مجید خصوصاً وقت  
 ختم، خصوصاً از خوانندہ. و نزد نوشتیدن آب زمزم و حضور میت و ہنگام آواز  
 مرغ و در اجتماع مسلمانان و در مجلس ہائے ذکر و ترذ نزول باران و ہنگام دیدن کعبہ  
 و در میان دو لفظ مبارک اللہ و جاہائے اجابت دعا جائے نشست ہست، یعنی  
 جلے پاک باشد. و در عواہت کعبہ و نزدیک ملزم کہ مابین حجر اسود و دروازہ کعبہ  
 ہست و زیر ناودان کعبہ و نزد چاہ زمزم. و بر کوہ صفا و کوہ مردہ و در جائے سعی و رفتن  
 در میان صفا و مردہ و در مزدلفہ کہ مابین عرفات و منی ہست و در عرفات و منی و ترذ آمدن

و انداختن سنگ ریزہ ہا و در مناسک حج و نزد قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم و نیز مستجاب بہت دعا  
 مضبوط و مستجاب بہت دعاے مظلوم اگر آن مظلوم فاجر و فاسق باشد و دعاے پدر و دعاے بادشاہ  
 عادل و دعاے مرد صالح و نیز توسل کند نزد دعا بسوے خدا تعالیٰ پیغمبران اور صالحان از بندہ  
 ہائے ادوآ از لپست کذبہ دعا و اعتراف کند یہ گناہ و دعا کند از صمیم قلب و جہد و اجتناد و  
 حضور دل و بداند معنی دعا و نیکی کنی کذبہ ہم سایہ خود و تکرار کند در دعا بسیار و آمین بگوید دعا  
 کندہ و شنوندہ و دعا بہ امر محال نہ کندہ و ہر دو دست را بر رو فرود آورد و مسح کند بہ آن  
 روے خود را و شتابانی نہ کند در طلب اجابت تا بگوید دعا کردم قبول نہ شد ظاہر اما خیر شود یا  
 عوض آن چیز دیگر محبت شود یا بلا مندفع گردد این ہمہ اقسام اجابت دعا است و دعاے  
 فرزند نیک بہ والدین خود و دعاے مسافر و دعاے روزہ دار و وقت افطار و دعاے مسلم  
 بر بادر مسلم را پس پشت و اسم عظیم خدا جل و علا کہ دعا کردہ شود یہ آن اجابت کندہ اورا  
 حق تعالیٰ وقتے کہ سوال کردہ شود یہ آن بدیدہ مراد اور اخذ اے تعالیٰ این بہت  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ . درین باب دیگر ہم آمدہ است  
 اما این جا ہیں اکثر آفت ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و صلی اللہ  
 علی سیدنا محمد و آلہ اجمعین . دیگر رسالہ در ضبط گناہان صغیرہ و کبیرہ و دیگر فصیح  
 تالیف یافتہ است شیخ مصطفیٰ در مسجد کلان جامع می باشد بخدمت شریف خواہد رساندہ  
 انشاء اللہ تعالیٰ آن را مطالعہ فرمایند .

**مکتوب ۳۹** . بہ طرف بی بی جیو صدور یافتہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ذات عالی درجات آن ممدن خیرات و حسنات فاطمہ زمان  
 خدیجہ دوران بی بی جیورا دیر گاہ فراق الازد و بر یاد خود مستقیم و مستدیم دارد ، پالنبی

وَاللَّهِ الْاِحْجَادُ وَعَلَيْهِمْ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ . به ورود عنایت نامه نامی معزز و  
مکرم گردید . آثار عنایت ازان شناخت و دستها به دعای خیر ایشان برداشت .

می تواند که دهادشک مرا حسن قبول آنکه در ساخته است قطره بارانی برا

بی بی جو سلامت دنیا زراعت گناه آخرت است هر که اینجا کاشت و بطاعت و بندگی  
پرداخت جنات انعم یافت . و هر که این جابه غفلت و گناهان بسر برد در آخرت خود را به آتش  
پیرود آدمی را نه براسه خود و خواب آفریده اند و نه بحیث عیش خوشگوار خلق ذموده . مقصود از  
خلقت ادطاعت و عبادت است و کس معرفت و سعادت ، تا که ا توفیق دهند و قرعه دولت  
بنام کدامیکه زنند .

گوئے توفیق سعادت در میان انگنذاند کس بنیدان در نمی آید سواران چو شد

وقت کار است که فردا کار با جبار است . پس بر وظائف طاعات و عبادات و صیام و صلوات و ادا  
زکوة قیام تمام باید داشت و از محظورات و منکرات خود را یک سو باید گذاشت . این طریق بجا  
وَاللَّهُ هَادِي إِلَى سُبُلِ الرِّشَادِ . خداوند این بنده عاصی را به طفیل نیکان نیز توفیق کرامت  
فرما . و از کمال کرم ابواب رحمت و معرفت بروی بکش

یارب برهانیم ز حرمان چه شود راهی بهم بگو سے عرفان چه شود

یک گبر که از کرم مسلمان کردی یک گبر دگر کنی مسلمان چه شود و اسلام

مکتوب . ۴۰ .

مَعَاذَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ مُصَلِّيَا عَلَي رَسُولِهِ الْكَرِيمِ . فرزند عزیز حاجی : بحرین  
الشریفین زید عزة و توفیق . ازین در دیش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند . مشتاق  
دانند . چرا دل ریش نه باشد که معاند گورد قیامت در پیش دردد . چگونه به جمعیت دارم ،

نمی داند که فردا اجل کدام فریق شود فریق "فی الجنة" و فریق "فی السعیر". فمن نزع عن النار  
 وادخل الجنة فقد فاز. بهر حال به جهت این کار درست و پیا بایزد و یک ساعت بے یاد موی  
 جل و علا نباید شست. بلکه از ذکر به مذکور باید رفت. و از صورت به حقیقت باید پوست و  
 از لفظ به معنی باید گذشت.

قوس ز وجود خویش فانی رفت ز حروف در معانی  
 اگر یانت قطوبی الیه و لبثوی لیه و الا در دنیا یافت نیز سعادت است عظیمه خوش گفت.  
 آن کس که بیافت دولتت یافت عظیم و آنکس که نیافت در دنیا یافت نیست

معاذ اللہ اگر این درد ہم ندهند و از درگاه زنند. تو اجم بشد درین فکر جگر دوز. اللهم  
 نیهنا قبل ان ینیهنا الموت. مکتوب شریف حاجی ابوالخیر رسانید الخیر فیما  
 صنع الله سبحانه. امید است که عواقب امور محمود شود سعی مشکور گردد و فقیر را در  
 یاد و عافے خود دانند و از دعای خیر منسی نه سازند. گناهکار است شرمندہ اما عفو او  
 عاصی را امید دهند و نوازند. اللهم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک  
 ارحم من عملی.

مکتوب ۲۱.

الحمد لله والسلام على عباده الذين صدقوا. اما بعد فقد تشرفت  
 العبد بسلامتكم و تنبئة يكلامكم فسلام عليكم ورحمة لديكم. وما ذكرتم  
 من الالقاب فليست لهما. و انما انا عبد بل هي راجعة الى جنابكم مبنية  
 عن كمال حبايكم. ما بتلك الامور و انما في غايه الغفلة والغرور. هيها  
 جاء وقت البعث والنشور والنار تفور و نحن في كمال الدارجة والسرور

اللَّهُمَّ بَيِّنْ وُجُوهَنَا يَوْمَ تَبْيَضُ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُ وُجُوهٌ وَلَا تَحْزِنْنَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ  
 مَالٌ وَلَا بَنُونَ. الْآيَاتُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لِأَخْوَفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. وُجُوهٌ  
 يَوْمَئِذٍ فَاحِشَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا فَاطِرَةٌ. وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بِأَسْرَةٍ نَّظُنُّ أَنْ يَفْعَلَ  
 بِهَا فَاقِرَةٌ. أَرَفَتِ الْإِرْفَةَ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ. وَكُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ  
 أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرُوحٌ وَرَئِيمَانٌ وَمَجْنَّةٌ نَعِيمٌ. وَأَمَّا  
 إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ. وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ  
 الْمَكِيدِينَ بَيْنَ الضَّالِّينَ فَتُرْلٌ مِنْ حَبِيمٍ وَتَضَلُّبَةٌ حَجِيمٌ. إِنَّ هَذَا لَهُ حَقُّ الْيَقِينِ.  
 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ  
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. إِنَّ الْأَخَّ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ الشَّيخَ مُحَمَّدَ  
 الْعَابِدِ لَا زَالَ كَاسِمِهِ فِي الدُّنْيَا نَاهِدًا وَفِي الْعُقُبَى رَاعِبًا لَعَدَّ مَا صَحِبَ الْفُقَرَاءَ  
 حَقَّ الْمَصَابِحَةِ وَجَاوَزَ أَرَاؤِلِيَاءَ حَقَّ الْمَجَاوِرَةِ وَتَحَقَّقَ بِأَنْوَاعِ أَهَمِّ وَأَطْلَعُ  
 عَلَى أَسْرَارِهِمْ وَأَطْوَارِهِمْ وَتَوَجَّهَ بِخَدِّكَ مَتِّكُمُ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ وَعَوْنِكُمْ. وَكَانَ  
 هُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ وَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ يَلْتَمِسُ مِنْ دُعَائِكُمْ وَيَتَمَنَّى لِقَائِكُمْ بِسَلَامٍ.  
 مَكْتُوبٌ ۲۲ .

بِاسْمِهِ سُبْحَانِهِ. حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ  
 اللَّهِ لَكُمْ. نَمِي داند خدمت آن گرامی برادر چه نگار د عمر گران مایه درین صرف شد تا چه  
 خورم صیفت چه پوشم شتا. بهیبات تا دنیا بر جا است این فکر و اندیشه بر پا است. پس بکار  
 آخرت کے خواہد پرداخت و اورا سبحانہ کے خواہد شناخت .

در جہان شاہد سے دعا فارغ در قدح جرعتے دعا ہستیار

در خیر آمدہ است کہ صحبت و ارید با خدا . و اگر نتوانید پس صحبت و ارید با کسی کہ صحبت و ارید  
 اوست تعالیٰ . اولیاء و جلساء خداوند دہر کہ بذالیشان نشینند ہرگز شقی نہ شود۔ ہم  
 الْقَوْمُ الَّذِیْنَ لَا یَشْقٰی جَلِیْسَهُمْ . چون درین ایام حقائق آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ  
 شیخ محمد عابد ولد اقا داد پناہ شیخ تاج الدین محمد کہ از اغزہ روزگار و از علماء و مشائخ مشہورین  
 آن دیار است ، و ساکن قصبہ چناوہ . بعد از آنکہ مدتے با کمال شکستگی و خدا طلبی در صحبت قرار  
 بودہ و از الوار و برکات بزرگان میراب گردیدہ آنجا رسیدہ . دیدن او غنیمت است و  
 زیارت او نعمت . اگر او را بہ اعزاز تمام بخوانند و صحبت دارند بسیار بر جا است و موجب  
 اجر ہا . مَنْ تَوَاصَعَ بِرَبِّهِ تَرَفَعَهُ اللّٰهُ الدُّنْیَا مِنْ رِعَةِ الْاٰخِرَةِ . الدُّنْیَا سَاعَةٌ وَّلَا  
 فِیْہَا طَاعَةٌ . الدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَا فِیْہَا صَوْمٌ .

### مکتوب ۴۳ .

مخدوم درین ایام مکتوب بادشاہی مثل بر کمال عنایت و مہربانی رسیدہ مع ذلک  
 تا حال خود را یک سو کشیدہ . چہ کند بالذات بہ تمنائی راحت است . و بقر نام ادی بنامی  
 مائل نمز خرفات دنیا ای اختیار در نظر قبیح است . با وجود آنکہ تو از ہمہ نوار و ذلیل است  
 موافق حال این ابیات می باید

دزین تمنائستن حاکم چسیت

بدین عذر از خلالت دور باشتم

.....

.....

ہر اسد کو بسے از ما شناسد

بہ تمنائی چنین مائل دلم چسیت

سگم پس از سگی معذور باشتم

.....

.....

مکان خود صاحب خود را شناسد



نه خود را می شناسد نه خدا را چرا بدنام سازد خیل ما را  
 درین دید راه بر دید تصور نه متکلف است که فی الحقیقت که ازین هم بدتر است. مدار کار  
 درین راه بر دید تصور اعمال است. چون این دین به کمال رسد اسرار و عنایات بے شمار  
 نصیب گردد. مَنْ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ. ازان اسرار زبان باید بست. تلم این جا رسید  
 بر شکست. درین راه همه عجز و شکستگی نیستی است. چون آن کمال رسد هستی حقیقی جلوه  
 شود. خود بینی نصیب اعدا باد خدا از دور دارد. حَيْعَ لِنَفْسِكَ وَتَعَالَى - بامان نشین و  
 بامان نشین. و دیگر ابیات که حسب حال خود نوشته اند آن از کمال حال است. و از هستی  
 صدق مقال. اللہ تعالیٰ درین طلب و دید میفرزاید و ما گرفتاران را هم ازین بلا نگاه دارد.  
 إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ غَدْرٌ وَتَكْمٌ. آنچه از خدا باز دارد بلاست و ذکر او شفا فِذِكُمْ  
 اللَّهُ نُورٌ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ سُرُورٌ ذِكْرُ اللَّهِ مَرَّاحَةٌ وَالذُّنُوبُ نِيَّاسَةٌ ذِكْرُ اللَّهِ  
 يُوصِلُ إِلَى اللَّهِ وَيُغْنِي عَمَّا سِوَى اللَّهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.  
 هر چه جز ذکر خداست حسن است اگر شکر خوردن بود جان کندن است

## مکتوب ۴۴

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا. بَعْدَ الْحَمْدِ وَالْعَمَلِ وَالْوَعْدِ وَتَمْلِيغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ بِهِ أَنْ تَمُرَّ  
 وَشَجَرَةُ سِيَادَتِ وَسَعَادَتِ مِي رَسَانِدِ. مدته است از احوال شریف خبر ندارد. هر کجا هست  
 خدا یا سلامت دارش. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ يَا أَيُّهَا عِبُدُوْنِ.  
 هر سرزمین را فیوض خداست و هر بقعه را انوار. همه وقت و هر جا منظر فیض خدا باید بود.  
 دلخه از بندگی و طلب او نباید آسود. آرام و قرار بر طالب حرام است. و بعد بدتر از عذاب  
 نار است. همیات عذابها سے گوناگون در پیش است و ما در عیش و عشرت خویش. آتش

بہ دوست نوشی در خرمن نوشی من خورده ام چه نالم از دشمن نوشی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا  
الْأَنْفُسَ وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ دنیا وسیلہ آخرت  
سازند و خود را در راہ او در بازند۔ و حدیث قدسی مَن قَتَلَهُ فَإِنَّا بَيْتُهُ رَا  
شَنَّا سَنَد۔

از پیے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بساید با ختن

فقرار اشتاق خود دانند و احوال خیر مال را لویان باشند۔ و اسلام از فقیر زادہ ہا  
سلام خوانند مخدوم زادہ ہا بجائیت و استقامت باشند۔

مکتوب ۲۵۔ بسید عبد الحکیم نوشتہ است۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ بنادر گرامی بسید عبد الحکیم سلام خوانند و مشتاق  
دانند۔ مدستے است از احوال خیر مال آن برادر بھرے نہ دارد۔ ہر کجا است خدا یا سلامت  
دارش۔ ہنگام جوانی را مغتتم و تمام دکنال در بندگی و طاعت حق پردازند۔ و خود را در راہ  
او در بازند و حدیث قدسی مَن قَتَلَهُ فَإِنَّا بَيْتُهُ رَا خوانند۔ خوش گفت۔

بازدوب از چوں دوائے تو منم	در کس منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوس ماکشہ شوی	شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم
از پیے این عیش و عشرت ساختن	صد ہزاران جان بساید با ختن

احوال خیر مال را ہموارہ نویسان باشند و بکار آخرت پردازند بہ دعائے ظہر الغیب  
یاد آرند۔ و اسلام۔

مکتوب ۲۶۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمیں دانند کہ بہ خدمت

گرامی چه نگارد. و غیر از آنکه اظهار اخلاص خود نماید و از بندگان علاج آن خواهد.

مفلسا نم آمده در کوسے تو شہدًا باللہ از جہاں روسے تو

ہیئات کا للتراب و مراتب الارباب. آسے چه عجب کہ از غایت بندہ نوازی اقتادہ  
را از خاک مذلت بردارند و از نہایت کرم گناہگارے را قبول فرمایند.

می تواند کہ دید اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را

اللہم مغفرک اوسع من ذنوبی و ما حمتک ارحم عندی من علی. دیگر آنچه از ارادہ  
سفر حرمین شریفین زاد ہما اللہ سبحانہ اشریفاً و کرمیاً استفسار فرمودہ بودند. مخدوما، بالفعل بعد  
مضی برسات بہت بعضے تیات و اتباع سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ التامیات غم  
مہاجرت از وطن و مبعادت از مردوزن بخاطر حزن آثار مصمم دارد. و از خدا جل و علا با کمال  
تضرع و التجا حصول آن را می تواند و اشارات غیبی درین باب ترقی یا بدت تقدیر الہی جل شانہ  
کجا برد و کدام سو کشد. قال اللہ تعالیٰ ان امرضی و اسعۃ فایامی فاعبدون. مقصود  
در دنیا یاد خداست بل و علا ہر جا میسر شود ہمان او تعالیٰ برد در طلب او باید گذاخت و از خود ناسے  
و نشانی نہ باید گذاشت تا اورا باید شناخت من قتلہ فانا دیتہ.

در پیے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بسبب یاد باختن

باقی ماند امرج آن را امسال بفرج امتثال امر ظل الرحمة موقوف دانستہ. و حصول آن را  
از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال تضرع و التجا خواستہ. عمر با آخر رسید و تلافی آن بجز آن  
نہ دیدہ. عمل خود ہمہ شر و بلا. هو الشافی هو اللہ، منتظر نشست تا چہ پیش آید و خدا جل و علا  
چہ خواهد و افرضی افری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد. پیش از وقوع امر خود را چہ  
فرد شد و در ترویج متاع کاسد خود چہ کوشد و تعالیٰ غیب ہائے ما پوشد زیادہ بدین

چہ گوید و ہموارہ اور ابویہ مشتاق دانشداز دعا فراموش نہ سازند۔ والسلام!

مکتوب ۳۷۰

يَا سَمَّ سَبْحَانَهُ . حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمَسْلَمًا . السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَمَرْحَمَةُ اللَّهِ وَهُوَ  
 مَعَكُمْ أَيُّهَا كُنْتُمْ . صَحِيفَةُ شَفَقَتِ رَسِيدٍ وَأَثَارِ مَهْرَبَانِي يَا اِزَانَ قَاهِرٍ كَرِيمٍ . اللَّهُ تَعَالَى بِرِثْمَا  
 مَهْرَبَانِ بَادٍ وَالْبَوَابِ تَرْقِيَاتِ بَكْشَادٍ . اِيْنِ جِهَادِ وَعَزَارِ السَّعَادَاتِ نُوْدٍ دَانَسْدِ . دَاْنِ رَاوَسِيْدِ  
 رَضَايِ مَوْلَى تَعَالَى شَنَا سِنْدِ وَنِيْتِ رَا دَرَسْتِ سَا زَنْدِ وَدُرُو لِيْشَانِ وَدَلِ رِيْشَانِ رَا دَرْدِ عَا  
 دَانَسْدِ وَآمِيْدِ وَارْعَزْتِ وَفَتْحِ وَنَفْرَتِ بَا شَدِ الْآرَا نِ جَنَابِ اللَّهِ هُمُ الْعَا لِيُونِ . يَلِيْتِي  
 كُنْتُ مَعَكُمْ كَا فُوْزِ فُوْزَا عَظِيْمًا اِيْنِ جِهَادِ گَاهِ گَاهِ هَسْتِ وَجِهَادِ بَا نُوْدِ هَمِيْشَهْ بَرِيَا مِيْ بَا زِ دِ  
 وَچُونِ مَرْدَا نِ هَسْتِ كِهْ خُوْدِ رَا بِيْشْ كَنْدِ وَبِهْ مَوْلَايِ خُوْدِ بَرَسْدِ . اِزْ خُوْدِ چُوْ گَزَشْتِيْ هَمِهْ عِيْشِ هَسْتِ وَ  
 نُوْشِيْ . عِيْشِ وَنُوْشِيْ اِيْنِ دَا رِ لُضِيْبِ اَعْدَا هَسْتِ . وَرُوْحِ وَرِيْحَانِ اَنْ جَا لُضِيْبِ اَوْلِيَا رَا اِيْنِ  
 سَمِّ قَاتِلِ دَا نِ تَرْيَا قِ تَا نَافِعِ . اِيْنِ فَا نِيْ دَا نِ بَا قِيْ . اِيْنِ اَدِنِيْ دَا نِ اَدِنِيْ . فَرِحِ اِيْنِ جَا سَبِيْبِ  
 نَعِيْمِ اَنْ جَا سْتِ . وَنَعِيْمِ اِيْنِ جَا مَوْجِبِ فَرِحِ اَنْ جَا . اِيْنِ اِهْوَانِ وَادِنِيْ دَا نِ اَسْتَدُّ وَاَبْلَقُ  
 كَالِدُ نِيَا رِ الْاٰخِرَةِ الْاَضْرَتَانِ اِنْ رَضِيْتِ اِحْدِيْهُمَا سَخَطْتِ الْاٰخِرَةَ  
 وَ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ مِّنْ الْاُوْلَى . هِيْمَا تِ گُوْنِيْ تُوْفِيْقِ وَ سَعَادَاتِ دَرْمِيَا نِ اَفْكَنْدَهْ اَنْدِ كِيْسِ  
 بِهْ مِيْدَانِ دَر نَمِيْ آيِدِ سُوَا رَا نِ رَا چِهْ شَدِ . مَحْدُوْمَا دَرِيْنِ اَيَا مِ بِهْ وَجِبِ اَشَارَهْ قُوِيَهْ غِيْبِيَهْ رَا كَمِ تَرِ  
 كَرْدِهْ وَ پِيْچِ جَا اَلَا هَا شَاءَ اللَّهُ اِزْ خُوْدِ نِهْ رَفْتِهْ . هَرِ جَا كِهْ بَرْدِهْ اَنْدَا زِ عِنَا يَا تِ تَا زَهْ دِلْوَا زِ شَهَا  
 بِيْ اَنْدَا زَهْ اَنْ جَا كَرْدِهْ اَنْدِ . اَرَسِيْ هَرِ جَا رَا اِحْكَامِ خُدَا هَسْتِ وَ فَيَوْضِ وَ بَرَكَاتِ دَر اِرَاوِلُو دَا وَا بِلِ  
 لِبْصَا رُ بِهْ اِيْنِ مَعْنِيْ مِيْ بَرَنْدِ دَا زِ هَرِ دِ كَا نِ مَتَاعِ وَ صِلِ جَا نَا نِ خُوْنَدِ . سَهْ

متابع وصل جانان پس گران است بدین سودا به جان بودے چه بویے والسلام.

## مکتوب ۲۸ .

حَامِدًا وَ مَصْلِيًّا وَ مُسَلِّمًا . اِسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ بزرگے گفتے ہائے  
 اَرَوْتُ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَيَّ الدُّنْيَا وَ اَزْوَاجُهَا لِبَشْوِ . اگر کسی نیک تامل نماید وہ یہ تمہیں نظر  
 فرماید طالب آخرت را عین طالب مولیٰ یابد . و کرمیہ وَاللّٰهُ يَدْعُو اِلَى اَدَاةِ السَّلَامِ  
 وَ كَرَمِيَّةٍ . يَرْجُو الْفَقَاءَ اللّٰهُ فَاِنْ اَجَلَ اللّٰهُ رَا بَايْدُ خَوَانِدُ فِكْرِ اٰخِرَتِ بَايْدُ كَرْدُ وَ اَزْهَوَا دُو  
 بِلْكَ اَزْخُو دِنِزِ بَايْدُ كَزْشَتِ چُونِ اَزْخُو دَرَفْتِ بَحْتِ دَعُ لَفْسُكُ وَ لَعَالِ اِيْنِ مَعْنَى كَشْفِي وَ جَدَانِي  
 اِسْتَنْزَبَانِي وَ بِيَانِي مَنِ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَذُقْ

از پیے این عیش و عشرت سخاقتن      صد فراران جان ببايد باختن

این عیش و عشرت مخصوص اولیاء است و عیش و عشرت نصیب اعدا است . اہل فرح و  
 عیش نہ ہنزد کہ آن غم آخرت بود . ہیات کیف الفرح و السروس و الذامر تفور فمن  
 فی الرّحمة و التّخلص عن النار فہو فی الطاعة و ما توفیق الا باللہ علیہ توکلت  
 وَ اَلَيْهِ اُنِيْبُ .

## مکتوب ۲۹ .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعَّرْتَهُ وَ جَلَّالِهِ تَمَّتْ الصَّالِحَاتُ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ  
 عَلَيَّ سَيِّدِنَا سَيِّدِ السَّادَاتِ . اِسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ يَا سَيِّدِي  
 اَنَا مَفْتُونٌ وَ بِمَا كَسَيْتُ مَرْهُونٌ لَا بَصَاعَةَ لِي سِوَى الْاِصْنَاعَةِ وَ لَا صِنَاعَةَ لِي  
 غَيْرَ الْبَطَالَةِ قَلْبِي قَاسِيَةٌ وَ النَّارُ حَامِيَةٌ . هَيَّهَاتَ اَيْنَ الْمَفْرُوكِيفَ الْمُسْتَقَرِّ  
 اَيْهَا الْعَاصِي فَرَّ اِلَى اللّٰهِ وَ كُنْ مَعَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَفْرَ اِلَّا اِلَيْهِ . وَ  
 الْاَمْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْهِ مِنْ حَمَّتُهُ وَ اِسْعَةٌ وَ مَغْفِرَتُهُ قَاطِعَةٌ لَا تَيْسُرُ مِنْ

مِنْ رُوحِ اللَّهِ وَإِنْ فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ - إِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا. وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ  
 رَاحِمًا. يَا سَيِّدِي لَا تَسْتَوْفَا عَن دُعَائِكُمْ فِي السَّفَرِ وَالْحَقْرِ خُصْرُ صَاعِدًا رُويَةَ اللَّعْبَةِ  
 وَعِنْدَ الْبَابِ وَالْمُلْتَزِمِ وَالْحَجْرِ وَعِنْدَ زِيَارَتِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبِي لَدَيْكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ. اللَّهُ يُجْمَعُ بِالْخَيْرِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ  
 سَبْعَانَةٌ يَا إِجَابَةَ حَبِيدٍ وَعَلَى مَنْ مَاتَ قَدِيرٌ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ  
 الْكَرِيمِ. وَالسَّلَامُ.

مکتوب ۵۰ . به صوفی قلندر بیگ .

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَهُ. حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا. برادر عزیز صوفی قلندر بیگ از فقیر سلام  
 خوانند و مشتاق دانند. مکتوب مرغوب رسید. مضامین آن معلوم گردید از جمعیت باطن و  
 عدم سرایت ظل ظاہر در آن. و حصول جمعیت و لذت در پائے آن نوشته بودند. اللہ تعالیٰ فرید  
 بر فرید نصیب کند و بتمام و کمال بجانب خود کش جمعیت سبب جمعیت فقر است کار خود به او سبحانه  
 گذارند و خود را در میان نہ دارند. با پارسیاہ بنشین و با خود بنشین. قصد آن حدود درین سال  
 مصمم است. تا در غیب چه مقدس است. دیگر حقیقت برادر طریقت صوفی عبد اللطیف زبانی بیآوردند.  
 مکتوب ۵۱ . به صوفی قلندر بیگ .

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا. اخوی حقائق آگاه صوفی قلندر ازین درویش دل ریش  
 سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند. سلامتی را منحصر در ترک انام شناسند و حقیقت ظهور  
 سلام در درار السلام دانند. سلام "قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ" بر آن شاہد عدل است و السلام.  
 جمیع یاران طریق سلام خوانند و بر یاد خدا جل و علا ترغیب نمایند. کار این است غیر ازین

همه هیچ —

## مکتوب ۵۲ . به صوفی قلندر بیک .

بمحمد و وصی علی بنیته و سلم . برادر عزیز صوفی قلندر آنچه از دقایق بلند و  
احوال ارجمند نوشته بودند معلوم گشت و امید با ازان است . این فقیر زیاده در حق شما می یابد امید با  
می دارد . چون وقت تنگ بود نتوانست پرداخت و در وقت موقوف ساخت . اشاره به حصول بقا  
ذاتی نموده بودند مبارک است ما بت زدی علما . و اسلام علی سیدالانام .

## مکتوب ۵۳ . به مرزا محمد مقیم .

بمحمد و ولی برادر سعادت و توفیق استنار میر محمد مقیم سلام سلامت انجام قبول فرمایند  
و مشتاق شناسند . از احوال کثیر الاختلال خود چه نوشتند . مگر به آخر رسید و معامله گوردقیقت  
از پیش دوید . زاد و راهله این سفر پنج در پنج دکار آخرت پنج پنج .

آتش به دود دست خویش در خرم خویش  
من خورده ام نام از دشمن خویش  
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش  
اے وای من دست من و دامن خویش

اللهم ینبئنا قبل ان ینبئنا الموت . این فقیر عاصی را در یاد دعای خویش دانند و احوال  
بخرمال بدست آیندگان نویسان باشند .

## مکتوب ۵۴ . به مخدوم زاده ابوالاعلیٰ صدور یافته .

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفوا . مکتوب مرغوب فرزند عزیز الوجود  
رسیده سبب مسرت و محبت گردید . هیجانات در دنیا مسرت و ابتهاج کراست و فراغت و جمعیت  
کجا تا عده انام فریق فی الجنة و فریق فی السعیر در پیش است قرار دایم کمرادر کیش است  
فعلیک یا ایها الولد ید و ارم النصیح و ایا لتجاء ائی الله الواحد القهار و استلامت  
الاستغفار و البکاء سیمانی اوقات الاستغفار و علیک یقلب الطعان و الکلام والمنام

وَكَثْرَةَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَدَوَامِ الْخَوْفِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ الْمُجْتَابِ وَعَلَيْكَ بِحِفْظِ الْأَوْقَاتِ  
 وَتَرْكِ السَّيِّئَاتِ وَدَوَامِ الْإِقْبَالِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالطَّاعَةِ وَالْمُرَاقِبَاتِ وَتَطَهِيرِ النَّبَاتِ  
 عَنِ الْأَدْوَانِ وَتَنْوِينِهَا بِالْأَذْكَارِ وَالْأَفْكَامِ وَعَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الْأَخْلَاقِ وَمُحَابَدِ  
 الْأَوْصِيَاءِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلَى الْأَعْطَاءِ وَتَحَمُّلِ الْإِيذَاءِ مِنَ الْخَلْقِ وَ  
 دَوَامِ حُسْنِ الْخُلُقِ وَعَلَيْكَ بِمَجَالِسَةِ الْعُلَمَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْفُقَرَاءِ وَتَرْكِ مَجَالِسَةِ  
 الْمَجْهُلَاءِ وَالسُّفَهَاءِ وَاصْبِرْ لِنَفْسِكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَ  
 عَلَيْكَ بِالْحَيْبِ وَالْبُعْضِ فِي اللَّهِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَحَارِمِ اللَّهُ  
 وَعَلَيْكَ بِالْجُودِ وَالْبِقْرَابِ إِلَى اللَّهِ الْمَعْبُودِ وَالتَّوَحُّلِ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ الشَّفِيقَةِ  
 عَلَى خَلْقِ اللَّهِ وَالتَّعَظِيمِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَعَلَيْكَ بِرُؤْيَةِ الْعُيُوبِ وَالذُّنُوبِ عَلَى الدَّوَامِ  
 وَالِاسْتِحْيَاءِ مِنَ اللَّهِ بِالتَّمَامِ وَالتَّنْقَاءِ عَنِ التَّنَبُّهِ بِالرَّجْدَانِ وَالتَّبْقَاءِ بِالنُّوَارِ قُدُّوسِ  
 بِالْأَدْيَانِ. رَاعِفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصَلِّ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَكُفِّ  
 يَدَكَ وَلسَانَكَ وَأَجِبْ لِأَخِيكَ بِالْحَيْبِ لِنَفْسِكَ. تا کجا شرح این امور کند. اللہ تعالیٰ  
 مارا دشمار تو فریق دہد اُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَيْسَتْ مِنْهُمْ سِلَاحٌ وَتِيَارِزَانِ احقر انام بحضرت  
 ظل الرحمن رسانندہ اذین قدر جدائی اضطراری اذان قبلہ گامی ہمیشہ در اضطراب است. الحمد  
 لله کہ شب در روز بہ دعای سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت در اشتغال است. امیدوار است کہ  
 بہ مشیت سبحانہ تا رمضان با وجود آزار پا و آزار والدہ فرزندان سعادت ملازمت مشرف شود.  
 لله الحمد کہ شمارا این دولت نقد وقت داین فقرا اذان خوش وقت مقصود سلامتی آن حضرت است  
 تمنیہ و مبارک باد فرزند نو نوشته اللہ تعالیٰ چنین کند. اگر صالح است مبارک است و اگر بد است

عدمہ زولی . نہ



اے کاش کہ بودن نہ بودے      اے کاش کہ مادرم نہ زادے

آنچه زبان مبارک حضرت قبلہ گاہی بودند که بعد از استماع این مقال این آیه کریمه خواندند  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ. ازان امیدها بهم رسید و  
 خوش وقتیها دید. اللہ تعالیٰ آن امام تمام را در دنیا و آخرت بسیار خوش وقت دارد و بہ اعلیٰ  
 مراتب رساند. و از برادران خود سلام خواند و از والدہ فرزندان نیز. والسلام.

مکتوب ۵۵ -

بِاسْمِ سُبْحَانِهِ الْعَظِيمِ وَبِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى  
 عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. قبلہ گاہی عالم پناہا.  
 از بسا قریب دورم بہت من دور نسبت      بندہ لطف شایم و ثنا خوان شما

از فضل او سبحانہ امیدوار است کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبہ بوسی برودی  
 میسر آید. ہر چند بحسب ظاہر دور است اما خلاصہ اوقات بہ دعا سلامتی آن حضرت و فتح و لغت  
 معروف است و اجابت آن از درگاہ مجیب الدعوات بہ نقش مامل.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول      آنکہ در ساختہ است قطرہ بارانی را

جَاءَ فِي الْأَخْبَارِ ثَقَلًا عَنِ الْجَبَّارِ الْأَطَالِ شَوْقَ الْأَبْرَارِ إِلَى تَعَالَى وَأَنَا لَهُمْ أَسَدٌ  
 شَوْقًا. خلاصہ الانسان و ما بہ الامتياز اورا از این و آن میں شوق و عشق و محبت است و فرق باعتبار  
 متعلق ان خیراً فحیر و در ان شرراً فشر متوی المعنی.

اے برادر تو ہمیں اندیشہ      مابقی تو استخوان دریشہ

گر گل بہت اندیشہ تو گلشنی      در بود جای سے ہمہ تو گلشنی

چون عشق و محبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رخت بصحرای عدم کشد و بانوار قدم باقی شود.

واز جملہ مقربان گردد و مصداق کریمه او من کان مینا قاحیننه و جعلنا له نوراً و یمنون  
 حدیث صحیح فکنت ممتعه الذی یسمع به و بصرة الذی یمصر به و یدک الذی یتطیب  
 بها ویراجله الذی یمشی بها الخ متحقق شود و مورد اسرار و الوار و گردد. این کار دولت است  
 کنون تا کرار سدر کمل ذلک منوط بکمال متابعت سید المرسلین و حبیب رب  
 العالمین صلی الله علیه و سلم و علی آیه لولا انما خلق الله الخلق و لما اظهر البرکة  
 کله عشق و محبت سرور می چندان غلبه کند که مدحش می سازد و از خود می اندازد.

مجدعی کا بردے ہر دوسراست کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر آست

نزد فقیر مقرب نیز بجانب سرور می از درود پیج چیز نیست کثره درود گویند از خود فانی می سازد و  
 به الوار محمدی باقی می گرداند. چنانچه کلمہ طیبہ لا اله الا الله ذلک فضل الله یؤتیه من  
 یشاء و الله ذو الفضل العظیم. مع ذلک. در دنیا حقیقت بقا است کہ آن موجود بہ دار  
 بقا است من کان یرجو لقاء الله فان اجل الله لا یت. لهذا بلند ہمتان بہ این دید آرام  
 نہ گیرند و دائم بے قرار ہوں۔

در انگیزہ دت این آوازہ از دوست کرد بردست رہ کو بان بود پو است

عائے بوالہوس ترا بہ این گفتگو چه کار عاصی را نکر معاصی بہتر و گریہ و استغفار سحر رہبر

العاصی ادلے بحرا وقتہ والصوفی احرے بحر قنہ

مکتوب ۵۶ . بہ حاجی حبیب اللہ نوشتہ است .

الحمد لله والسلام علی عبادہ الذین اصطفی . خدمت حقائق و معارف اسلام

برادر گرامی حاجی حرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لایزال کاسمہ حسبنا اللہ سبحانہ

اذین درد لیش دل ریش کحیہ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانستہ از دعائے خویش فراموش

نه سازند بچاء، فی الامخبار نقلاً عن الجبار تعالی الاطال شوق الابرار الی بقائی  
 وانا علیهم اسند شوقاً. خلاصه انسان دما به الانسان واذین دان مین شوق و عشق و محبت  
 است و تفاوت به اعتبار متعلق است ان کان خیراً فحیر و ان کان شرّاً فشر.

اے برادر تو ہمیں اندیشہ  
 گر گل بہت اندیشہ تو گلشنی  
 باقی تو استخوان دریشہ  
 در بود خارے ہمہ تو گلشنی  
 دے کہ گرفتار غیر است  
 از دے ہمہ توقع خیر است

روحے کہ مائل تکبر است، نفس امارہ از دہتر است. خوش گفت :

دل آراے کہ دلاری دل درو بند  
 دگر خشم از ہمہ عالم فرو بند

دیگر از احوال پر افکار خود چه نولید صرفت عمری باللعب واللہر فاہاتم اہا  
 ثم اہا. ہیات النام تفور د نعن فی السراحة والسرور الوجل قریب و  
 الزاد قلیل و السفر بعید و عذاب اللہ شدید و القوا النار الی و قودھا  
 الناس و الحجارة و قابی غیر الحسین و ایطالہ و ضاقت علیکم الامم من ہما  
 رحبت و کل نفس مرہینہ بما کسبت. تکاد السموات یتفطرن من ہذہ  
 الوعیات و تختر الجبال ہذا من ہذہ التوریلات قیا اسفا علی الاثام و  
 یاسر قاعی ما قاتنی من المرام قافی میت الاخران حتی انکی فیہ علی الدوام  
 لا اشتہی من الدنیا الا المیزق القلیل و البیت الحفیر، اکتون فیہ بذكر التریب  
 الجلیل لا یزاجمفی فیہ احد من العنی و الفقیر فزید احب الی من الدنیا و ما  
 فیہما و الاخرہ خیر من الاولی. قال اللہ تعالی و تسئلن یومئذ عن النعم و کل  
 نفس بما کسبت مرہینہ. فمب ایہا العاصی الی اللہ و امر من عما یروی اللہ ...

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ . وَلَنِعْمَ مَا قِيلَ بِالْفَارِسِيِّ .

دردم از یارست و درمان نیز ہم      دل فدای او شد و جان نیز ہم

با بجز فدای مولی اجل و علا باید شد و در زندگی باید مرد و با درد سوز باید ساخت و امور خود  
به او باید گذاشت . خوش گفت .

باز لبساز چون ددلے تو منم      در کسے منگر چو آشنائے تو منم  
گر بر سر کوی عشق با کشته شوی      شکرانه بده کہ خون بہا ہے تو منم

دراز نفسی نمود . مقصود از ہمار عجز و نایافت خود استغفار اللہ من قوین بلا عملی .....  
..... مکاتیب تشریف پے در پے رسیدہ حقائق مندرج آن معلوم گردید . از

مطالعہ و استماع اخبار رسوخ محبت و اخلاص آن سرآمد اہل اختصاص و ہمچنین قصص و تکمیل ر  
ارشاد آن یگانہ آفاق دوستان را کمال شاد ساخت و برد عاظم الغیب داشت . اللہم  
کثر اخواننا فی الدین بحرمت سید المرسلین علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام  
توقع کہ این دوران کار را نیز در مکان اجابت بہ دعای خیر یاد دارند . و بکار طالبان بکمال  
پردازند .

آن دم کہ تراست بادہ در ہوش      از خشک لبان مکن سراسر اموش

این فقیر غائبانہ وقتے ازین جا متوجہ حال آن خلاصہ لہر و بود . انوار و برکات ایشان بسیار ظہور  
فرمودہ . گویا کہ تمام آن دیار بلکہ ہمہ آفاق بہ آن مالا مال ہست . امید آن شد کہ آن برادر عزیز را  
مدار آن سرزمین ساختہ اند و قلب این جا بان نودا داشتہ . ہاز ولایت محمدی علی نہاجہ را دست  
و اسلام و التجدیدہ خط و فرکتوت اسید ہاسے عظیم ہم رسید و ما ذلک علی اللہ وینیر بہ بعیلت

صلاح و تقویٰ انتساب ملا عبدالرحمن چند یوم صحبت داشته شد بکرم اللہ تعالیٰ آثار رشد  
ظاہر گشته و بہرہ از دلالت کبریٰ در حق نمیدہ . دیگر گونه تجویز تعلیم طریقت نمودہ . دیگر فقیر  
بہ قصد زیارت حرمین الشریفین از وطن برآمدہ بود . در اثناے راہ فرمان بادشاہ دین پناہ  
بہ دستخط خاص مشتمل بر کماں اشتیاق و اختصاص رسید . بہ موجب مہربانیاے آن حضرت فوراً  
بہ خدمت ایشان رسانید . عنایات بے غایات فرمودند و درین موسم رخصت نہ نمودند . و  
بادشاہ زادہ محمد کام بخش را در حضور خود طلبیدہ بہ این فقیر سپردند کہ من ہم در صحبت بزرگان ایشان  
این طریقہ علیہ حظایا فتنہ ام شاہم از ایشان استفادہ نمایم . و بخدمت ایشان مشغول شویم  
حسب الامر فقیر بادشاہ زادہ را مشغول ساخت . محفوظ گشتند . روز دیگر حکم بادشاہ دین پناہ  
بہ فقیر خانہ نیز رسیدند . خود ہم چند لوبت بکر آمد و وقت نمودند حال آچہ خیر بہت حق تعالیٰ  
نسیب کند و تمام و کماں را ماددستان را بجانب خود کشد . احوال یاران این جا اولے کہ  
بہ تخصیص و تفصیل مرقوم بود معلوم گردید . وقت نوشتن جواب آن کاغذ یافتہ نہ شد تا بر طبق آن  
جواب می نوشت . حق تعالیٰ ایشان را جزاے خیر دہد . ابواب فتوحات بر اینما بکشد . بہر کدام  
از یاران علی الخصوص برادر طریق اخوند ملا باقی خان و خواجہ کلان و عباد اللہ خواجہ و خلیفہ عاشور  
و اخوند حافظ زاہد و حافظ عاشور و اخوند ملا محمد امین و غیر ہم ازین فقیر دعوات و انیات و تجلیات  
زکیات موصول باد . کتابت ملا محمد امین نیز رسید و از مطالع آن متلذذ گردید جَزَاءُ لِلّٰہِ  
جَزَاءً و این فقیر از خدمت آنحضرت مستدعی دعائے خیر بہت امید کہ فراموش نہ سازند و این فقیر  
تا نیز دعادر خود ہا دانند . از فقیر زاد ہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تحیتہ و سلام قبول نمایند  
و از دعائے خود فراموش نہ کنند . فرزند ان سعادت مند خواجہ ضیاء الدین و خواجہ محمد نعمان  
و خواجہ محمد حنیف سلام خوانند و بعافیت و استقامت باشند . والسلام .

## مکتوب ۵۷۰ . بہ بی بی حیو .

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَىٰ دَاوُدَ السُّلَامَ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ مِنْ أَصْطَفَىٰ . بہ ورد عنایت نامہ  
 مشرف گردید بسبب تاخیر جواب آن بود کہ فقیر از وقتے کہ درین شهر آمدہ از راہ آزار و ضعف  
 زیارت حضرت خواجہ قطب الدین نہ رسیدہ بود . با وجود آن کہ ورد داین بزرگان از راہ  
 مہربانی گاہ گاہے پیش خود می نمید . بہر حال بعد از رسیدن عنایت نامہ چون در طبیعت خفنی  
 دید بقصد زیارت ایشان متوجہ گردید . بعد بر آمدن بہ نیت زیارت حضرت خواجہ را از ابتدائے  
 راہ تا انتہا ہمراہ خودی دید گویا مہربانی کردہ ایشان سبقت نمودند و ہمراہ بردند . بعد از رسیدن  
 آن جابر بعضیہ احوال و مقامات ایشان اطلاع یافت و مہربانیا و گرامیہا از ایشان شناخت و  
 نسبت فقیر ہم آن جا بہ کرم اللہ تعالیٰ یا کمال جامعیت بحدے کہ طبقات سموات و زمین را  
 احاطہ ساخت و در غایت عروج و طمطراق و الذاظر ظہور یافت . بالجمہ گذشت آنچه گذشت  
 درین میان دوسہ روز یاران شہر کہ راہ بودند تکلیف نمودہ بخانہ خود نگاہ داشتند آخر روز  
 جمعہ بکلبہ اخراہ خود رسید . و امروز کہ روز شنبہ است بہ نوشتن جواب مقید گردید . چون  
 آن صاحبہ مہربان درین باب بسیار مبالغہ دارند بہ اذکار سابقہ خود مشغول باشند اما باید  
 دانست کہ در ذکر اسم ذات قلبی کمال آن است کہ دوام پذیرد و در اوج وقت چہ در خواب  
 و چہ در لقیظہ و چہ در ہنگام غفلت ظاہر ذکر از دل منفک نہ گردد . بلکہ در ہرین مواسرات  
 کند و از سر تا قدم ہمہ ذاکر شود بحدے کہ غیر ذکر و حضور و لوز را در دل گنجایش نماند و خطرہ غیر  
 اگر چہ بہ تکلف کند بر دل نیاید این حالت معبر بقنا قلب است و قدم اول است درین راہ  
 و ہین حال است . ذکر روح را کہ بجانب راست سینہ است . چنانچہ دل بجانب چپ است  
 ہچنین ذکر اخفی کہ وسط سینہ است و ذکر سر و خفی کہ ہر دو طرف اخفی است کہ ولایت پیغمبر خدا است

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

در پئے این عیش و عشرت ساختن صد هزاران جان بساید باختن

باید کہ بہ ذکر این لطائف مقید باشند و از ہمہ بہرہ مند بوند بعد کمال ذکر ذکر از میان محو و تلاشی می شود و مذکور جلوہ گرمی گردد و ذکر نفی و اثبات کہ نتیجہ آن فنا و نفس است بہ این معنی تصور باید نمود لا فیت الہ الا بیح مقصود الا اللہ بجز ذات پاک۔ و بہ زبان ہم این ذکر ہر قدر مہیر شود از ان تقصیر نہ باید کرد۔ بہین معنی تصور باید نمود تا کہ سالک خود از میان برود و جز مشہود لوزن چیزی نہ نماید این کار دولت است۔ کنون تا کرد ہند۔ امید است کہ ازین دولت نصیبہا از راہ محبت بہ ایشان رسیدہ است۔ اللہ تعالیٰ مزید بر فرید کرامت فرماید و بتمام دکمال بہ این دو دل دیگر رساند و در وقت لا گفتن ذکر خود را دواعی و خود را ہمہ را نفی نماید و نیست و نابود سازند تا ظہور حقیقی و نور ہستی تحقیق شود لیساست کہ سالک درین نشا و این امور را در خود نمی فہم اما مرشد کامل آن را دروس می بیند۔ در آخرت انشا اللہ ہمہ ظہور می فرماید و بہ درجات قرب می رساند۔ بعضی از مراقبات دیگر ہم می نویسند۔ گاہی در عین مراقبہ تمام ہوش بجای حق گردد و علم او را بر خود محیط بیند۔ و درین فکر و اندیشہ نشیند کہ او سبحانہ بر ظاہر و باطن من و انا و آگاہ است و بر غیب و سر مطلع درین مراقبہ فرو باید رفت۔ و خود را کم باید ساخت و غیر ادا حاطہ علم او تعالیٰ بر خود چیز سے نہ باید شناخت۔ امید است کہ این مراقبہ نتایج عظمی دید و جمعیتہا بخشد بہر حال این فقیر را در دعا و توجہ علی الدوام دانند امید زیادتی باشند۔

می تواند کہ دہانشک مرحسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ بارانی را

بہر حال ہر کیفیات احوال گاہ گاہ حاصل اطلاع می دادہ باشند تا موافق آن چیز سے نوشتہ می شود۔

زیاده چه مصدرع داده شود. در اسلام.

مکتوب ۵۸ - به بادشاه دین پرور نویسند.

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى خصوصا سيد الارض السموات  
العلی. اما ذره احقر بعرض مقدس اعلی آن امام اکبر بادشاه دین پرور وارث سید البشر علیه و  
على آله الصلوة والسلام والازهری رساند از مراتب دعا گوئی خود چه عرض نماید علام الغیوب  
آن را بهتر می داند. رَبَّنَا اقْتَحِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ  
وَكُنْ فِي الْمَلِكِ يَا خَيْرَ الْبُرَاقِيَا سَلِمَانًا وَكُنْ فِي الْعَمِيرِ نَوْحًا

قبله گما با سبب مصائب و امراض صوب و دراز و اکثر بلکه همیشه به آن مبتلا است و این فقیر را  
ارث انبیاء است و سبب کفارت ذل و بدمقرب مولی است جل و علا هر چند خواست تا حال خود را  
نه توانست شرف ملازمت سراسر سعادت مشرف ساخت ماشاء الله کان و ما کم لشیار کم کین  
و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم الحال هم با وجود کمال صنعت دل و دماغ محرم راز  
سعادت است و منتظر تخفیف این مرض و رحمت است با بجمه گریدم ورنیک هم از آن توام بغایت  
بدم و از تحمل عذاب ادبیار عاجزم. عذاب او سخت و مادر کمال غفلت. کرمیه قل یا ایها  
الذین آمنوا عرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب  
جَمِيعًا گناهکاران را تسلیم بخش همین زنده است و بغایت شرمنده همراهان رفتند و می روند  
و جواب خود دادند و می دهند. ما را نیز به این خرابی و شرمندگی باید رفت و در مجمع ادلین و  
آخرین جواب باید گفت. تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا  
تَسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ سابقان کار خود کردند و گوی سبقت از میان بردند و بقتند  
اعلی پیوستند. ما هم خواهیم کرد، چه خواهیم برد. و ما ازین حسرت و شرمندگی و آه ازین



تقصیرات در بندگی مطلوب در غایت استغناء و غلو مادہ کمال احتیاج .....  
مگر رحمت او سبقت فرماید و در ماندہ را بہ درجات قریب رساندہ

سر کہ پیوند مانہ دارد دیار  
کار ما با یکسبت در ہمہ شہر  
ہمدے نیست تا بگویم رازہ  
در خرد شہم ز شوق آن معشوق  
چون تو اتم ز کجبت بر خرد دار  
دانکہ جان تن نہ می دهد در کار  
محرے نیست تا بگویم زار  
در سماعم ز صوت آن مزار

ان ترمہمتی غلبت علی غضبی . و لئن اجآء فی الحدیث القدسی ان تقرَّب ابی سبیر  
تقرَّبت الیہ زنا ما عاوان ان تقرَّب الی ذمنا عا تقرَّبت الیہ باعًا . متفق علیہ .  
قبلہ گاہ حدیث از احادیث فضائل اہل بدر کہ بہ روایت ترمذی بہ ثبوت رسیدہ ، درین عرصہ  
ایرادی نماید و اذ ان امید دارد و فرمودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید حق تعالی یعنی روز  
قیامت ، اے پسر آدم مرخص شدم پس عیادت نہ کردی مرا . پس او جواب گوید چگونه عیادت کنم  
ترا و انت رب العالمین . حق تعالی فرماید . فلان بندہ من مرخص شد اگر اورا عیادت کردی  
ہر آئینہ می یافتی مرا نزد او . و انتہی . مرض اورا مرض خود فرمود و نوران نزد او نمود . این معنی ظاہر است  
بر ارباب قرب و شہود و ہذا لک علی اللہ یعنی یزہ . اشد الناس بلاء الا نبیاء ثم الامثل  
قال امثل . حضرت سلامت واقعہ کہ در عین طور مصیبت و حادثہ دیدہ شد آن را نیز در ورق دیگر  
نوشتہ فرستاد . امید کہ از غایت کرم بہ مطالعہ خاص امتیاز یابد و این دعا گوے را بہ دعائے خیر  
بیاد آرند . حامل عرصہ عبدالغفار از اہل صلاح و ارباب حال است . اگر منظور نظر فیض اثر شود  
بہ زودی مخلص گردد . زہے غر و شرف . زیادہ چہ جرات نماید . سایہ اش کم مبادا از سر ما و میرحم  
اللہ عبدا قال امینا والسلام علی من اتبع الهدی . سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا

اَنْتَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. قبلہ گاہا وقت مغرب دیا قریب بہ آن واقعہ عاجزہ انوی اعزی  
 شیخ سیف الدین کہ بجانہ فقیر زادہ میان محمد عمر بود روداد این فقیر را کہ بہ صفت دل سخت مبتلا است  
 بہ حکم بشریت و حسب سنت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ کمال متانم ساخت ہمان شب  
 بعد از نماز عشا در صحن اشتغال بصلوٰۃ دیگر قبل سلام مہم گردید کہ رسول خدا جل و علی رسیدند و از  
 کمال بندہ لازی گویا بہ این احترامت از جانب پیش چسپیدند و لطفنا فرمودند۔ گویا دست  
 مبارک خود بر سر این عاجز می گذارند و تسلی می فرمایند۔ این ظہور حال با کمال عنایت الوار  
 بہ امتداد کشید و زمین و آسمان ازین الوار مالا مال گردید و از عنایات و عطایات عالم غیب  
 الغیب دید آنچه از لب کہ آن مرحومہ از سالہا آزار سخت داشت بلکہ از صرف عفو پروردگار  
 نزول رحمتاے بے شمار بروے ظاہر گشت، بہ روح و ریجان پیوستہ ظہور الوار و برکات  
 این شب شب قدر نمودند و این فقیر را از خود بردند سینہ کمینہ منشرح گشت۔ و کہورات بالکل  
 از ساخت سینہ بدر رفت۔ بہ مقتضای وقت آنچه مقدر بود بہ دعای آن حضرت سعادت  
 دانستہ پرداخت۔ الحمد لله الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

الہی رحمت در پائے عام است اذان جا قرة مارا تمام است

ایمان۔ نفس من گرفت مر تا پائے من گرنہ گیری دست من کے لئے من

عجب است گناہگار کا ستارے و عیدات نار کہ بجایت سوزندہ است۔ پوست را از گوشت  
 کشندہ چگونه در آرام است۔ اگر ایمان است چرا اندیشہ گریان و لرزان است۔ کاش در ہر  
 شب از روزے یک ساعت بہ این سوز بسازد و آن را بہ از دنیا و ما فیہا شناسد ذالک  
 لمن خشی ربہ۔ والسلام علی خیر البریۃ۔ در اخبار است کہ اگر یک قطرہ از حمیم کہ فیہ  
 این حمیم است بر کوہ افتد کہ از آن بگذارد و آن یک قطرہ آن را سبب فذاب سازد و لبقم

كَانِقِلْ عَنِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

إِلَهِي عَبْدُكَ الْعَاصِي أَاكَأ  
فَإِنْ تَغْفِرْ فَإِنَّكَ لَذَاكَرٌ فَهَلْ

مِقْرَ أَبَا الذُّنُوبِ قَدْ دَعَاكَ  
وَإِنْ تَصْرُوفُ مَنْ يَرْحَمُ سِوَاكَ دَرَسًا

مکتوب ۵۹ . بہ بی بی جیو .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . ذرۃ احقر پس از اداسے تحیت  
اور فرمود معروضی دار . مدتے است از اقوال خدمہ علیہ خبرے نہ دارد شب و روز بہ دعاسے  
خیریت و سلامت و دوام جمعیت و عافیت و کمال غرت و اہبت آن صاحبہ مہربان مشغولی  
باشد مَا بِنَا تَقَبَّلْنَا مِنْكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . پیشتر ہم عرضہ مشتمل بر تفصیل حال و  
محتوی بر عنایات بادشاہ دین پناہ بہ این احقر عباد و مستمن ذکر خیر آن مرتبہ فقراے پیش  
بادشاہ حضرت ظل اللہ و تفریق و توفیق آن حضرت بکماں مہربان ایشان را بگرامی خدمت  
فرستادہ بود معلوم نیست کہ رسیدہ است یا نہ بہر حال مقصود سلامتی ذات بابرکات ایشان است  
حافظ و وظیفہ تو دعا گفتن است و بس فقیر دومرتبہ نزد حضرت ظل سبحانہ اظہار رخصت حرمین از لعلین  
نمودہ رضامند نہ شدند . الحال چون موسم قریب رسیدہ است ، دشوق غالب گشتہ دبر عمر اعتماد  
نیست باز بہ تاکید تمام می خواہد التماس این معنی نماید . ہر چہ رو خواهد داد انشاء اللہ تعالیٰ  
بہ خدمت گرامی خواہد نگاشت . بکرم اللہ تعالیٰ . بعد اشارہ بادشاہ دین پناہ بہ فقراے  
دعاسے فتح و ظفر و قراعدار بہ تحیر و تعید این شکستگان بہ این دعوات و حصول اجابت و اظہار  
آن پیش حضرت خلافت مآب بہ زودی زود از ہر طرف چہ از بے جا پور و چہ از حیدرآباد . و چہ از  
ہندوستان اخبار کمال فتح و ظفر و شکست غنیمتیم پے در پے رسید و شہر حیدرآباد بدست آمد  
و ابوالحسن دوابی آن جا ہزیمت خوردہ بقلعہ درآمد . بادشاہ شاد بہا نمودند و اظہار شکر فرمودند و میداست

کہ روز بروز زیادہ تر شود و ابواب فتح و نصرت یوماً فیوماً مفتوح تر گردد۔ وَاذْلِكْ عَلَيَّ اللَّهُ  
بِعَنِّيْنِ۔ وبالجملة عنایت بادشاهی و فرزندان ایشان نسبت بہ این احقر در ولایتان روز افزون است  
و از حیثہ تقریر و تحریر بیرون۔ صاحب مہربان سلامت بعد رسیدن بہ احمد نگر عاجزہ صغیرہ این احقر  
کہ بسیار مقبول بود بہ رحمت حق پیوست۔ و این احقر بہ مقتضای بشریت مصیبت سخت حاصل گشت۔  
اَنَا لِلَّهِ وَرَاقًا اَلَيْهِ سِرَاجِعُونَ۔ بعد این مصیبت آن قدر عنایات الہی الطاف رسالت پیاد  
صلی اللہ علیہ وسلم شامل حال این درویش دل ریش گشت کہ چہ بیان آن کند۔ گر بگویم  
شرح آن بے حد شود۔ در حدیث است دقتی کہ حضرت ابراہیم فرزند صغیر آن حضرت علیہ علی  
آل الصلوٰۃ والسلام فوت شد، بے اختیار اشک از چشمان مبارک جاری گشت۔ بعد از آن  
فرمودند کہ چشم می گردید و دل مخزون است و مایہ فراق تو اسے ابراہیم دل گیر و مخزونیم۔ بالجملة ہمین  
راہ است این جہان مثل قافلہ روان است۔ و این دارد در عمل است نہ جائے خور و خواب۔ کت  
کہ از آتش دوزخ گذشت ہمیشہ رفت پس محقق رستگار گشت، و بدار ابدی دامن پیوست  
و الا کار مشکل است ۷

ہیبت آتش بہ دوست درخیزن خویش

من خود زده ام چہ نالم از دشمن خویش

امید کہ از راہ کرم گاہ گاہی بہ نوازش نامہ سر فرازی فرمودہ باشند۔ والسلام!

مکتوب ۶۰

الحمد لله والسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ صاحب من سلامت۔ این احقر  
از جمیع وجوہ دعا گوے آن صاحب مہربان است و بدل و جان خیر خواہ۔ رَبَّنَا لَقَبَسْنَا مِنْكَ  
بِسَمِيعِ الدُّعَاءِ۔ بنا بر آن بضرور در آنچه خیریت آن صاحب می داند می نگارد۔ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ  
اَشْكُرُ لِي وَ لِوَالِدَيْكَ۔ شکر ہرگونہ کہ باشد قرین شکر خود مذکور ساخت فکیف پدرے کہ

از ہمہ ادنیٰ و افضل باشد و امام عادل بود۔ پس استرصار این قسم پدر از چند وجه فرض گشت۔ و  
 رضای خدا جل و علا نیز درین منحصر آمد۔ در حدیث است کہ رضا اللہ فی رضا الوالدین۔ رضائے  
 حضرت ظل اللہ کہ ہم پدر اند و ہم مرشد ہادی می شمرد سعادت دینی و دنیوی است و خلافت آن  
 منبع خلافت این۔ حتی الامکان در کسب این سعادت تقصیر نہ کند، تا بدرجات و سعادت دنیا  
 و عقبی۔ اَلْعَاقِلُ تَكْفِيَةُ الْاِبْتِسَامَةِ۔ زہار چنان نہ شود کہ باز خاطر اقدس ملالی گردد۔ باز کار  
 مشکل می شود احسن اللہ تعالیٰ عاقبتکم فی الامور کلہا و اجازکم من خیر الدنیا  
 و عذاب الاجرۃ۔ چنانچہ قبل ازین حقیقت فضائل و اوصاف حمیدہ آن صاحب را نزد بندگان  
 حضرت کما ینبغی مودض داشتند علمتس بہ حاضر بودن ایشان در ہنگام نماز پنجگانہ و نماز جمعہ شد بود  
 داین معنی درجہ پذیرائی یافتہ الحال بار دیگر نیز می خواهد کہ مذکور آن صاحب بہ وجہ احسن نماید۔  
 و التماس بعضی مراتب دیگر کہ معطل اند و در عرض سابق از خاطر دعا گو محوشدہ بودند کند انشاء  
 الْمُسْتَعِينِ بِكُلِّ عَسِيرٍ۔ باید کہ در جمیع امور ملتمس بہ حق تعالی باشند و کار ظاہر و باطن را بہ اوسمانہ  
 و گذارند مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ در بندگی او تمام و کمال کوشند۔ کار این است  
 و غیر این ہمہ بیچ۔ دیگر شنیدہ شد کہ یدر شمال ایشان کوفتے عارض شدہ بود الحمد للہ کہ زود  
 بعافیت مبدل شدہ و خاطر دعاگویان بہ آرام پیوست۔ سَلِّمُكُمْ اللَّهُ وَسُبْحَانَہُ و عَافَاكُمْ  
 و صَانَكُمْ عَمَّا شَأْنَكُمْ۔ درین قسم امور بہ این دعاگویان خبر رسانیدن ضرور است تا بہ وظائف  
 دعا پردازند۔ درین باب معید باشند۔ چون نصارت پناہ خواہد یا قوت بجان و دل فدای  
 و خیر خواہ آن صاحب است۔ و این را مصحوب او فرستادہ شد۔ نیک در مطالعہ در آورده باشند  
 و نیز بعضی مقدر بزبانی التماس نمایند۔ وَ اللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ۔ و اسلام۔ از فقیر زاد باشیخ  
 ابوالاعلیٰ د محمد عمر و شیخ محمد کاظم سلام بہ دعا گوے التیام بدرجہ عالی متعالی قبول۔ و اسلام۔

## مکتوب ۶۱ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . رفع الله قدركم وعظم امركم  
 وشرح صدركم . بحرمته جددكم الالهة وعلی الیه من الصلوة افضلها  
 ومن التسليمات اكلها . شفقت نامه گرامی مشرف ساخت و مضامین نجسته آئین آن را شناخت  
 توقع که برین منوال معتقد احوال دوران و مجوران باشند . و محبان را از دعای تیر خود غافل  
 نه شناسند .

می تواند که و هداشک ماحسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را

آنچه از فتح و ظفر یافتن بر معسندان و استیصال شان ارتقام فرموده بودند ، سبب مزید شکر و  
 سپاس الهی شده جل شانہ گردید . اللهم انصر من نصر دين محمد و اخذ من  
 اخذ من محمد صلى الله عليه وعلى الیه وسلم . این مقدمه اگر چه از مضمون عرضدا  
 معلوم حضرت ظل الهی شده بحراے ایشان گشته . اما تفسیر نیز می خواهم که بالمشافه پیش آن  
 حضرت ذکر این مقدمه به وجه احسن در میان آرد . و از قابلیت و فدویت آن ثمره شجره سعادت  
 مذکور سازد . امید است که حسب خواہش دوستان نتائج و ثمرات آن بر منصفه ظهور آید و ما  
 ذلک علی الله یجزین . دیگر مذکور فرزندان برادر اعدا کرم صیغ الملت والدین قدس  
 سره برود . بادشاه دین پناه در میان آورده التماس احسان در غایت خاص و حصول  
 وجه کفایت در باره ایشان نمود قبول فرمودند . و امر به تخفیف مواجب ایشان نمودند . امید  
 است که عنقریب به مشیت الهی جل شانہ ، این معنی صورت پذیرد . اگر چه موافق به دعادرین  
 وقت حصول آن مشکل می نماید . ما لا یدرک کله لا یتروک کله . من بعد آنچه رو خواهد داد  
 انشاء الله تعالی خواهد گماشت . دیگر از خود چه نویسد .

صَرَفْتُ الْعَسْرَ فِي كَهْوٍ وَبَعِيبٍ فَاهَا شَمَّ اهَا شَمَّ اهَا

هیچکس. الْأَجَلُ قَرِيبٌ وَالزَّادُ قَلِيلٌ وَالْمَعَاصِي كَثِيرٌ وَالسَّفَرُ بَعِيدٌ وَهَذَا ابْنُ اللَّهِ شَدِيدٌ. النَّارُ تَفُورُ وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالسَّرُورِ. اللَّهُمَّ نَبِّهْنَا بِبَلِّ أَنْ يَنْتَهِنَا الْمَوْتُ. مَا نَبَّا ظَلَمْنَا انْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. وَ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ. فرزند ان سعادت مند میر محمد اسمعیل و غیره سلام خوانند بعبادت و استقامت یا شدند فقیر زاد پا و فرزند می محمد پارسا سلام و حکمت می رسانند

قبول فرمایند. والسلام.

مکتوب ۶۲.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى. اى عبادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. به درود

عنایت نامه نامی مشرف گردید. و مضامین نجسته آمین آن فهمید. الحمد لله که از راه کمال محبت و استغناء اهمیت علیا به اندک توجه غائبانه که نسبت به توجه حضور کمتر مؤثر است. ابواب جمعیت گشود و ترقیات روسه نمود. امید است که یوما فیوما ذوق و شوق محبت الهی و ترقیات غیر متناهی در تزیاید

بود. و درین نزدیکی فقر هم وقت اشراق با وجود ضعف دل و دماغ متوجه بجانب ایشان بود و در باب ترقی سعی می نمود و ملهم گردید که آن صاحب مهربان را از ولایت کبری که درجه اعلی است و از کمالات مخصوص حضرت ایشان است. بهره رسید هر چند بالفعل معلوم ایشان نه بود. اما امید است که آن حاصل

است. الحمد لله على ذلك وجميع نعمائه. بهر حال با وجود ضعف و عدم قابلیت خود را از راه مهربانی ایشان گاهی بعد نماز صبح قریب اشراق متوجه حال آن صاحب می گردد و مترصد ظهور آثار آن یا شدند. پس وقت تا وقت دیگر لغین فرمایند. یا خود هم ازان وقت غالباً متوجه بود. امید است که او سبحانه از فضل خود کتایشها کند. بعد از نماز صبح تا بلند شدن آفتاب

البتہ در ذکر و شغل مفید باید بود کہ بسیار مقرر اوصاف و برکات است؛ همچنین بعد از نماز عصر اگر میسر شود تا بفریب بہ ذکر و شغل باید پرداخت کہ این دو وقت بسیار اعلیٰ و اولیٰ است۔ و در اوقات دیگر از روز و شب ہر چہ میسر شود تقصیر نباید کرد، کہ ہمہ ذکر در کار است نہ موسم خورد و خواب۔ اللہ تعالیٰ از ذکر بہ مذکور رساند۔ اذکار و مراقبات دیگر بسیار است و از شرائط این راہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہ تدریج خواهد نوشت۔ اما امید است کہ از خدمت انویٰ اغری میان محمد صدیق کہ ولی مادر زادند مثل سابق بلکہ زیادہ ازان نسبت مہربانی و عنایت و طلب توجہ و کشایش مرعی باشد کہ این فقیر ازین راضی تر و ممنون تر است۔ این فقیر را اصلاً در میان دارند کہ گنہگار است و بہ حال خود گرفتار۔ و از رحمت بے شمار و سے امیدوار است۔ بہیات۔

لغس من بگرفت ہر تا پاے من      گرنہ گیری دست من لے ولے من  
بہر حال درو عا گوئی تقصیر نہ خواهد کرد۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

مکتوب ۶۳۔

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ ذرہ احقر معروض می دارد کہ حسب موخود وی روز و ام روز قبل از ظہور آفتاب مراقب دستوجہ حال آن صاحبہ مہربان مریم زہرا بن نشسته بود۔ الوار و برکات و تزئینات کہ سالکان طریقت و حقیقت را احیاناً دست می دهد شامل حال آن صاحبہ مہربان بسیار یافت۔ و از ظہور این فقیر و لذرا این احقر را ہم بسیار سرور و الشرح روز و این حجرہ کہ در آن نشسته بود لذرائی گشت و ترقی ایشان بہ مقام بالا کہ ولایت علیا باشد از آن مقام کہ سابق نوشتہ بود کہ عبارت از ولایت کبریٰ است نیز بہ وضوح پیوست۔ الغیب عند اللہ تعالیٰ الحمد لله سبحانہ علی۔۔۔۔۔ بحسب تعاریفہ۔ چون آن صاحبہ مہربان را بدستان و مہربان حق محبت بر کمان است از ظہور این امویہ چه استبعاد است۔ و ذلالت ذلالت اللہ یونینہ



مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. اما این فقیر از اظهار این امور ہم بسیار شرمندہ و زیر بار  
الفعال است کہ خود را قابل این گفتگو نہ می داند و بہر اصل ازان دور می پندارد. و این بیت را  
مناسب حال خود می شناسد.

کنون ہر ہم ز کارم شرم سار است      زمن اطلبین را صد بار عام است  
حال ما این است اما خدا سے ما کریم ہمت از بندہ گنہگار را بنوازد و بہر اتب قرب و قبول خود ہر از  
سازد. چہ مشکل. بلکہ واقع. ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گلدارا. گویا اصل این امور و فیوض  
محبت بزرگان دین، و دعا و توجہ اخوی اغوی محمد صدیق ہمت کہ توجہ و دعای آن برادر کبریت، ہر  
و بسیار مفتنم است.

من عجم و کم از بیج ہم بسیار سے      و از بیج کم از بیج نیاید کاسے  
اگر روز و شب ہم بوقت صبح مراقب بہ نشیند، فقیر ہم دران وقت انشاء اللہ باز درو متوجہ  
بہ نشیند. رفتن فقیر ہم بہت بعضی ضروریات سفر بخت بندہ موقوف می نماید. امید بہت کہ ازان  
روز تجا و زنہ کند و الا وقت از دست می رود. بہر حال وقت اشغال نیز بہ خدمت علیہ اطلاق  
خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ بہ این فقیر این جا بود و ہمیشہ ہا پیش خود نگاہ داشته بود. الحال  
ایہنا نیز عازم مہرند اند و عہدہ بخدمت علیہ نوشتہ اند بہ مطالعہ شریف خواہد درآمد. زیادہ  
بجز دعا و ترغیب بہ او خدا جل و علا چہ تولید.

ہر چہ جز ذکر خدا سے حسن است      گر شکر خوردن بود جان کند است      دہ سلام  
مکتوب ۶۲۲ .

الحمد لله يُولِيهِ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ فِيهِ . خان عالی شان سعادت عنوان سلمہ المنان  
اذین در دلش دل ریش تجمیہ و سلام خوانند و لمحہ بے یاد او سبحانہ، نباشند و اور کا حقہ شناسند.

ہرچہ جز ذکر خداے احسن است      گر شکر خوردن بود جان کنند صحت

فقیر و نادانے مطالب آن برادر گرامی کہ حقوق موروثی در میان دارد . بیخ وجه تفسیر نہ خواہد کرد ،  
النشأ اللہ تعالیٰ ، الشعی مینی و الاثم من اللہ مدجہائہ . باقی حقیقت آن جاہی را انوی  
شیخ لطف اللہ میان نولہد کرد . بہر حال مہین ملاقات بہ ارسال نامہ جات سرور وارند و در ادائے  
حقوق انہی جل شانہ مستقیم و مستقیم وارند و باشند . ما علی الرسول الا البلاغ والسلام  
علی من اتبع الهدی .

مکتوب ۶۵ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . فرزند سعادت مند زید غزنا  
و توفیقہما و ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند و علی الدوام بیا و حتی جل و علا باشند .

ذکر گو ذکر تا ترا حیان است      پاکی دل ز ذکر رحمن است

دنیا فانی است ، آخرت باقی . نعیم آن از ہمہ علی و ادوی است . و عذاب آن اشد و البقی پس  
امروز فکر فردا باید . و بیایدہ است کہ بنائے اسلام پنج چیز است . گواہی دادن بہ آن کہ نسبت  
خدا جز اللہ تبارک و تعالیٰ و محمد بندہ و رسول اوست تعالیٰ . ہرچہ از جانب او بہ ما رسانیدہ  
راست و درست است و شک در ان کفر است . و ادائے نماز پنجگانہ بے خلل و فتور چہ در صحت  
و چہ در مرض باید خواند . و اگر مرض بود کہ طاقت استعمال آب نہ داشتہ باشد جاب و وضو غسل  
تیمم کند . و اگر نتواند استادہ نشستہ نماز بخواند . وزن را لازم است کہ در نماز از سر تا قدم  
خود را بہ چادر علیظ و سبطر خود را بپوشد تا از بدن و دچیے ظاہر نہ شود . و نماز ہائے کہ فوت  
شدہ است آن را قضا لازم است . و روزہ رمضان فرض است . اگر بعد از خوردہ شود بعد  
رمضان قضا کند . و زکوٰۃ مال چہ نقد و چہ زیور و ہرچہ از قسم طلا و نقرہ بود فرض است و تعیین

بر پنجہ روپیہ بعد سالے بر تقدیر عدم فرض یک روپیہ پاؤ بالا لازم است و در صد و نیم روپیہ  
 علیٰ ہذا القیاس و ما مہنی را اگر نہ دادہ باشند بحال او نمایند کہ بجان دول اداسے آن باید کرد  
 و حج خانہ کعبہ بشرط استطاعت نیز فرض است . اگر یکے ازین فرالضن دیدہ و دانستہ ترک نماید  
 مستحق عذاب آتش گردد . بعد ہر نماز و بوقت خواب آیتہ الکرسی بخواند و سہ بار الحمد  
 لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ باید خواند کہ ثواب بسیار است و آن کفارت گناہان بشمار در وقت خواب  
 چہار قل نیز باید خواند و ہر دو دست خود دمیدہ بر تمام بدن باید کشید و اول و آخر ہر روز  
 صد بار سُبْحَانَ اللّٰہِ و صد بار اللّٰہُ اَکْبَرُ و صد بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ و صد بار لَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ . بخواند . و یکلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ علی الدوام اچھے بخواند مشغول  
 باشند . و همچنین بذكر دل بنوعی کہ در طریق علیہ معروف است ، و مہم و است تقید تمام بکنند  
 تادل بنور ذکر روشن گردد . و از لہو و لعب باز دارد . و از دروغ و غیبت و بدگفتن و بد شنیدن  
 و سرود و اجتناب لازم است ، کہ این ہمہ امور حرام است ، و جز اسے آن نارسند . بہر حال  
 از عذاب خدا ترسان و لرزان باید بود و گور و قیامت باید ترسید . توبہ و استغفار علی الدوام  
 خصوصاً وقت اسحار بر خود لازم باید دید . بالجملہ لمحہ از یاد او سبحانہ نباید آسود . ہمیشہ درین فکر  
 باید بود کہ این است . غیر این ہمہ اچھے . یک تسبیح فرمادے فرستادہ شد از کار مذکورہ بر آن  
 بخواند و بعافیت و استقامت باشند . والسلام .

مکتوب ۶۶ .

الحمد لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادَةِ الدِّیْنِ الصَّلَاطِی . احقر فقراء معروض می دارد .  
 برتے ہست از کیفیت احوال جناب عالیہ خبر سے نہ دارد و بیشتر کتابت مشتمل بر دعا و مواعظ و  
 لغزائے بیشتر نوشتہ فرستادہ است رسیدہ باشند بہر حال بہ دعائے خیر ذات بابرکات

مشغول بہت واجابت آن از درگاہ حضرت مجیب الدعوات مامول امروز کہ شنبہ غره ماہ  
 حال بہت . بعد نماز فجر با جمعیت تمام مراقبہ نشسته بود و الوار و اسرار و فیوض و برکات  
 و عنایات و لوازش پروردگار مکشوف و ملہم گشتہ . درین اثنا بہ تصریح تمام دروغے  
 آن صاحبہ مہربان ملتجی و متوجہ گشت آثار قبول و عرض و حصول بہ کعبہ مقصود در حق ایشان  
 محسوس گشت . **وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَظِيمٍ** . نیز در حدیث آمدہ کہ فرمود پیغمبر خدا **عَلَى اللَّهِ**  
 علیہ وسلم کہ ہر آئینہ پا دکنید خدا را جہل و علا . بالجملہ بندہ باید شد و لوازم بندگی در ہر  
 وضع بجا باید آرد . بندگی ہمہ عجز و شکستگی است و نیستی است . چون این حالت کمال رسد  
 منظر الذار قدس آید و از مہربان و مقربان بارگاہ علیا شروع این کار دولت بہت کنون تا کار بند  
 چون آن صاحبہ مہربان را یا اہل این دولت اعتقاد و محبت کمال است توقع حصول این دولت  
 در حق درویشان تمام است . درین ایام نوشتہ بادشاہ اسلام رسید بزودی رسیدہ کہ بنا فتح  
 و الطراز احمد آباد بہ اورنگ آباد مراجعت می نمایند شہام متوجہ این حدود میشوند . تا در اورنگ آباد  
 ملاقات واقع شود . و مقتصدیان فرمودہ اند کہ تا در اورنگ آباد حویلی بہ بہت سکونت فلانی  
 مقرر نمایند . اما فقیر بہ بہت عوارض در رفتن متردد است . اگرچہ استخارہ بروجہ کمال موافق است  
 تا در میان خواستہ کردگار حسیت . آنچه خیر است اللہ تعالیٰ میسر کند و آن صاحبہ مہربان  
 را دیرگاہ با کمال خیر و خوبی و عجز جاہ برین فقر سلامت وارد . این دعا از من از جملہ جہات این  
**مکتوب ۶۷ . بہ خانم جیو .**

بمشیرہ غزیرہ عصمت و محبت پناہ خانم جیو بعافیت باشند و استقامت بودہ . در  
 اید بندگی خدا جل و علا را سخ و مستقیم باشند و غیر اورانہ شناسند . کار این بہت . غیر این ہمہ بیچ  
 کتبہ کہ از راہ محبت و اخلاص فرستادہ بودند رسید و منندین آن معلوم گردید . از اخبار

پریشانیاں شہا خاں و دستاں پریشان گشت۔ اللہ تعالیٰ بہ جمعیت تبدیل کند۔ دنیا جہاں بلا  
 و محنت و بلا بہت در ہمہ حال از مولا سے حقیقی حل شانہ را صنی باشد و توکل بر و نمایند۔ امید بہت  
 کہ از سبحانہ تعالیٰ کار کشائی فرماید۔ اللہ سبحانہ عواقب امور محمود گرداند۔ طلب سفارش کہ  
 نموده بودند کس بہ فقرا ہا کتابتا بہتا متعاقب می آید انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہ دست او بجان عالی  
 شان بختا در خان تحقیقت حال و پریشانی شان نوشتہ می شود کہے محصل جواب می گردوا و  
 شما کہے نہ دارید کہ آن جا برائے شما تلاش کند۔ اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کند۔ فقیر ہم درین  
 ایام بہ موجب عنایات شاہی عازم آن حدود بہت تا در میان خواستہ کردگار جمعیت۔ و اسلام  
 مکتوب ۶۸۔

الحمد لله وحده والسنة على من لا ينسى بعدة۔ الحق فقرا پس از ادائے  
 تحیہ و سلام صدق جناب مجاہد علمای سلحاء۔ مری فقرا در غربا اوصالہ اللہ سبحانہ غایۃ  
 ما یتنہا، می گردوا، دارند رقیبہ و عاصلاح آثار حاجی الحرمین الشریفین حاجی زکریا متوکل  
 و گومشہ نشین و کثیر العیال و الناب بہت۔ از راہ عجز و ناہاری، و آوازہ کرم و وصیت احسان  
 آن مرجع خواص و عوام از راہ دور دراز امیدوار بہ جناب عالی رسیدہ و بہ این وسیلہ ضعیف  
 را متوسل گردیدہ۔ رجا از غایت کرم آن کہ مشاہد الیہ بہ تمنائے خود برسد و از صنیق معشیت  
 دارہد و بہ دعائے سلامی و ترقی درجات آن قدوہ آفتاب مشغول گردوا۔ و این طفیل نیز بہ ثواب رسد  
 این محب درین ایام عازم زیارت و طواف حرمین الشریفین بہت۔ در اثناے زاہت و حسب عنایت  
 و استدعا بہ شرف ملازمت حضرت خلافت منزلت رسیدہ امیدوار بہت کہ نزدیک متوجہ کعبہ  
 مقصود شود۔ و زیارت سید الاولین و الاخرین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرف  
 گردوا۔ اگر چہ خود را لائق آن درگاہ والا نمی بیند۔ اما غیر ازین درگاہ برائے ذیرہ عقیقی کجا رود

وگراگزیند۔ یا سیدی یا رسول اللہ فذ بیدی۔ کالی من الذنوب سواک عند  
 حصول الحادث العظیم۔ مہیات عمر گرانمایہ درین صورت شد تا چون خورم صیفت و چه پو شتم شتا۔  
 وقت کار است و کار با جبار۔ و سلام علی من اتبع الهدی۔

مکتوب ۶۵ . به بختاور خان .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . خان عالی شان مشفق مهربان این  
 فقیر سلام سلامت انجام آنکه خوانند و مشتاق دانسته بیاد خدا جل و علی باشند . و غیر او را  
 نه شناسند . کار این هست غیر این همه هیچ . چون سیادت و شجاعت دستگاہ میر عطاء اللہ  
 ولد میر ضیاء اللہ نواسہ میر محمد عثمان قدس سرہ برادرزادہ میر جلال الدین خولیش عابد خان قدیمی  
 کہ بہ منصب دو صدر پنجانی امر افران است . و برادرش میر عزت اللہ کہ بہ منصب چارہیتی مختار و  
 از کمال خصوصیت احترامینہارا مثل فرزندان می دانند بہ جمیع دیوہ آراستہ و بصلح و دیانت  
 آدمیت پیراستہ و از طالب علمی و حفظ قرآن نیز بہرہ مند . و از ابتدای لوزکی در لیساق خیل  
 پیشان احوال و از عدم محصول جاگیر حالت محرم پیدا کرده اند . و این احقر سوائے آنکہ چند گاہ  
 بہ طرف ہندوستان رفتہ بیامیند امر یہودی اینہا نمی بیند . و مرئی کہ دستگیری این قسم کفبتہ  
 فقر نماید غیر ذات بابر کاتب ایشان نمی دانند لهذا مصدر گرامی می شود کہ در باب مومی الیہا بخصور  
 پُر لوز معروض داشتہ نزد خود طلبیدہ تربیت نمایند و اینہا نیز قابل و شالیستہ و سپاہی زادہ اند  
 از حسن خدمت خود آن خان عالی شان را بر خود کمال مہربان خواہند ساخت و مصدر کتسین  
 خواہند گردید . ہر گاہ کہ در خدمت آن اشفاق پناہ ماندہ تربیت اندوز شوند باعث جمعیت  
 خاطر این جانب است از ہمہ ابواب خواہند شد . و ہر چہ در بارہ مشار الیہ عنایت و احسان  
 مبذول خواہند داشت عائد بہ این فقیر خواہد گردید . این قدر خصوصیت احقر بکم کسے خواہد بود .

درین مادہ ہرچہ مبالغہ نماید کم است. زیادہ بجز دعا و ترغیب یا در خدا جل و علا چہ نولید.  
 ہرچہ بجز ذکر خداے احسن است. گر شکر خوردن بود جان کندن است و السلام.

مکتوب ۷۰

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. شفقت نامه گرامی آن مقتدا  
 انامی مشرت ساخت و آثار مہربانیا ازان شناخت. لاذلتم فی حفظ اللہ و اصابتہ  
 احوال دوستان این جانی مستوجب ہزاران شکر و سپاس انہی جل شانہ است. و ان  
 تعدوا النعمۃ اللہ لا تحصوها ان اللہ لغفور الرحیم. ان الانسان لظلوم  
 کفار. محذوما از تذکر مظالم و معاصی و وعیدات و تمذبات حق شناسی کربا شکستہ و  
 حیات دنیا بغایت تنگ و تلخ گشتہ. و صداقت علیکم الامراض بما امرت. و کل  
 نفس بما کسبت رہینہ. المعاصی کثیر و التراد قلیل و الاجل قریب و السفر  
 بعید و عذاب اللہ شدید. بخشش فی الراحة و السرور و النار تفور.

صرفت العصر فی البطالة

فما لی غیر الحزن و الخجالة

فیا سنی علی الاثم و یا حزن نا علی ما فاتنی من المرام. فاین بیت الاحزان  
 حتی ابکی فیہ بذکر رب الجلیل لا یراحمینی فیہ احد من اناسی و الفقیر  
 فہذا احب الی من الدنیا و ما فیہا، ان یصرفک ہو کما ابانتہی. قال  
 اللہ تعالی و لتسئلن یومئذ عن النعیم. و کل نفس بما کسبت رہینہ. فتب  
 الی اللہ و اعرض عما سوتی اللہ. قل یا ایہا البدین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا  
 من رحمۃ اللہ. ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا. افہو الغفور الرحیم و نعم ما  
 قیل بالفارسیہ.

دردم از یارست و در مان نیز ہم  
 دل فداے او شد و جان نیز ہم  
 بالحمد فداے مولا جل و علا باشند، در زندگی باید مرد و باد و سوز باید ساخت و امور نوبت  
 باید گذاشت. خوش گفت.

باز در بساز چون دواے تو منم  
 گر پر کوے عشق من کشته شوی  
 در کس منگر چو آشناے تو منم  
 شکرانه بدد که خون بهائے تو منم

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مَا لِي بِهَذَا الْكَلَامِ وَأَنَا مَغْلُوبُ الْمَعَاصِي وَالْآثَامِ. أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ  
 قَوْلِي بِإِلَاحِي. لَقَدْ لَسَبْتُ بِهِ نَسْبًا لِيذِي عَقْمٍ. این فقیر از آن مخدوم مهربان امیدوار دعا  
 است و بذكر استفاق الشان رطب اللسان. یعنی امور از جانب آن مخدوم می خواهد که درین  
 نزدیکی مذکور مجلس بادشاهی سازد. و بعد وقوع آن به ابلاغ آن مقصد ملازمان ایشان خواهد کرد.  
 انشاء اللہ العزیز و اللہ الموفق و المعین چون صلاح آثار و تقوی شعار حاجی الحرمین حاجی ولی محمد که از  
 دوستان قدیمی صمیمی این فقیر است به تقریب عازم آن حدود بود. به این چند کلمه نامربوط مقصد  
 شریف گردید. سَلَّمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ عَافَاكُمْ وَ صَمَانَكُمْ عَمَّا شَأْنَكُمْ. و سلام فقیر را  
 به ادای سلام و نیاز مقصد اند. مخدوم زاد هاست سلام سلامت انجام قبول نمایند. به عافیت و  
 استقامت باشند.

مکتوب اے . به بادشاه دین پرورد در حد در یافته .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. أَمَا بَعْدَ. ذَرَّهُ أَحْمَقُ لَيْسَ أَدْرِي  
 دسلام و نیاز ذره وار بعرض و الا شای دین پرور طحا و پناه این احقر لانا ال منصوراً و مؤیداً  
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِ رَسَائِدَ.

به تن مقدم از دولت ملازمت  
 و له خلاصه جان خاک آستانه است



ہر چیز بہ حسب صورت مقصود است لہذا در اوقات موجود دعوات سلامت و فتح و نصرت و ترقی مراد  
 و تیار و اجرت آن شاہ دین پناہ بدل و جہان مفید است و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات مقرر  
 می تواند کہ دیدار شکم آئین قبول آن کہ در ساختہ بہمت قطرہ بارانی را

چون از مدت چند ماہ از ولادہ غنایت بادشاہ دین پناہ نصرہ اللہ تعالیٰ علی الاعداۃ و قصد  
 زیارت سیدالانبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و طوایب کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیده و انوار  
 عنایات از بندگان حضرت دیدہ خواست کہ بہ اظہار دعا گوے خود بہ آن شاہ دین پناہ تیر نماید امید  
 کہ از کرم اول تعالیٰ ابواب فتوحات کشاید از اشتیاق ملازمت عالی چہ عرض نماید۔ اللہ تعالیٰ باحسن تجوہ  
 میسر آرد۔ شاہ دین پناہ اللہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جایاقت۔ من  
 کان یرجو ابقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً و لا یشرک بعبادۃ ربہ احداً۔ بہر حال  
 وقت کار کہ مدار نجات بہ اعمال است۔ چون آن حضرت را بہ دوستان حق و اولیاء مطلق محبت تمام  
 است ازین راہ بہ مقتضای حدیث المرء مع من احب۔ در ہر باب امیدوار ہستیم عظیم بہمت  
 از یاران خود کسے مخصوص حاجی منصور بہ بہمت استخیر سلامت ذات قدسی صفات و اطلال بر احوال  
 خیر مال آن شاہ دین پناہ فرستادہ امید کہ بزودی بجواب با صواب مشرف گردد۔ لہذا تفرقہ ادباً مکرماً  
 ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و برادر زادہ محمد پارس التسلیمات بدرجہ قبول افتد ہر گز ہم بدو حاصل  
 فتح و نصرت مقتضی اند و بحصول آن بشر و سلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعتہ  
 علیہ و علی الصلوٰۃ و التسلیمات العلی۔  
 مکتوب ۳۷۔ بہ بادشاہ زرادہی۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ التحبۃ و السلام۔ بہ جناب بلاد شام زادہ پادشہ نشین  
 بہر اوقات عصمت و عفت و عظمت و اجابت معروض می دارد۔ مدت بہمت کہ از احوال خیر و احوال

قائمہ زمانہ تجربہ دارد۔ بہر حال بہ دعائے خیر ترقیات درجات و خرید حیات مفید است و اجابت آن دالہ در گاہ محیب المدعوٰات مرقب .

می تواند کہ بود اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ بارانی

صاحبہ عالم و دنیا زراعت گاہ آخرت است کہ ہر چہ درین کاشت آن جایافت . بالجملہ وقت کار است کہ فردا کار با جبار است چندین از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہ دین پناہ نصرہ اللہ تعالیٰ قصد زیارت سمید الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیات و سلام و طواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اتر رسیدہ و الوضع عنایات از بندگان حضرت دیدہ . بنا بر آن یہ ابن چند کلمہ متصدرخ خدمت علیہ گردید . کسے مخصوص از یاران خود حاجی منصور فرستادہ تا بزودی بہ اخبار سلامتی ذات قدسی سہا ت مسرور گردد . امید کہ بزودی بجواب با صواب مشرف شود .

مکتوب ۳۷ .

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ المحیۃ و السلام رب المعبود است و ان تعد و العمرت  
اللہ لا تخطوبہا ان الانسان لظلوم کفاس . اللہ تعالیٰ مارا دوستان را بہ حقیقت بندگی  
رساند . و از خود بینی و از خود پرستی و اربانہ . بالجملہ حتی الامکان در حصول این دولت کوشید و از  
ماسوی نظر پوشید ، و مصداق کریمہ یَا یَتْرُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اُرْجِعْنِی اِلٰی رَبِّکَ سَاضِیۃً  
مُضِیۃً گرداند . فقیر ہم ہمیشہ عازم این سفر است . اما ہر چہ موقوف بروقت است اگر مانعہ در نیاید  
امید است کہ بہ مشیت الہی عنقریب بہ این سفر شتابد . بہر حال تا حین ملاقات از احوال خیر آل  
نولسیان باشند و لذعائے خیر فراموش نہ سازند . والسلام .

مکتوب ۳۸ . بہ سیادت آب محمد اشرف .

الحمد لله وحده و الصلوٰۃ علی من لا ینبئ بعدہ . ثمرہ شجرہ سعادت و سیادت

میر محمد اشرف لا زال کا سہمہ . ازین دردیش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند . اوقات گرامی را  
 بہ ذکر خدا جل و علا مہمور و منور گردانند . بلکہ از ذکر بہ مذکور روند . و از صورت بہ حقیقت شوند و از لفظ  
 بہ معنی دوند . خوش گفت آن کہ گفت .

قوسے ز وجود خویش فانی رفتہ ز حروف در معانی

تا حین ملاقات احوال خیر مال نولسیان باشند و از دعای خیر فراموش نہ سازند . الحمد للہ  
 و سلام علی عبادہ الذین اصطفی . برادر عزیز میان شیخ محمد ازین کیفیت سلام خوانند و مشتاق  
 دانستہ از دعای خیر فراموش نہ سازند . مدتے است کہ از ان برادر سلامی و پیغامی نہ رسیدہ .

موانع بخیر باد . فقیر ہم تا اواخر شہر ربیع الاول قصد آن حدود دارو . در آنچه خیر است اللہ تعالیٰ میر  
 آرد . خیریت ہر کس در ترک ہوا و ہوس است . و در دوام توجہ و اقبال بکفرت ذوالجلال . بوالدہ فرزند

و متعلقان سلام این فقیر رسانند . و بہ دوام یاد خدا جل و علا ترغیب نمایند . فرزند سعادت مند  
 شیخ ابوالخیر سلام عاقبت انجام خوانند و دائماً بہ یاد خدا جل و علا باشند . کار این است . غیر این

ہمہ پیچ . و سلام .

مکتوب ۵۷ . شیخ محمد ساقی .

مشیت و نصیلت پناہ شیخ محمد ساقی ازین فقیر سلام خوانند و بیاد حق جل و علا باقی  
 باشند . نقد تصدیح آنکہ درین دلا علیہ نیاز بہ خدمت بادشاہ دین پناہ در قمیمہ بہ خان مہربان  
 سلمہ ربہ مصحوب حاجی عبدالغفار فرستادہ شدہ . توقع کہ مشار الیہ را بار قدیم بخدمت خان  
 مہربان برند . بزودی بہ جواب با صواب رخصتس دهند . حاجی مذکور چون از یاران خوبی نیکان فقیر  
 در حق او مہربانی خواہان است . زیادہ بجز یاد خدا جل و علا نہ گنجائش بیان است .

ہر چه جز ذکر خدا سے احسن است . اگر شکر خوردن بود جان کنندن است . و سلام .

## مکتوب ۶۷ . شیخ عطار اللہ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . برادر گرامی صاحب فضل و معانی شیخ عطار اللہ ازین فقیر باب اللہ سلام فاقبت انجام قبول نمایند . و ہمارے مورد عطلے الہی والوار نامناہی ہا شند ذکر اللہ نور و فی الآخرۃ ہو سرور و ذکر کبر تغنی عن نفسہ و یبقی پانوار قنایہ . الا یدکر اللہ دظہین القلوب . واللہ لبقول الحق و ہونہد ما السبیل . این فقیر در شاہ جہان آباد بادوستان آزار ہائے صعب کشید . الحمد للہ سبحانہ کہ مال اکثر بعافیت ماند گردید . و درین بلیات از فضل و عنایت اد سبحانہ دید آنچه دید . الحال امیدوار است کہ بہ مشیت اد سبحانہ در آخر ماہ ربیع الاول متوجہ آن حد و گرد و بلبقائے دوستان مسرور شود در وقت سفر این طریقی اگر مقدر است ، پس مخصوص بہ جہت رسانیدن این خبر پیش دوستان فرستادہ خواهد شد ، انشاء اللہ تعالیٰ . بہر حال از دعائے خیر و حسن خاتمہ در افتادگان را فراموش نہ سازند . و ہمیشہ مستغرق الوار ذکر باشند . والسلام .

## مکتوب ۶۸ .

الْحَمْدُ لِلَّهِ أَدْوَلُّ وَأَجْمَلُ . وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ سُوْلِهِ دَائِمًا وَبِهَرْمَدًا . خدمت سیدی سندی ازین فقیر پر تقصیر سلام فاقبت انجام قبول نمایند و از دعائے خیر فراموش نہ سازند . بزرگے گفتہ است اِنْ أَرَدْتَ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنْ أَرَدْتَ الْكِرَامَةَ كَبِّرْ عَلَى الْآخِرَةِ نہ بآن معنی کہ از کار دنیا دست بردارد بلکہ مراد آنست کہ آن وسیلہ لقائے مولیٰ سازند . والسلام .

## مکتوب ۶۸ . بہ سید عبد الغنی .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ . شجرہ شجرت سیادت و سعادت مند عبد الغنی ہمارے از ما سوی مستغنی ہا شند و بہ فنائے حقیقی علی الدوام لمبی و خاضع و خاشع بودہ اند .

در تواضع و عبادت در اصل لغت بمعنی کمال خضوع و خشوع است. و کمال خضوع و خشوع این است  
 که خاشع و خاضع در تواضع از خود رود و خود را فدای مولیٰ کند. این زمان منظر انوار قدس شود.  
 این کار دولت است کنون تا کرار رسد. مکتوب شریف رسیده مسرور ساخته و مضامین آن  
 شناخت. تا همین ملاقات از احوال خیر مال نویسان باشند مشتاق شناسند. فرزندان و  
 متعلقان بعافیت بودند و عافیت را در یاد حق دانند.

مکتوب ۷۹ . به مرزا محمد عارف .

الحمد لله يولييه والصلاة والسلام على نبينا . ثمرة شجرة سعادت مرزا  
 محمد عارف از ماسوی غافل باشند، و حق سبحانه را گما هو شناسند. نسیان ماسوی از شرط  
 این راه است و از مقدمات وصول بخداے جل و علا

بسیح کس را تانه گردد او قنیت را ہے در حریم کبریا

رسدے است کہ از احوال خیر مال و دوستان را اطلاع بخشیده اند. موانع آن بجز باد و اسلام  
 مکتوب ۸۰ .

بعد الحمد والصلاة و تبليغ المحيثة والسلام . اجبر فخر ايه آن سيادت و نقابت نيا  
 مقصد می گردد . احوال دوستان این حد و موجب هزاران شکر و سپاس رب المعبود است.  
 وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ .

از دست دزبانے کہ بر آید کز عسده شکرش بدر آید

اللہ تعالیٰ مارا دیاران را به حقیقت رساند. و از خود بینی و خود پرستی دارهاند و صدق  
 کریمه یَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي  
 فِي عِبَادِي وَأَدْخُلِي جَنَّتِي گرداند. بالجمله حتی الامکان در تحصیل این دولت باید کوشید.

و از ماسوی نظر باید دوخت. فقیر همیشه عازم این سفر است. اما هر چیز موقوف بر وقت. اگر مانع  
 در میان نیاید امید است که مشیت الهی جل شانہ عنقریب به این سفر شتابد. بہر حال تا صین  
 ملاقات بر احوال خیر مال دور افتادگان را اطلاع می دادہ باشند و از دعای خیر فراموش  
 نہ سازند. چون برادر دینی حاجی عبدالغفار کہ از عزیزان روزگار است و لیسہ بخدمت خلافت  
 منزلت فرستادہ و مشارک المیہ را روانہ آن حدود ساختہ بہ این دو کلمہ متصدع آن سیادت  
 مرتبت نیز گشت. زیادہ چہ تصدیح دہد. آنچه خیر است اللہ تعالیٰ نصیب گرداند. والسلام.  
 مکتوب ۸۱. بہ سید میر اعظم.

الحمد لله والصلوات على عباده الذين اصطفى. ثمره شجره كرامت و نجابت  
 مخدوم زاده صاحب کرم و سعادت ازین دردیش دل ریش سلام و تحیة قبول نمایند. احوال قرا  
 این حدود و وجب ہزاران شکر مولاے حقیقی است جل شانہ، وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا  
 تُحْصُوهَا. إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ. الْمَسْئُولُ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ سَلَامَتَكُمْ  
 وَاسْتِقَامَتَكُمْ وَتَرْقِي ذِمَّتِكُمْ. مخدوم دنیا دار عمل است و آدمی در طول اہل. امروز  
 بہ اندک سعی دولت سرمدی میر است. و اما فردا کار مشکل است. شکر او سبحانہ، بفضل خود آسان  
 کند و تمام و کمال جانپ خود کشد. چون ایشان را از کرم او تعالیٰ بدوستان او سبحانہ تعالیٰ  
 اخلاص بر وجه کمال است. بمقتضای حدیث المرء مع من أحب. دولت سرمدی و معنوی  
 ایشان شامل حال است. در حدیث است کہ حق تعالیٰ فرماید، یعنی در روز قیامت کجا اند  
 دوستی کنندگان بر اے من و ہم نشینندگان کجبت من، و بذل کنندگان در راہ من کہ سایہ  
 و ہم آن را زیر عرش خود، روزے کہ سایہ نصیبت گر بہان سایہ. بالجملہ در فضائل این محبت  
 احادیث بے شمار است کہ عقل دران جہان است اللہ تعالیٰ ما را دوستان را در محبت این

طائفہ دارد و بر آن بمیراند و در اہل آن محشور گرداند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَسْكِيْنَا وَاَمِتْنِيْ مَسْكِيْنَا  
 وَاَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ۔ این فقیر در شاہ جهان آباد بادوستان آزار ہا صعب کشیدہ  
 الحمد للہ سببجات مال اکثر سے بعافیت عائد گردید۔ درین بلیات از فضل و عنایت اوسمانہ  
 دید آنچه دید۔ الحال امیدوار است کہ بمشیت اولیٰ العزیز متوجہ آن حدود گردد۔ وہ لقا  
 دوستان مسرور شود۔ بہر حال تا صین ملاقات از احوال خیر مال نویسان باشند۔ و این فقیر را در  
 دعا خیریت خود و ترقیات سناشند۔ حامل رقمیہ دعا قومی اشعار حاجی عبدالغفار کہ آزار باب ذوق  
 دعائ است و لحنہ بہ یاد شاہ دین پناہ فرستادہ است۔ حقائق اینجائی از زبانی حاجی مذکور معلوم  
 شریف خواهد گردید۔ والسلام۔

مکتوب ۸۲۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفى۔ برقع اللہ تعالیٰ قد رکم و اعظم  
 امرکم و شیخ صدقکم۔ مگر ما، اشفاق پناہ سبب و درین امر این مہلکہ بخود و بعضی فرزندان  
 و خویشان تا حال ازین سفر خیر اثر و ملازمت بندگان حضرت محذوم ماندہ۔ قد جعل اللہ لی  
 شیء قدرًا۔ الحمد للہ کہ این فقیر را و بعضی فرزندان را صحتی روسے دادہ است امید کہ بعد از  
 رفع موانع بہ این سعادت مستعد گردد و در مان درد خود کند۔ انتظار جواب کتابت سابق بحال  
 برد۔ الخیر فی ما صنع اللہ۔ دیگر حقیقت شمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر اعظم کہ بہ قابلیات  
 بسیار موصوف است در درستی محاورت و گفتگو معرود و مشہور۔ بہ این فقیر از مدتی اخلاص و  
 اختصاص تمام دارد۔ لہذا احقر را بر احوال او اطلاع تمام است بر ورق علیحدہ نوشتہ بخد مت  
 گرامی فرستادہ است۔ توقع کہ از راہ کرم حقیقت را در وقت نیک نظر الالادارند۔ امید کہ بندگان  
 حضرت از عنایت کرم عنایت بحال او فرمایند تا جوہر استعداد سے ظاہر شود و موافق قابلیت خود

بجای برسد و از پریشانی برهد۔ درین باب توجیه تمام اذان مشفق مامل و مطلوب است۔ والسلام۔  
**مکتوب ۸۳** • به محمد حسین و نور محمد و غلام محمد۔

الحمد لله یولینہ والصلوة علی نبینہ۔ برادران دینی محمد حسین و نور محمد و غلام محمد

ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند۔ ولقبضائے الہی جل شانہ اراضی باشند۔ چه تولید که از  
استماع خبر ارتحال والد مرحوم شما که آشنای قدیم فقیر بود چه الم به دوستان رسید۔ رانا لله  
ورانا الیه راجعون۔ ہمہ راہین راہ در پیش است۔ و این جہان مثل قافلہ روان است فریق  
فی الجنتہ و فریق فی السعیر۔ فمن نخرج عن النار وادخل الجنة فقد فاز۔ و ما  
الحیرة الذی بنا الامتاع الغرور۔ اللہ گذشتگان را رحمت کند، پس ماندگان را توفیق  
نیک عطا نماید۔ بہر حال فکر این روز باید کرد و از ماسوی باید گذشت۔ این فقیر را این روز  
خیر خواہ خود دانند و بہ استقامت و جمعیت باشند و ہر کارے کہ مقدور باشند بر آن اطلاع  
دہند۔ انشاء اللہ حتی الامکان تقصیر نہ نماید کرد۔ والشعی منی و الایمان من اللہ سبحانہ  
و اب تلاوت قرآن و اذکار دیگر را بہ آن مرحوم گذارندہ شد۔ اللہ تعالی قبول نماید۔ وقت دعا و امداد  
است و ان تقصیر نہ نمایند۔ زیادہ چه تولید۔ والسلام

**مکتوب ۸۴** •

الحمد لله و سلام علی عیادہ الذین اصطفی۔ مگر ما اشفاق بنا ہا، این فقیر از راہ  
استماع مکارم اخلاق حمیدہ و صفات آن یگانہ آفاق آراستہ خلائق خصوصاً از زبانی سیادت پنا  
نمید نمین اللہ و شرافت آب مرزا محمد اشرف و سعادت آثار محمد تقی غامبارہ مشتاق و خیر خواہ  
ایشان گشتہ۔ علی الخصوص بعضے حقوق دیگر کہ بہ آن پیوستہ در تقابل این از فقیر غیر لوازم دوستی  
و خیر خواہی چہ امکان دارد و جز از سعی در مزید مراتب دینی و دنیوی امید بہت کہ امر دیگر بہ وقوع



نہ باید۔ تا بہ بدخواہی چہ رسد و جو کہ قرار را آن چہ گویند نزد و کلام شہاب بر جااست۔ اما این فقیر درین باب بے گناہ ہست۔ امر سر لبتہ یا اعلام الغیوب می دانند دیگرے نہ می شناسند۔ آری این قدر سہو واقع شد کہ بے تحقیق و تفتیش آن را سر یہ مہر یہ حضرت ظل اللہ رسا ندہ و اللہ یحفظناے این محبت دوستی این را چہ گویند روا می دارد۔ بہر حال متنبہ گردند تا امر غیر معلوم را معروض نہ دارد و درین باب سہ آن مشفق اعتذار می نماید۔ **فَالْعَدُّ رُحْمَتًا الْكِرَامَ مَقْبُولٌ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهَدٰی**  
مکتوب ۸۵۔

الحمد لله اذ لا واخلج الصلوة على رسولہ كما وسرمدًا۔ خان عالی نشان سعادت نشان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خواستد و سلامتی را منحصر در ابتداء آن سرور دانند و عافیت را در اکتفا۔ آثار و الوار و فیوض و برکات او علیہ و علی آله الصلوٰۃ و السلام شناسند خوش گفت۔ محال ہست سعدی کہ راہ صفا توان رفت بخرد پی مصطفی صلی اللہ علیہ و صحیفہ گرامی کہ از راہ محبت و مہربانی بہ این فقیر فرستادہ بودند رسید و سبب علی غائبانہ گردید۔ اللہ تعالیٰ ہمہ جا بر اعدا نفس و آفاق منصور و مظفر دارد۔ و تمام و کمال سوسے خود دارد و لذت سوسے برہاند۔ **الْاٰیٰتُ کِبٰرُ اللّٰهِ کُطْمِیْنُ الْقُلُوْبِ۔ وَاللّٰهُ یَعُوْذُ الْحَقُّ وَهُوَ یُهْدِی السَّبِیْلَ۔** فرزند سعادت شیخ محمد ہادی قصص مہربانی ہائے ایشان بیان نمود۔ **جَنَّاکُمْ اللّٰهُ سُبْحٰنَہُ خَیْرَ الْحَالِ۔** چون فرزندار حمید خواجہ محمد پارسا متوجہ آن حدود بودند بہ این دو کلمہ مصدر گردید۔ بالجملہ محبت فقرا سرمایہ سعادت ہست و ثمر خیرات و برکات المرء مع من احبّ حدیث نبوی ہست علی مصدر با الصلوٰۃ و السلام تا عین ملاقات اگر مقدر ہست دوستان را بر احوال خیر مال خود اطلاع می دادہ باشند۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهَدٰی۔**

## مکتوب ۸۶

بعد الحمد وَالصَّلَاةِ وَتَبْلِيغِ الدَّعَوَاتِ وَالتَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ. به آن فرزند سعادت مند  
 می رساند مجاری حالات و امور مشکور است المستول من الله تعالى عافيتكم واستقامتكم ظاهر  
 و باطنًا. حیات دنیا چنانچه حق تعالی بخرداده است همگی لهو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اولاد و اموال  
 است. و آنچه موعود خدا است مرستیان را بهتر ازین است و آن لقائے و رضائے اوست و حیات النعم  
 بالجمله ذکر اللہ اولی و علی و الاخره خیر من الاولی. چون فرزند ارجمند خواجہ محمد پارسا عازم آن  
 حدود بود به این دو کلمہ مصدر گردید. باقی حقیقت آن جا سے از زبان فرزند مذکور معلوم شریف خواهد  
 گردید. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْمُهَدِي. فرزندان و منتقدان بعافیت و استقامت باشند و به یاد  
 خدا غرور جل بودند کار این است، غیر این همه بیخ. از دوستان آن جا سے سلام سلامت انجام قبول  
 فرمایند. والسلام.

## مکتوب ۸۷

الحمد لله وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰی. خان بلند مکان مشفق و مهربان سلمه اللہ  
 وزید قدره می گردید که استماع خبر کوفت و آزار آن امید گاه سبب تا تم فقر گردید. چون ذات شریف  
 مصدر خیرات و برکات است فقیر را به دعائے صحت و عافیت سرگرم اند و امید شفا سے کامل و عاجل  
 از درگاه شافی حقیقی جل شانہ می برند. اللہ تعالی ذات برکات را از بلیات صوری و معنوی  
 نگاه دارد. دوستان را بر آن شاد دارد. والسلام اولاد آخرًا.

## مکتوب ۸۸

الحمد لله وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰی. رَفَعَ اللهُ تَعَالٰی قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ امْرَأَتَكُمْ  
 بِحُرْمَةِ بَيْتِنَا وَبَيْتِكُمْ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. احقر فقرا مصدر خدمت آن مکرم و مشفق و مطاع

می‌گردد که این محب مکرر بعد از رسیدن خبر فتح موضع کز ذکر ندویت و ترددات ایشان در خلوت در میان آورده تمثیل و مبارک باد این فتح داد، دهر بانیها فرمود بکرم اللہ تعالیٰ، بزودی آثار آن ظاهر نموده اند به اصنافه خاطر خواه دوستان سرافراز فرموده اند. این فقیر بخدمت آن مهربان قدردان تمثیل و مبارک باد این فتح و این اصنافه جلیل شان می‌دهد. و شکر و مهربانیهای ایشان همه جا می‌کند سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ عَافَاكُمْ وَ صَانَكُمْ عَمَّا تُشَاكُمُ تَوَقَّعْ كَمَا كَاهِ كَاهِ بِهِنَا كَارِشِ اِحْوَالِ خِرْمَالِ نُوْدِ دُوْستَانِ دُوْر اَفْتَادِه رَا يَادِ دُوْشَادِی نَمُوْدِه بَاشَنْدِه. از فقیر زادها هر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و فرزندی محمد پارسا سلام و نیاز قبول فرمایند. و السلام اولاً و آخراً.

مکتوب ۸۹ .

الحمد لله والصلاة والسلام على عباده الذين اصطفى. رفع الله تعالى قدركم وعظم امركم وشرح صدركم. فده احقر ليس اذ اداسه تحية فراوان مصدره گرامی خدمت آن منقبت سلمه ربه می‌گردد بکرم اللہ تعالیٰ. در خلوت که حضرت ظل الهی بوقت متوجه حال این شکسته بال بودند و عنایات خاصه می‌مودند. این محبت در حق آن مکرم و مشفق التماسها به مقتضای اخلاص دوستان پیش حضرت خلافت پناه نموده. بعد از رد و بدل و جواب و سوال بسیار فرموده اند. خوب بعد از چند روز مهربانی هاست می‌نمایم و سرقرانی سازم. فقیر منتظر ظهور این معنی بتمام و کمال است. هر چند الحال هم آثار مهربانی هاست ظاهر گشته و امید هاست قوی شده که بعد از چند روز حسب خواهش مجبان مطلب و مرام بر وجه کمال ظهور فرماید. و بعد از التماس دیگر نتایج دیگر دهد. دیگر این فقیر از خود چه گوید و چه نویسد.

صَفَرْتُ الْعُسْرَ فِي كَيْبُورٍ وَلَيْبِ  
فَا هَا شَرُّ اَهَا شَرُّ اَهَا

مَا بِنَاظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اَوْ اَنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْتَمِنَا لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِرِيْنَ . بهر حال مرتب

از مکارم اخلاق بزرگان آن که این عاصی شرمسار را بدعاے خیریت خاتمہ یاد داورند۔ و فرمودند  
 نہ سازند۔ مَا بَنَّا اِثْمَكُمْ لَمَّا نُوْرْنَا فَاَوْغَفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی  
 عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

### مکتوب ۹۰

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبيه صلى الله عليه وسلم  
 وصالحاته عما شاهدكم ورأى قدركم وعظم أمركم بحرمته النبي العربي عليه من الصلاة  
 أفضلها ومن التحيات المكرما. محذوما وشفقا مطاعا مدته است از احوال خیر مال اطلاع  
 نہ دارد ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش۔ درین نزدیکی در مسجد سلطانی تقریبے در میان آورده ذکر  
 بزوکلمات و مزایا بسیار نمود و در فن سرداری و شجاعت بر اقربان در توصیف افزود۔ و خود ہم  
 فرمودہ اند کہ بہ ایشان ثمرہ خدمات می فرمایم۔ و ترددات بعمدہ ایشان می گذارم امید ہست کہ  
 مؤثر گردد و ثمرہ آن ظاہر شود۔ دیگر از احوال پراختلال چہ التماس نماید۔ اَلْاَسْبَلُ قَبْرِ نَبِيِّ رِ  
 السَّفَرِ لِعَبِيدٍ وَالزَّادُ قَلِيلٌ وَعَذَابُ اللّٰهِ شَدِيدٌ۔ حَتَّى حَقَّ النَّارُ تَفْوُرًا وَطَحْنًا  
 فِي السَّرَّاحَةِ وَالسُّرُورِ۔ فَبَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِيقِ السَّعِيْرِ۔ فَمَنْ نَزَّجَّحَ عَنِ النَّارِ وَاَدْخَلَ  
 الْجَنَّةَ فَقَدْ زَامَ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ اِلَّا نِيَا اِلْتِمَاعِ الْغُرُوْرِ۔ دارندہ رقمیہ و فارا نحمد عارف  
 بہ خدمتہ سامی فرستادہ شد۔ تا رقمیہ الوداد بگذارند و جواب خیر و عافیت و سلامت بیارد  
 فقیر زاد ہا بہ تسلیغ سلام و نیاز مقصد اند۔ والسلام۔

### مکتوب ۹۱

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ ذرہ احقر بعرض اشرف آن سلاہ  
 دین پرور سلمہ اللہ تعالیٰ والبقاہ ولفرہ عنوان۔ سراپا لطف و عنایت برین غریب نا توان مشرف

و کرم گشت و بہ دعوات ترقی درجات و کشایش مشکلات و مہمات بیش از پیش است و بہ حصول نتائج  
 آن نظر ہے است اگرچہ سہ من ہجیم دکم از پیچ ہم بسیار ہے . و ز پیچ کم از پیچ نیاید کار ہے . اما نہ کار  
 از کم او سبحانہ امید دارند . و درد مندان و شکستہ دلان ہم بر فضل او نظر دارند . خوش گفت ہے  
 ..... بردن شکستگان ازین میدان گوئے . بندگی عجز و شکستگی و نیستی است . چون این معنی بحال  
 رسد بندہ بحق پیوند و نظر الٰہی اقدس گردد . این کار دولت است کنون تا کرار رسد . چون اہل  
 این دولت و نسبت کمال محبت است بشریف صحبت شان مشرف گشتن و بہ مقتضای حدیث المرء  
 مع من أحب . امید این معنی نقد وقت است و حصول نتیجہ آن برکت دست . اللہ تعالیٰ بہ  
 محبت شان زندہ دارد و بر آن میزند و در زمرہ شان محشور گرداند . اللہم اجیبنی مسکیناؤ  
 اعیننی مسکیناؤ احشرفنی فی زمرۃ المساکین . بالجملہ بندہ باید شد و در زندگی باید مرد  
 و در حدیث . من اراد ان یُنظر الی ہیئت یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی ابی  
 قحافۃ . حضرت عدیق اکبر است ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ . این فقیر در ماہ ربیع الثانی بہ اذن بندگان  
 حضرت می خواہد کہ روانہ بکعبہ مقصود شود . زیارت رسول محبوب گردد . دعوات خیر البشر برود . تا  
 در میان خواستہ کردگار چسبیت . از دوسے عنایت و کرم مرقوم قلم نشکین بدم شدہ بود کہ خاطر  
 عاظر از حد زیادہ متوجہ دریافت احوال صلاح اشتمال دانند از ان شاہ عالم پناہ در حق دعا گوینان  
 و فقرا میں معنی و متوقع صوت و ظہور آثار آن مامتر صد . اللہ تعالیٰ سایہ بلند پایہ آن صاحب عالمیان  
 بر مفارق ہوا خواہان بسبوط محدود دارد بہتالجت سید کائنات و فر موجودات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ  
 و التسلیمات و برکات با کمال خرد جاہ مستقیم گرداند .

محمد عربی کا بر دوسے ہر دو کلمہ است کسے کہ خاک درش نیست خاک بر ہر ادا

شاہ دین پناہ حقیقت ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان کہ از نزدیکان صمیمی آن درگاہ است

و از مقبولان قطب الاقطاب قبلہ گاہ بہت در فرد علیحدہ نوشتہ بخدمت عالی فرستادہ . امید کہ منظور نظر کیمیا اثر گردد . و مشارک الیہ بہ عنایت بادشاہانہ مورد قبول متمسکات خود شود . دیگر دارندہ غلیظہ حقیقت آگاہ خواہد عوض را مستطوران و مخلصان حضرت ایشان است و مجاز و صاحب ارشاد و بشارات بخدمت سر امر سعادت فرستادہ شدہ است تا اثرش ملازمت نمودہ در سایہ عالی باشد ، و بحبت فتح و نصرت بندگان حضرت الا نشان با عظمت مشغول اند پردازد . وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَان . از نقیرہ ادب ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تسلیما بدرجہ عالی مقبول باد . والسلام .

## مکتوب ۹۲ .

الحمد لله ومحمد وآلہ وسلم و علی من لا نبی بعدہ . شمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان سلمہ اللہ المنان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و علی الدوام بیاد خدا و حق جل و علیہ باشند و غیر اورانہ شناسند . این فقیر با فرزندان و متعلقان مدت چند ماہ است کہ حسب استدعا و عنایات بادشاہ دین پناہ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و مہربانیاں بسیار ازان حضرت دیدہ بعد از چند ماہ کہ میباد سفر دریاست می خواہد کہ رخصت شدہ بحرین الشریفین با متعلقان رود و عذر گناہان کند و بہ این ترانہ مترنم شود .

منفسا نم آمدہ در کوسے تو	شیئا بعد از جمالِ رودے تو
گرماندیم زندہ بر دوزیم	دائے کز فراق چاک شدہ
در بر فتمیم و عذر ما بپذیر	اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ وَأَجِرْنَا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ  
مدتے ہست کہ خبرے ازان برادر عزیز نیامدہ . ہر کجا است خدا یا بہ سلامت دارش بنا بر آن

حاجی منصور کسے مخصوص خود را بہ لہینہ کہ شاہ جهان مدار مشتمل بر وظائف ثنا و دعا نوشتہ  
 فرستادہ است۔ توقع کہ بہ نظر عالی متعالی بہ اظہار مراتب دعا و توقع اجابت آن بگذارند و  
 بزودی بجواب لہینہ مسرور سازند۔ بعد رسیدن بہ آن اما کن طیبہ کہ محل اجابت دعوت است  
 تمام و کمال این خدمت خواهد پرداخت انشاء اللہ المستعان۔ امید کہ حاجی مذکور را نیز از نظر  
 والا بگذارند و مہربانیا نمایند حتی المقدور از سرکار والا در حقش نیز سعی فرمایند۔ از فقیر زادہ  
 ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق و مانند۔ وَالسَّلَامُ بِرَبِّهِمُ الْعَظِيمِ وَ  
 بِالصَّلَاةِ عَلٰی نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ۔

مکتوب ۹۱ - بہ بادشاہ دین پرور۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد احترام نام پس از ادب  
 سلام بہ عجز و نیاز تمام بہ عرض آن شاہ عالم پناہ لازال منصوراً علی الأعداء و بطحاء الألبا  
 می رساند۔ بیت

بہ تن مقصرم از دولت ملازمت دے خلاصہ جان پیش آستانہ است

ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر است اما از راہ باطن و دعا مسرور و مبشر است۔ و ظہور آثار آن را برد  
 کمال از فضل ایزد تعالی متوقع۔

می تواند کہ دیدار شک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ است قطرہ باہنی را

اخبار فتح و ظفر آن شاہ دین پرور دعا گو یان را کمال شاد مسرور ساخت و آثار اجابت دعا  
 ازان شناخت۔ لہذا بہ تمنیت و مبارک باد فتح این دعا گو یان حضرت علیا مصدرع است و مزید  
 بر مزید مبرصد و حسب حال خود بہ این بیت ترنم می نماید۔

صَرَفْتُ الْعَمَلُ فِي لَهْوٍ وَيَعِبُ فَاهَا شَرَّاهَا شَرَّاهَا

هَيَّاتِ النَّارَ تَقْوِمًا وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالسُّرُورِ فَمَنْ تَرَجَّحَ عَنِ النَّارِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ  
 فَقَدْ فَازَ. وَالْحَيَاةُ الدُّنْيَا الْأَمْتَاعُ الْغُرُورُ. حضرت سلامت بعد رمضان المبارک احقر  
 می خواہد کہ از بندگان حضرت رخصت شدہ عازم کعبہ مقصود و زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم گردد. در ان امکانہ طیبہ بہ دعا مفید شود. لہذا از آن حضرت نیز رخصت می طلبد و دعا کے غیر  
 می کند. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
 وَآلِهِ أَجْمَعِينَ. و سلام فقیر زاد ہا ہر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم عرض تسلیما ت صدق اند.

مکتوب ۹۴ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. اشتیاق از حد تحریر بیرون  
 است و لغات محبت و وداد ہمیشہ از دور و نزدیک بہ مشام می رسد و دماغ خلت معطر می گردد.  
 وَاللَّعْنَةُ عَلَى الظُّهْرِ الْغَيْبِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَقْرَبُ بِالْإِجَابَةِ. آنچه از احوال غریب خود در مقام  
 کس نفس نوشته اند بہ مطالعہ درآمد کلہم یحییٰ اولیٰ بالحرین والبراء منکم. قال رسول اللہ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَا الْمُخْفِقُونَ وَهَلَكَ الْمُتَقَلِّبُونَ.  
 درویش و فتنی بندہ این خاک در اند آنا کہ غنی تر اند محتاج تر اند.

بَلَّغْنَا اللَّهُ بِبَرَكَتِكَ وَعَائِدَتِكُمْ ..... بِأَعْلَى الدَّرَجَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. إِنَّ  
 اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيدٍ. ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ. وَغَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى  
 لَكُمْ لِقَوْلِهِ وَمِنْهُ وَكَرَامِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَقَلْبِي لَدَيْكُمْ.  
 مکتوب ۹۵ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. مخدوم زاد ہا بر عبادہ زید غزہ



و توفیقہ ازین درویش دل ریش سلام و تحیہ خوانند و بر جادہ سنت سنیدہ و طریق مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مستقیم باشند و بدوام ذکر بشرط فنادر مذکور موصوفت بوند صحیفہ شریفہ رسید و مضامین آن معلوم گردید . درین ایام محبت کثرت حوائج محتاجان و زیادتی تکلیفات و تصدیقات در خدمت بادشاہ جهان معاملہ ترتیب مسجد و خانقاہ بعد عرض آن تحویل آن بر جمع سامان در تعویق و تسولین ماند و حصول آن بہ وقت دیگر افتاد . چون کوچ بادشاہ در میان آمد دارندہ رقمہ رخصت نموده مشاراً الیہ رات شب و روز حاضر می بود در سعی تقصیر نہ نمود . اَمَّا الْأُمُورُ مَرْهُونَةٌ بِأَوْقَاتِهَا . فقیر محبت بعضی ضروریات ایام معدود در شولا پور ماندہ . بعد از چند روز بموجب کمال اہتمام و تاکید بادشاہی النشار اللہ تعالی العزیز روانہ حضور می گردید بعد از رسیدن بوجہ حسن باز معروض دارد . امید است کہ این مقدمہ بہ مشیت الہی محل شانہ سرانجام یابد . بعد آن حقیقت روئند ادرا مفصلاً بکار دالنشار اللہ العزیز . گاہ گاہ مصحوب آیندگان این حدود از احوال خیر آل اطلاع می گردد . و بہ دعوات صالحہ ددر افتادگان را یاد آورند . اگر مقدر است فقیر ہم تا موسم آئینہ امیدوار است کہ عازم آن حدود شود آنچه خبر است حق تعالی میسر کند . والسلام .

مکتوب ۹۶ . بہ مصطفیٰ خان .

خان والاشان سعادت نشان مصطفیٰ خان جو سلمہ ربہ ازین درویش دل ریش سلام خوانند و سلام سلامت انجام قبول نمایند و ہنوارہ بیاد حق و مولای مطلق جل و علا باشند کار این است ، غیر این ہمہ ہیج . چون از زبان شمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان تعریف و توصیف آن مہربان شنید بے اختیار مشتاق گردید ، و باین رقمہ و داد مقصد گردید . اللہ تعالیٰ ہمیشہ منصور و مظفر دارد بِالْبَنِيِّ وَالْإِمَامِ عَلَيْهِ وَ عَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ

و السلام . دیگر عریضہ در جواب نشان عالی شان شاہ عالم پناہ با فرد حقیقت میر نکور و فرد  
دیگر مشتمل بر حقیقت مخدوم زاده خواجہ میر محبوب حقیقت آگاہ خواجہ عیوض کہ از یاران مخصوص  
قطب الاقطاب حضرت ایشان فرستاده شدہ است . امید کہ خواجہ مذکور را با عریضہ مسطور  
به وقت نیک از نظر والا گذرانند و بزودی بہ جواب آن امتیاز بخشند . چون خواجہ عیوض می  
کہ چند گاہ در خدمت شان دین پناہ باشد تا بخت فتح و نصرت ختم حضرات خواجہ ہا پر داند  
توقع کہ بر اے صرف مایکتان ہر عنوانی کہ باشد از آنجا معین گنایند و درد عالمے خود شناسند  
و بہ ارشاد مکاتیب شریفہ مسروری دادہ باشند . والسلام .

## مکتوب ۹۷ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى . صحيفه شفقت و کرمیت آن مقصد  
وقت مشرف ساخت و مضامین مہر آگین آن شناخت رافع اللہ قدرکم و عظم امرکم . از  
مراتب محبت داخل نسبت بہ آن مکرم مہربان چہ لولید حق سبحانہ ابہ آن علیم است . آنچه مقتضای  
محبت و خیر خواہی در ان تقصیر نہ خواہد کرد ، انشاء اللہ تعالی . او سبحانہ ، بفضل توفیق این شکستہ  
دل ریش نتایج و ثمرات آن را بر منصفہ ظهور آرد . و این حقیر و ایشان در دنیا و عقبی سرخورد آرد .  
اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا و اجزنا من النار و من جزئی الدنیا و الاخری  
بعد از چند گاہ بحسب میعاد بادشاہ دین پناہ می خواہد کہ باز مراتب فدویت داخل آن  
جناب معروض دارد و از ہر لوسر افزاز و امتیاز بین الانام بہ الحاح تمام التماس نماید . اللہ تعالی  
بہ وجه احسن میر آید کشایشہا فرماید . انہ المیتیر لیکن عسیبر و علی کالیشام قدید چنانکہ  
بحسب ظاہر سر انجام این خدمت می خواہد از راہ باطن و مراتب دعای افزاید . ربنا القیل و منا  
انک انت السميع العليم . این بندہ چون از کردار خود بغایت شرمندہ است از غمہ نران

امید دارد عا است و حصول حقیقت شفا.

فَاَهَاثُمَّ اَهَاثُمَّ اَهَا

مَكَرَفَتُ الْعَمْرِ فِي كَهْوٍ وَ لَعِيب

وَسَلَامٌ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الرَّسُوْلَ الْحَقِيْقِيَّ. از فقیرزادها هر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام قبول

فرمایند: از دعای خیر فراموش نه سازند.

مکتوب ۹۸ - به مصطفیٰ خان.

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. خان عالی شان شفقت نشان ازین

فقیر سلام سلامت انجام قبول نمایند و در همه حال بیاد حق و علا با شند ع کار این است غیر این همه آنچه

صحیفه شریفه رسید و مضامین آن معلوم گردید. مخدوما این جماعت تساریش فقیر چنان ظاهر نمود

اند که این نسبت را والدہ عاجزه در حیات خود فتح نموده بود به طرف ثانی جواب شانی گفته و

ما هم هرگز به این نسبت راضی نیستیم. و آن سپر هم خواهش نه دارد. فقیر از راه حسن ظن قول آنها

کرده به عرض بادشاه دین پناه این قدر رساند که این جماعه به این نسبت راضی نیستند فرموده اند

جای دیگر تعیین نمایند. باز فقیر از روی احتیاط به میر محمد یوسف و میر عبدالغفار گفت که این حقیقت

را شما آنجا بنویسید. مافی الضمیر به این فقیر ظاهر گردد و بعد از مشتمن حقیقت معلوم فقیری بود. هرگز

بر خلاف مرضی دوستان اقدام نمی نموده. این قدر سهو واقع شد که او را اطلاع به ایشان داد

الحال هر چند این عورت را مقبول نماید و مبالغه می کند اصلاً معقول شان نه می شود. می گویند

که محال است که ما قبول این معنی نسازیم. بالجمله حقیقت زبان را شما خوب می دانید. بهرامی که آمدند

منی کردند. و میر نظام الدین به فقیر کتابت نوشته. او هم بر این نسبت راضی نیست تا سر آن حسیت

لذا این فقیر ازین معامله خود را کشید. پیش بادشاه دین پناه بازمی خواهد عرض رساند که آن جوان

خوب دل شایسته است و کفالت هم به آنها دارد. حضرت این تساری معقول فرمایند. ظاهر از

زموذہ بادشاہ دین پرور معقول شونند والا آئندا داند۔ بعد ازان ہرچہ او خواہد داد و خواہد گنا  
انشاء اللہ تعالیٰ بالجملہ فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند دام دیگر تصور نہ نمایند۔ زیادہ بجز دعا و  
ترغیب یاد خدا جل و علا چہ نولید۔

مکتوب ۹۹ . ہرچہ جز ذکر خدا سے حسن است  
گر شکر خوردن بود جان کندن است

بہ مرزا محمد جان صدور یافت .

الحمد لله وفضلہ علی بنیہ . برادر مہربان مرزا محمد جان ازین درویش دل ریش سلام  
سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق دانستہ علی الدوام بیا دعا سے جل و علا باشند و غیر او را  
نہ شناسند۔ احوال فقرا سے این حدود بہ کرم الہی جل شانہ قرین خیر و صلاح و از جانب سبحانہ  
ہموارہ نعمت ہا سے بے شمار است . وَرَأَى تَعَدُّ وَالْبِعْثَةَ اللَّهُ لَا تُحْصَوْنَهَا . إِنَّ الْإِنْسَانَ  
لَظَلُومٌ كَفَّارٌ . وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَان . مکاتیب شریفیہ پے در پے رسید متہج و  
مسرور گردانید۔ توقع کہ برین سوال مہربان دور افتادہ را یاد می نمودہ باشند۔ و از احوال خیر مال  
نولسیان باشند، داین فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند۔ آنچه لوازم خیر خواہی و دوستی است انشاء  
اللہ تعالیٰ در ان تقصیر نہ خواہد کرد۔ بعد ظہور نتیجہ خواہد نوشت السَّعْيُ مَبْنِيٌّ وَالْإِتْمَامُ مِنَ اللَّهِ  
سُبْحَانَهُ فقیر ہم درین نزدیکی بخاطر دارد کہ از بادشاہ دین پناہ رخصت شدہ در بندر سورت  
نشینند و منتظر موسم بود۔ آنچه خیر است اللہ تعالیٰ النصیب کند۔ اگر بزودی رخصت می دہند  
فہما و الا چند روز دیگر ہم صبری کند تا از پردہ غیب چہ ظہور کند۔ خوش گفت .

داستم کہ فراق چاک شدہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

در بر نستیم عذر ما بپذیر

دشمنت پناہ شیخ فتح محمد کسے این جانب از مہربانی ہا سے الشیخان و اہتمام در سہرا انجام کار یا فرزند

نور چشمی ہمیشہ فرزند ابوالاعلیٰ بسیار نوشتہ بود. جَنَّاكُمْ اللهُ سُبْحَانَ خَيْرًا پس ترہم توقع  
کمیتر است کہ این فقیر را بہ شما خصوصیت دیگر است. والسلام.

مکتوب ۱۰۰ .

خان عالی شان سعادت نشان ازین دردیش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نہند  
و بہ عاقبت واستقامت باشند. بزرگے گفتہ است. اِنَّ اَمْرًا دَتَ السَّلَامَةَ سَلِمَ عَلَي الدُّنْيَا  
وَ اِنَّ اَمْرًا دَتَ الْكِرَامَةَ كَبُرَ عَلَي الْاٰخِرَةِ. اگر سلامتی خواہی سلام کن بر دنیا اگر بزرگی خواہی  
تکبر گوئی بر آخرت نہ بآن معنی است کہ دست از کار آخرت بردار کہ آن عین ضلال دو بال است بلکہ  
بہ آن معنی کہ طالب مولا جل و علا باشی. و از کار آخرت غیر از لقاے در رضاے او محواہ. بہر حال  
در طلب او باید بود، دے ازان نیا سود.

آن کس کہ نیافت دولت یافت عظیم      و آن کس کہ نیافت درد دنیا یافت بس است  
اما باید دانست کہ لقاے در رضاے او منحصر در متابعت پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و غیر آن  
خراب و ابتر.

مجال است سعدی کہ راہ صفا      توان رفت جز در پیے مصطفیٰ  
دیگر تفصیل حقائق این جائی از زبان صلاح آثار تقویٰ شعار برادر دینی حاجی ولی محمد معلوم شریف  
خواہد شد. چون حاجی مشارک الیہ از یاران قدیمی و صمیمی فقیر است از مہربانی ایشان رطب اللسان  
گردد. امید کہ بیش از بیش در حق مومی الیہ مہربانگی می نموده باشند. تا چند گاہ کہ آن جا است  
با متعلقان دیاران دیگر کہ ہمراہ دارد بہ جمعیت بگذارند و ثواب باخان مہربان عائد باشد زیاد  
چہ مبالغہ نہاید. والسلام.

## مکتوب ۱۰۱

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. صاحب من سلامت زین العابدین  
بخشی تن بر کار عالی بجان و دل دل سوز و دولت خواه خدمت عالیہ آن صاحب است. و این معنی  
بر این خیر خواه ظاهر و واضح است. چه قدر نزد فقیر به دعای حصول مطالب و ترقی درجات آن صاحب  
بے حد مفید بوده. غائبانہ ختم حضرات خواجگان درین باب از فقیر گناہ. یا بجز از صمیم قلب  
فدوی مخلص است به خاطر مبارک نوع دیگر نیارند. بیش از بیش مهربانی و عنایت فرمایند. دیگر از  
دعای خیر خواه چه عرض نماید. علام الغیوب آن را بہتری داند. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَمْرٌ لِبَيْتِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. فَعَلَيْكُمْ بِكَمَالِ مُتَابِعَتِكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَسَلُّوا السَّعَادَاتِ الْعُظْمَى وَاتَّصِلُوا الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَاعِ الرَّهْدِ  
بعد مطالعہ شریف امید کہ این عرفینہ را پارہ سازند و کس نہ نمایند.

## مکتوب ۱۰۲

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. قبلہ گاہا. این احقر چنانچہ از ادائے شکر  
نعم الہی عاجز است. ہم چنان از ادائے شکر احسانہاے آن قبلہ گاہی قاصر.  
اگر از تن بر دید صد زبانتہ چو سبزہ شکر لطفش کے تو انم  
قبلہ من سلامت. این احقر در حال خود بسیار حیران و متحیر است بر مرضی آن حضرت غیر مطلع جدائی  
از اقدام درین آدان برین محب بدل و جان با ہمہ عدم لیاقت این دآن بسیار مشکل و مقصد  
زیارت سید المرسلین علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلامات الی یوم الدین، درین پیری و دستگیری  
نیز مصمم بر دل اگر چه بر تقدیر حیات بہ مشیت اللہ سبحانہ در سال آئندہ ہم حاصل بہر حال احقر

تابع رضاست و بر آن حضرت فدا، انشاء اللہ از ہمہ با وفا، محبت ما غرض معلول است و آن غیر  
 مقبول. مَا كَانَ لِلَّهِ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. الْأَخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ  
 عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ. بالجمله صلاح ہمہ آن است کان بہتر است صلح قایماً تو لو افتم و بحمد اللہ  
 ہیما: گر باندیم زندہ بر دوزیم دامنے کز فراق چاک شدہ  
 در بر فقیم غمزد ما بہ پذیرے اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگرچہ بکرم اللہ تعالیٰ بہ عنایت روحانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر افراز است و از فتوحات  
 معنوی بسیار امیدوار. اما قرب جسمانی را نیز اثر ہاست والسلام.

### مکتوب ۱۰۳

المحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. ستمکم اللہ و عافاکم و صانکم  
 ہما شانکم. مگر ما اشفاق پناہا مطاعا چہ نولید کہ از خبر ارتحال قرہ باعرہ سعادت و نجات پناہ  
 از دارالفتنا بہ دارالبقا مجربان و دوستان را چہ قدر مہوم و مہوم ساخت. از خبر این نعم البذل  
 میسر و محصل باد. اللہ تعالیٰ این خیر مصیبت را ذخیرہ آخرت گرداند. و این جہان مثل قافلہ  
 روان. ہر یک بہ وقت خود روان. خوش گفت:

در سالہم چون قرار عالم دادند مانا کہ نہ از پیے مرادم دادند

زان قاعدہ در قرار کان روز افتاد نے بیش بہ کس وعدہ نہ کم دادند

حق تعالیٰ ما غافلان را توفیق دہاد، دیر کسب مرضیات خویش متنبہ گرداند. این فقیر این خبر  
 وحشت اثر امروز بنوشت شنید. مع ذلک مدتے است آزار ہا دارد. لهذا از ملازمت حضرت  
 مقصری ماند. والا خود بہ تقریب می رسید. اللہ تعالیٰ ذات بابرکات و اذیر گاہ با کمال  
 و رحمت حسب خواہش دوستان سلامت و مستقیم دارد وبالذبی و الہ الامجاد و الصلوات علیہم السلام

## مکتوب ۱۰۴

بِسْمِهِ الْعَظِيمِ . وَبِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ . الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ  
الَّذِينَ اصْطَفَى . قَبْلَهُ كَمَا هُوَ عَالِمٌ بِمَا هُوَ

گرچه دورم از بساط قربت نیست  
بندۀ لطف شمائیم و شناخوان شما  
هر چند قصد کرد که اواخر شعبان ازین جا راهی شود و در اوائل رمضان بعبه مشرف گردد  
اما از راه قزوین و مواعظ دیگر غیر آن میسر نگشت آرزو دارد که در عشره آخر رمضان که خلاصه  
تمام ماه است علی الخصوص شب بخت و هفتم که لیلۃ القدر را اغلب در آن موجود است و مجربان مالوا  
است به حضور پر نور برسد و کسب سعادت کند اگر میسر شود زبانه عز و شرف . اما به جهت مصیبت  
و شدت حرارت و صدراع گاهی چندان مغلوب می شود که قریب به هلاکت می رسد . بعدی  
این ماه مبارک اگر حیات و فاکند امیدوار است که به مشیت الهی جل شانۀ بیدار فائز شود  
آن قبله ابرار استعد گردد و دیده دل را روشن کند جَاءَ فِي الْأَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ  
الْأَطَالِ شَوْقُ الْأَبْرَارِ إِلَى الْبِقَائِ وَأَنَّ لَهُمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا . سبحان الله زبانه کرم که با  
استغنا بر بنده محتاج این همه رحم . هر چند درین ایام به حسب ضرورت و درد مجبور است . اما خلاصه  
اوقات به دعا سلامت آن حضرت فتح و نصرت معروض است و اجابت آن از فضل او سبحانه  
به دلتش مامول .

می تواند که دهد اشک مرا حسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را

علی الخصوص در ماه مبارک رمضان که اجناس رحمت و سعادت منفرت الهی در آن غیر قنای است  
و ظهور فتح ابواب آسمان و نزول ملائکه رحمان با کمال الوار روح در بجان علی التوالی کیفیت آن  
در میان نیاید و شرح حقیقت آن به تحریر نیاید . احادیث در فضائل و کمالات این ماه بسیار است



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رَأْيِهِ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَلِّسَلَتِ الشَّيَاطِينُ. وَفِي رَأْيِهِ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْفِرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ لَيْلَةٍ الْقَدَرُ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَابِلَ إِذَا تَوَقَّفَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ. مَرَّوَاهُ أَحْمَدُ. أَيْضًا حَدِيثٌ تَامٌّ رَوَاهُ

أَبُو حَنِيْفَةَ. وَأَنَّ هَمْزَ طِفْلِ مُحَمَّدٍ مَصْفُوفَةٌ عَلَيْهِ عَلَى آلِهِ النَّصْلُ وَالسَّلَامَاتُ الْعُلَى بِوَالَاهِ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ. كَمَا هِيَ عَشْقُ مُحَمَّدٍ بِنِجَانِ حَوْشِ مِي كَنْدُكُ مِنْ زُفُودِي بَرْدِ دُغُوقِ الْوَارِ مُحَمَّدِي مِي كَنْدُ حَوْشِ كُنْتُ مُحَمَّدِي عَرَبِي كَأَبْرُوسٍ هَرَمُودٍ سَرَّاسْتِ كَسَمِ كَهْ خَاكِ دَرَشِ نَسِيتُ خَاكِ بَرَبْرَادِ

زُفُودِ نِقْرَاصِ عَمَلِ مَقْرَبِ رَبِّهِ جَنَابِ آن سَرُورِ از دَرُودِ نَسِيتِ. كَثْرَتِ صَلَاةِ بَرَسُورِ كَانَتِ كَوِيَا مَهْلِي رَا از فُودَانِي مِي سَاذُودِ وِيه الْوَارِ مُحَمَّدِي بَاقِي مِي كَرْدَانِدُ. چِنَا كِيَه كَلِمَةُ طَيْبَةٍ لِآلِهِ الْآلَاءِ اللَّهُ قَائِلُ آن رَا از فُودِ مِي بَرُودِ وِيه الْوَارِ قَدَسِ بَاقِي مِي كَنْدُ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَيَّ أَمْرًا بِأَهْلِهَا. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ عَادَى طِيًّا وَلَيْتًا فَقَدْ آذَنَتْهُ بِالْحَرْبِ وَتَشَرَّبَ إِلَى عَبْدِ مَيْمُونِ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ. فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرُهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدُهُ الَّتِي يُعْطِشُ بِهَا وَسِرْجُهُ الَّتِي يُنْشِئُ بِهَا وَإِنْ سَأَلْتَنِي لِأَعْطَيْتُهُ وَلَنْ أَسْتَعَاذَنِي لِأَعِيدْتُهُ. وَمَا تَرَدَّدَتْ عَنْ شَيْءٍ أَنَا قَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمَوْتِمِينَ بِكَرَّةِ الْمَوْتِ وَأَنَا كَرَاهُ مَسَائِلَتِهِ وَلَا بَدَلَ لَهُ مِنْهُ مَرَّوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

این حدیث و امثال این دیگر لغوی و احادیث از جمله تشابهات با امولات اند، بیان آن نه در فور این ولید مختصر است که تفصیل آن مطول است. آن امام العارفین از همه بهتری دانند و همه از آن حضرت استاد می خواهند. فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يَتَغَيَّرُ وَفِدَايَتُهُ وَصِفَاتُهُ بِحُدُوثِ

الْأَكْوَانِ وَهُوَ سُبْحَانَهُ الْآنَ كَمَا كَانَ قَدًا يَتَّحِدُ هُوَ سُبْحَانَهُ لَيْشَى .....  
 ..... هُوَ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ. خَوْش

پاسبانان بارگاہ الست بیش ازین پیے نہ برده اند کہ کثرت

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 قبلہ گاہا فرزند می محمد پارسا در رکاب سعادت است در حق و سے عنایت امید فرید است تا امید  
 الہی و عنایت حضرت رسالت پناہ و فتوحات نامتناہی حسب خواہش فدویان و متمنیان دعا گو  
 یوما فیوما در تزیید و تعناعت باد۔ بِالذِّبِّيِّ وَالِإِلهِ الْأَعْجَادِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ وَبِالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدُهُ وَلِنَصْرِهِ  
 عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَخْزَابَ وَحْدَهُ. ذَرَّةَ الْحَرَبِ عَرْضَ وَالْأَشَاهِدِينَ بِرُؤْمِ رِسَالَتِهِ

بہ تن مقصوم از دولت ملازمت و لے خلاصہ جان پیش آستانہ است

قدم سعادت لزوم با فتح و غنمت و بہجت حسب این دعا گویان و مطابق اشارت این  
 خبر جو یان نمودن و مبارک باد۔ و ابواب ترقیات و فتوحات یوما فیوما یکشایاد۔ این دعا گو  
 اگر چه بہ حسب ضرورت ظاہر و بہجت عروض امراض و عوارض از ارسال بر الفظ مقصود بودہ۔ اما خدا  
 عزوجل داناست کہ در مراتب دعا گوے تقصیرے نہ نموده و بشارت دیدہ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 يُعِزُّ قَبِيَّةَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ وَالْمُهَاقِيَاتِ عَلَى مُرُورِ الْأَوْقَاتِ۔ دیگر از احوال پر احتمال خود  
 پر عرض نماید۔

صَرَفْتُ الْعَمَلُ فِي لَهْوٍ وَوَلَعِبٍ فَأَهَانَتْ أَهَانَتْ أَهَانَتْ  
 هَيَّجَاتِ الْأَجَلِ قَرِيبٍ وَالْحَسْرَةُ قَلِيلٍ وَالسَّفَرُ بَعِيدٌ وَعَذَابُهُ شَدِيدٌ فَرِحْتُ  
 فِي الْجَنَّةِ وَفَرِحْتُ فِي السَّعِيرِ. النَّاسُ تَفُورُونَ وَنَحْنُ فِي السَّرَاةِ وَالسُّرُورِ فَمَنْ نُرْجِحُ

عَنِ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الضُّرُورِ .  
**مکتوب ۱۰۵ .**

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى ارفع الله تعالى قدرکم  
 وشرح صدرکم بجزای محبت جدکم الامجد سید العرب البجم وعلیه وعلی  
 الیه من الصلوة افضلها ومن التحیات افضلها . کما مشفق مطاعا التفات  
 نامی بکلی شفقت و مهربانی مشرف گردانید و مرا بیت محبت و اخلاص و خیریت نواهی در خصال  
 بحد التصانف رسانید . اللہ تعالیٰ موافق نواہش دوستان صمیمی و محبان لفتنی مراتب  
 دینی و دنیوی آن مخدوم ملازدر آفرین کناد و بمطالب اقصی رسانیدہ بالنتیجی و الیہ  
 الامجاد . علیہ وعلیہم الصلوة و التسلیحات . کما امیدگایا . خاطر و سداد  
 ازان مدت بمقتضای هل جزاء الاحسان الا الاحسان . بکمال از روی  
 این معنی داشت که خاطر این فقیر سبب این خدمت شود و به زودی این امر به منصفه ظهور  
 الحمد لله الذی بنعمتہ تتم الصالحات ہر روز ہم بسیار می خواهد حق تعالیٰ بہ ظهور  
 آورد آنچه از مطلب اخروی نگارش فرمودہ اند بسیار محفوظ ساخته و آثار کمال توفیق  
 و سعادت ازان شناخت . ہر چند اظهار این امر ازین وقت دور از مصلحت بہت اما  
 فقیر بمقتضای دوستی تو بہی کہ می باید و بر خاطر مبارک گران نیاید تقصیر نہ تولد انشاء  
 اللہ تعالیٰ و التماس طلب در حضور بہ طریقے کہ خاطر مخلص می خواهد کہ موجب کمال عنایت  
 و ترقی باشد در میان آورد اگر حبیب مدعا فہم ہو المراد و الابہ وقت دیگر خواهد انداخت  
 مقصد حصول خیریت و اہمیت الیشالی بہت و خرابی بدکیشان . اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا  
 وَعَاقِبَتِكُمْ فِي الْاُمُورِ كُلِّهَا وَاجْعَلْنَا وَرَثَةً لِّكَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَدَاةَ لِّاِخِرَتِهَا

در باب کمالات دستگاہ برادر عزیزه خواجہ عبدالصمد بہ موجب فرمودہ ایشان تفصیلاً  
 نہ خواہد کرد و ہر چند تحمل این امر خطر فقر را بسیار عظیم است۔ آپکے خیریت بہت حق تعالیٰ  
 مارا و دوستان را بر آن معتد کند۔ توقع کہ از راہ مہربانی بہ ارسال اخبار خیر مال  
 دوستان دور افتادہ یاد و شادی فرمودہ باشند و فراموش نہ سازند و السلام۔

### مکتوب ۱۰۶۔

بخدمتہ و رضائی و کتبہم۔ محذوما ملازما امیدگاہا قبل ازین رقمیہ عا<sup>مشمول</sup>  
 بر تفصیل حقیقت حال نوشتہ حوالہ کیل کہ بہ جان و دل فدوی دوستدار آن ملا<sup>ست</sup>  
 نودہ امید کہ رسیدہ باشد۔ الحال چون دارندہ رقمیہ دعا خواجہ یار محمد کہ از  
 خودی باز دارند فرزندان بیش این فقیر کلان شدہ بہت ہی خواست کہ بہ رفاقت  
 احقر عازم ریاضت حرمین الشریفین گردد۔ درین آوان کہ خبر وفات پدرش کہ در کابل  
 بود شنید مضطرب گشتہ بہرت تفریح حال والدہ و برادران خود کہ بہتیم و بے کس مادہ اند  
 عازم آن حدود گردیدہ۔ و این فقیر نظر بر مہربانی آن مشفق مہربان قدر دان نمودہ اورا  
 از خود جدا ساختہ بہ کدای خدمت فرستاد توقع از مکارم اخلاق آن یگانہ آفاق  
 آن بہت کہ توجہ بہ حال او فرمایند کہ موجب جمعیت او و والدہ و برادرانش شود  
 خواہ از راہ تجویز منصب او یا ماہانہ کہ کم از صدی تری نہ باشد۔ و برادران کلان  
 دیگر ہرچہ بہ خاطر عاظر آید عین صواب بہت و موجب اطمینان و فرید دعا کے این فقیر  
 دولت دینی و دنیوی روز افزون باد بِالنُّونِ وَالصَّبَادِ۔ و السلام۔

### مکتوب ۱۰۷۔

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ المدعوَاتِ وَالتَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ۔ بہ انوی

اغری شیخ پیری رساند مدتی ہے کہ از احوال خیر مال اطلاق نہ دار و بہر حال  
از درگاہ رب متعال سلامتی و عاقبت دوستان می خواہد۔ ہیہات در دنیا سلا  
و عاقبت کے ہے سلامتی در یاد خداست و عاقبت در ترک معاصی مولا جل و علا۔  
الا عمر باختر رسید و عذر گناہان در خود پیچ نہ دیدہ و از مدتی نداد الرحیل بگوش دل شنید  
دقت محاسبہ نزدیک آمد بر سیاہی سفیدی بر آمد و پیامها از موت آمد۔ آخر آن ہمہ تسولیت  
تا کے و عذابہاے گوناگون پے در پے۔ کار با جبار و مادر کمال تنعم و تازہ فریق <sup>و</sup> فی الجنة  
و فریق <sup>و</sup> فی السعیر۔ پس بہت این ہمہ آرام و قرار بہر حال متوکل علی اللہ المتعال غم پر راہ کی  
لبستہ و بین العیدین بر آن قرار گشت تا در میانہ خواستہ کردگار حسیت۔ براہ دریا امسال  
بعضے مواضع در میان اند و راہ خشکی خالی ازان ہے۔ یاوان و دوستان را بہ خداے کریم  
پسردیم۔ انما راضی باشند۔ خداے جل و علی از ایشان راضی باد۔ **اللَّهُمَّ اَرْحَمُ مَنْ مَرَّحَمِ  
الْفُقَرَاءِ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ النُّصْرَةَ مَنْ نَصَرَ الْغُرَبَاءَ وَ الْمَسَافِرِينَ۔** بحسبیت سید ولین  
**وَ الْاٰخِرِينَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔**

### مکتوب ۱۰۸

بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الخیرة و السلام۔ بہ فرزند ارجمندی رساند۔ ہر چند  
مباعدت صوری در میان است۔ اما مقارنت سنوی بہ دل و جان ہے دعا ہا خیر پے در پے،  
ہمواہ تفارین **اِنَّ رَبَّنَا الْقَبْلُ مَنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الدُّعَاءُ النَّصِيحَةُ فِي  
الدِّينِ وَ مُتَابَعَةُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَ التَّسْلِيمَاتُ۔** و این متابعت  
ما صورت ہے و حقیقت صورتش منوہ بہ اتباع آن حضرت ہے علیہ السلام در ظاہری افعال  
و اقوال و اطوار و حقیقتش مربوط بہ اقتباس الازار و اسرار باطنی و تخلق بہ اخلاق قربی و کمالات

معنوی آن رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء  
واللہ ذو الفضل العظیم۔ امروز ہمہ خیر بدست می آید و بر طالع الب صدق می کشاید۔ فردا  
کہ اسباب آن نماز آن زمان حشرت و ندامت سودنے دارد۔

گوئے توفیق و سعادت در میان نکلند کس بر میدان نمی آید سواران را چہ شد  
اللہ تعالیٰ مارا و شمارا از آنچه باید نگاه دارد و عواقب جمیع امور محمود گرداند۔ والسلام۔  
مکتوب ۱۰۹۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بخدمت آن برادر گرامی چہ نگارد، مگر از  
نیافت خود بنال و بیتے چند حسب حال خویش بچواند۔

سیر پیوند مانہ دارد دیار	چہ توان شد ز بخت بر تور دار
کار ما یا یکے بہت در ہمہ شہر	وان یکے تن ہمی دید در کار
محر مے نسبت تا بگویم راز	ہمدے نسبت تا بگویم زار
در خروشم ز نصیت آن دلدار	در سماعم ز صوت آن فرمار

حال ما این بہت اما خدا سے ما جل و علی کریم بہت۔ ازان مرعاصیان را امید ہاے  
عظیم بہت۔ ازان بہت کہ بارگناہ امیدوار کمال عنایت بہت، ازان معنی بارگاہ  
وہ این وادی عظام متوقع امتیاز تمام بہت در ان مقدس درگاہ۔ ذلک فضل اللہ  
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ استغفر اللہ عن از حوصلہ سرون  
رفت، مقصود درین نشاء بندگی حق بہت، وقت کار گذشت لے نفس کے متنبہ  
خواہی گشت هلك المسرفون۔ اقتراب للناس حسابہم و هم فی  
غفلۃ معرضون۔

ترسم کہ یارب امانا آشنا بماند تا دامن قیامت این علم بماند  
 ہر چند از ایشان غیر تغافل بیچ محسوس و معلوم نیست و بجز تساہل بیچ محسوس نہ حقوق بزرگان نیک  
 شناسند و خود را بہر طرف نہ اندازند و این حقیر را درد عا دانند۔ فرزند ان سعادت مند دعا  
 خوانند، و در بندگی مولای حقیقی جل شانہ، استوار باشند

والسلام

## مکتوب ۱۱۰

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ النجیہ والسلام۔ بخدمت سعیدی سندی سلمہ ربہ می رساند  
 بہرود صحیفہ شریفہ مشرف گشت و مضامین آن بہ دل و جان پیوست۔ چون مرصی آن حضرت  
 ظل الہی بظلمہ العالی در اقامت این ناقابل و دور از کار امسال درین دیار است، آن را سعادت  
 خود دیدہ و مسلوب الاختیار گردیدہ کحل اللہ یحدث بعد ذلک امرًا۔ دیگر از احوال کثیر  
 الاختلال خود چہ نویسید۔

چہ توان شد ز بخت بر خود وار  
 دان یکے تن کنی دہد در کار  
 ہمدے نیست تا بلریم زار  
 در سماع بصوت آن فرمار

ہر پیوند مانہ دار جبار  
 کار ما با یکے است در ہمہ شہر  
 محرے نیست تا بگویم راز  
 در خورشام ز صیت آن عشوق

حال ما این است اما خداے ما کریم است۔ ازان است کہ مثل این عاصی را ہم از کریم ادا میدہد  
 عظیم است و توقع عنایات و لوازم شہاسے رحیم۔ استغفر اللہ عمر بہ باد رفت و بیچ علی شایان در گنا  
 او نہ کرد۔ نجالت ہمیشہ نقد وقت است و النفعال و شرمندگی ہموارہ برکت دست بہت اجل مستے  
 در پیش و مادر عیش و عشرت۔ تنگی و تاریکی قبر ذرا پوش، آن تو تا کے آن خواب خرگوش۔ او ہمیشہ بخود

داعی و ما از و هارب و باعی تا کے این فرار، آخر یہاں دارالقرار۔ اعمال خیر آن جابار و موس و  
 اعمال شر آن جابار و مویش القبر و وضہ من یر یا من الجنة اذ حفرة من حفرة النيران  
 قول رسول صادق و ما مشغول بہ ہوا و ہوس باطل ہمیات تحمل عذاب نار سخت مشکل و دشوار است  
 و دم و قح از اوراق آن مثل النار گوشت و پوست را مانند ہیزم بسوزد و مثل آن باز در آن جا  
 نہ خیزد، از تصور آن چگونہ جان در بدن است و چہ طور دعویٰ ما و من است فمن نزعنا ح عن  
 النار و ادخل الجنة فقد قاتر، فاعتبروا یا اولی الابصار و اخذتموا التوبة و  
 الاستغفار و البكاء فی الاستغفار و داوموا علی الطاعة و العبادة افاء اللیل اطراف  
 الشہار۔ ما علی الشہار الا البلاغ کذبحی عیاد اللہ الی اللہ۔ و السلام۔

## مکتوب ۱۱۱

الحمد لله وحده، والصلاة على من لا نبي بعده، السلام عليكم ورحمة الله و  
 بركاته، اللہ تعالیٰ ذات باریکات آن برگزیدہ خانہ و آن مجدد و علا کریم و مشفق فقرار دیرگما  
 بر مسند غر و جاہ و متابعت مصطفیٰ علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ و التسلیمات العلیٰ مستقیم و متکمن دارد  
 بالنون و الصاد دیگر از احوال کثیر الاختلال خود بہ خدمت گرامی چہ نکارد عمر گران مایہ درین  
 صرف شد تا چہ خورم صیفت و چہ پوشم شتا، آدمی را نہ براسے خورد خواب آفریدہ اند۔  
 و نہ بخت عیش و عشرت خوشگوار اورا ایجاد فرمودہ اند، مقصود از خلق او ادلے و طائف  
 طاعت و بندگی است، و کسب مراہنی حق و سرا فکندگی قال عز من قائل و ما خلقت  
 الجن و الإنس الا ليعبدون، مطیعان را جنات انعم مہیا ساختہ اند و عاصیان را  
 عذاب الیم و جمیم در پیش داشتہ اند فریق فی الجنة و ذریٰ فی السعیر، فاعتبروا یا  
 یا اولی الابصار، وقت کار است کہ فردا کار با جبار است



گوئے توفیق سعادت در میا ننگداند کس به میدان در نمی آید سواران را چه شد  
 اللَّهُمَّ نَبِّهِنَا قَبْلَ أَنْ يَنْبِهَنَا الْمَوْتُ وَالسَّلَامُ . قَالَ اللَّهُ لَعَالَى ثُمَّ ذُرَّهُمْ .  
 مکتوب ۱۱۲

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ التحیة والسلام ، به آن سعادت پناه زید غزه و توفیق  
 می رساند . مکتوب مرغوب رسید . چون مشتعل بر درد و طلب و شوق و محبت مطلوب بود مسرت  
 بر مسرت افزود .

آن کس که بیافت دولتی یافت عظیم  
 و آن کس که تیافت در دنیا یافت بس است

شکر این نعمت عظمی بجا آرند و مزید لکن خواهند . چون این شوق و محبت به کمال شود و محبت از  
 میان رود محبوب جلوه کند . این کار دولت است کنون تا که آرسد . با بجز امیدوار باشند

و به مقتضای المرء مع من احب غنظ النوار و اسرار باشند مکتوب ۱۱۳ الحمد لله والسلام علی عباده  
 الذین اصطفی . برادر طریق حاجی محمد سلیم لازال سلیمًا عن افاقت الدنیار

الدین رسید و مسرور گردانید . مرقوم بود که در ماه عید قربان کسلی قوی به فقیر عارض شد  
 بعد چند روز شب جمعه این واقعه رو داد که روح با لطیفنا دیگر جمع گردیده بصورت باز سفید  
 از قالب برآمده و روح به عالم علوی نموده بر نیجه قالب تنی گردیده که هیچ گونه ادراک  
 و شعور از قالب نداشت بر آسمان چهارم رسید ، بیت المعمور در نظر در آمد به صورت خانه  
 گنبد ، گویا تمام از یک دانه مردارید در کمال درخشندگی ، و در اطراف و درون آن به تمنیت  
 مرغان سفید همه در طواف مشغول . بعد از طواف دریا سے بکیران در نظر در آمد که نه عمقش معلوم  
 و نه کرائش پیدا ، دروسه نه حرارتی و نه یوستی و نه سردی و نه رطوبتی . چند از فراران  
 مرغابی همه از شیر سفید تر در آن بجز موانح مسست و واله و بے نو و مشاهده کرده در روح فقیر

برنگ آنها بآن حال و منوال یک پیر از شب گذشته بود کہ باز نزول بہ بدن شد بعدہ مطلع گردید  
کہ اطفال و توالیع در لوطہ و فغان بودند. محذوما این واقعہ صیل بہت و مقدمہ وصول بہ کعبہ مقصود  
این خروج و نزول نزد اہل سلوک براسے قطع امکان و وصول بہ مرتبہ لامکان مقصود و مطلوب خروج  
ہمہ لطائف مشعر بہ کمال استعداد بہت در ان محسوس گویا این عبارت از مرتبہ وجود بہت است  
بے کیفیت دیے نہایت بہت ہر چند لعیط بہت اما بہ وسعت بے چون کہ **اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيمٌ**  
و وسیع بہت، بہ مقتضائے کرمیہ **وَلَا يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ عِلْمًا** غیر محدود و صد ہزار ان مرغابی در ان  
مست و والہ و حیران کنایہ از والہان آن در گاہ و دواصلان آن بارگاہ و یافتن روح خود را  
در ان مثل دیگران بشر وصول بہ کعبہ مقصود بالجملہ از خود و از ہمہ باید گذشت و یا و پیوست تا  
بہ جبار و پالانہ دلی نہ رسمی در سراے **الا اللہ در حق شما کہ بشر ف سعادۃ صحبت حضرت**  
قبلہ کا ہی تطیب الافغانی مستعد گشتہ اند حصول این معانی کمال متوقع بہت و مزید موقوف بہ صحبت  
دادیم ترا از گنج مقصود نشان از فقر ازادہا و فرزند ہی محمد پارما خوانند. و ما را و آہنارا از دعا  
خیر فراموش نہ سازند، و اوقات گرامی را بہ اذکار و مراقبات و گریہ و استغفار علی الخصوص در ہنگام

معمور و نوردارند

گر شکر خوردن بود جان کنندن بہت

ہر چه خبر ذکر خداے حسن است

**وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی .**

**مکتوب ۱۱۲ .**

**الحمد لله والسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ احْتَقَقُوا مَعَارِفَ آكَاهِ حَاجِي الْخَرَمِيْنَ**  
الشریفین برادر عزیز حاجی حبیب اللہ سلمہ ... **لَا زَالَ يَكَا سَمِيحًا بِلَدِيْهِ .** ازین دردیش دل ریش  
سلام عافیت، انجام خوانند و مشتاق داند خلاصہ النسان و ما بہ الامیاز ازین دآن شوق و عشق و

محبت است و تفاوت در افراد به اعتبار متعلق است، ان خیراً فحیراً و ان شراً فشرراً. اگر خیراً  
یعنی آن قرب و معرفت است و الا ندامت و حسرت. خوش گفت.

عشق آن شعله است که چون بر فروخت  
هر چه جز معشوق باقی جمله سوخت

نیغ لا در قتل عنبر حق براند  
در نگر زان پس که بعد از لایچه ماند

ماند الا الله باقی جمله رفت  
شاد یا شای عشق شرکت سوزفت

استغفر الله من قولی بلا عجل لقد بسبت به نسلاً الذی عقیم. این فقره موافق حال  
نمود این بیت را می داند و اشک حسرت از چشم می راند.

کنون تر هم ز کارم تر بسیار است  
زمن ابلیس را صد بار عار است

گناه کار را فکر گناه اولی و گریه و استغفار سحر در کار. هیهات الناس تقور و یخن و فی

الشراحه و السرور. آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مرعاصیان را طبع و سر لوش  
من بتا صروف عنّا عدّ اب جبرنم. انّ عدّ ابها کان عمراً ما. انّها سماءات مستقرّ

و مقاماً. حقیقت حال این پروبال برین منوال است. اما فضل او سبحانه از راه بنده نوازی  
بے شمار است، گر گویم شرح آن بے حد شود، بلکه آن ناقابل اظهار است، لائق آن حال  
کمال استوار است.

چه گویم با تو از مرغی نشانه  
که با عنقا بود هم آشیانه

ز عنقا هست نامی پیش مردم  
ز مرغ من بود آن نام هم گم

در یافت این امور موقوف بر صحبت است و اظهار آن ولو علی سبیل الاجمال منوط به نشانه  
و خلوت. و الله یمتصّ بس حبه من لیشاء. و الله ذو الفضل العظیم. فرزندان معاد  
و طلب علم و معرفت سرگرم باشند در تربیت آن پیچ و جد و یخ نه فرمایند. و السلام علی من اتبع الهدی.

## کتوب ۱۱۵ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. احقر البریه پس از ادای سلام و نیاز  
و تحیة معروف جناب علیہ می دارد که به درود نوازش نامه سامی مشرف و مکرم گردید. اللہ سبحانہ  
و تعالی آن صاحبہ مہربان را در دنیا و آخرت معزز و مکرم دارد و لمحہ بغیر خود نہ گذارد. آنچه از راه کرم  
و فضل مرقوم شده بود کہ شیخ محمد عظیم واعظ و میر محمد فاضل متوکل را دریافته شده در بہرہ شیخ  
عطاء اللہ و معارف آگاہ شیخ محمد علیم لپشاور می کہ الحال قلمی نموده شد کہ شیخ عطاء اللہ ہر سال  
از زکوٰۃ و روزہ ہا و شہما بزرگ تبرک ازین جانب می رسد. و برائے شیخ عبدالعلیم لپشاور می  
کہ الحال در قراول پورہ سکونت دارد از یاران رشیدان این حقیر نسبت و صاحب کشف و حال پدرش  
از خلفاء قطب الاقطاب حضرت قبلہ گاہی بود متصدع خدمت علیہ گردیدہ بود. اما نام پدرش شیخ  
علیم است و دسے فوت شدہ. و شیخ محمد علیم از یاران فقیر در آن جا کسے نسبت. ظاہر اشتباہ  
شدہ باشد. ظاہر آن شیخ عطاء اللہ معلوم نیست کہ از سر کار علیہ چیزے رسیدہ باشد. ظاہر  
آن شیخ عطاء اللہ کہ از سر کار شریف بہ آدمی رسد از غریبے دیگر باشد. اللہ تعالی ابواب دینی  
و دنیوی را مفتوح دارد، و مزید بر مزید گرداند. و اہل خیرات را بہ جناب علیہ دائمًا مزوق و  
سیراب سازد. چون قاصد سر بر آہ و مستعجل لود بہ نصائح زوائد توالت نسبت پرداخت و بکریک  
آیت از کلام الہی و یک حدیث از احادیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم. و  
قَالَ اللهُ تَعَالَى وَالنَّارُ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ. یعنی اے مردم بترسید و  
پرہیز کنید آتش را کہ بہریم دسے مردم و سنگ است. و این جزاے کسے است کہ در ہولے نفس  
و شیطان بیدار است. اگر کسے یک ساعت این عذاب را تفکر نماید حیات دنیا بروے تنگ گردد  
و از معاصی و لذائذ فانی خود را باز دارد. و آدمی را باید بہ جستجو ہمیشہ متفکر احوال آخرت بود و از خدا

ترسان و از که دار خود شرمندہ باشد برین تقدیر امید است تمام و کمال رو با عزت آرد و نجات از عذاب نقد وقت دنی شود به جناب نعیم رود . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُكُمْ حَادِمُ اللَّذَائِتِ الْمَوْتِ . یعنی بسیار یادمی کنید در آن کسندہ و قطع کنندہ لذتہارا و آن موت است . چون فقیر درین ایام بسیار مضبوط و مجروری باشد لاجرم اقتصار برین قدر مرام اقتادہ و بزواندہ توالتست پرداخت . شبہ از شہاد درین نزدیکی بسیار متفکر و متامل بود کہ فردا یا اللہ تعالیٰ بہ این معاصی و شرمندگی چه معاملہ رود و چه رو خواهد داد و چه خواهد شد و چه حال خواهد گذشت . ندادہ دادہ اند بسیار مراتب شد ترا و باز ندادہ دادہ اند کہ حق تعالیٰ بہ خانہ تو آمدہ است و تو بسیار در تفکر و متوکلے شبہ از شہا چنین و چنان چیز بسیار بہ لطافت بے شمار نواختند این کلمہ از جملہ تشابہات است چنانچہ مثل آن در احادیث نیز آمدہ است ع شاہا چه عجب گر بوازندگدارا . الحمد لله کہ درین قسم اوقات نیک بہ دعای خیر دارین آن صاحبہ مہربان مقید است رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین . ع سایہ ات کم مباد از ہر ما . از جانب اہل خانہ و عاجزہ و فقیر زاد ہا دہرہ ہمیشہ سلام با نیاز تمام قبول فرمایند .

### مکتوب ۱۱۶

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ . احقر البریہ پس از اداسے سلام و نیاز و تکیہ معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال دعا گوینان این حدود بکرم آن معبود مستوجب ہزاران حمد و شکر است وَرَأَىٰ نِعْمَةَ اللَّهِ لَا يُحْصِيهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ . إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكْفُورٌ . ابا افسوس کہ بیج شکر منعم حقیقی جل شانہ ایجا نیاید و غیر از اسباب خجالت و ندامت و معصیت از دست نہ بر آمد . مذاب گوناگون در پیش و جز اسے ہر کس

بہ اندازہ عمل خویش، وائے، نہ یک دوائے کہ صدوائے، عجیب معاملہ ہے یا وجود این حال  
 ورود الوار و اسرار بے شمار کہ لائق گفتار ہے۔ آن جا ہمہ آن ہے کہ تر از زبان است۔ یا جملہ  
 بندہ باید شد و پیش از مردن باید مرد۔ آن جا ہمہ عجز و خشستگی مطلوب ہے۔ و این احقر ہمیشہ  
 بہ دعائے سلامتی ذات بابرکات و ترقی درجات آلی صاحبہ مہربان مشغول سلامتی دنیا و دین  
 در متابعت سید الاولین و الآخین ہے و ظہور حقیقت آن بعد دخول جنات لغیم ہے قال  
 اللہ تعالیٰ فمن نرجح عن النار فقد فاض و ما حیوة الدنیا الا متاع الفسور۔  
 درین میان ہمہ بلا و وہم ہے و عبور بہ صراط مستقیم ہے انہ المیسر لیکل عسیر۔ و شکر او سبحانہ  
 واجب بر تلبیل و کثیر۔ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، کسے گوید وقت صبح اللہم اصبح لی  
 نعمة اذ اصبح من خلقتک فمذک و جددک لا شریک لک فلك الحمد و لك الشکر۔  
 پس شکر ایزد را ادا کردہ باشد شکر این شب را، اما در شب بجائے اصبح اھسی بگوید، صاحبہ  
 سلامت حاملان و عیونہ نیاز صلاح آثار احمد بیگ و الوزیبگ جو آنان صلح اند و از یاران  
 این فقیر از مدتے رفیق اند عیال می دارند و متوکل محض اند و ساکنان ہمان بلدہ اند و جوہ خیرات  
 و مہرات ہر چہ موافق قسمت مشار الیہ مسیر شدہ باشد بسیار بہ جا ہے و موجب ثواب زیادہ  
 برین اطناب۔ چون از مشاہدہ عجز بندہ ہائے خدا بے اختیار رحم می آید و بوجد آن استعداد آن  
 نہ دارد لاچار مصدرع خدمت علیہ می گردد۔ و تخرمی شود۔ اما این ہمہ ذخیرہ آخرت ہے و دولت  
 یافتہ جاہلان مستعمل بودہ اند۔ برہمن قدر اکتفارفست و زیادہ نقل احادیث نہ کرد۔ مدتے ہے  
 کہ خیر قدمہ علیہ نہ رسیدہ خاطر حزن متعلق ہے و بہ دعوات خیر مشغول۔ حق تعالی از آفات دنیا  
 دین محفوظ دارد و دیدگاہ بکمال غرور و جاد بر سر فقر و سلامت دارد

مع سایہ ات کم مباد از سیر ما

## مکتوب ۱۱۷

الْحَمْدُ لِلَّهِ يُؤَلِّمِيهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ . خدمتِ مخدوم مہربان سلمہ اللہ  
المنان از احقر انام سلام و تحیہ قبول فرماید و مشتاق صحبت کثیر البہجت دانند و از دعائے خیر  
فراموش نہ سازند بجاء فی الاخْبَارِ ثَقَلًا عَنِ الْجَبَّارِ طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلَى الْيَقَارِ  
وَ اَنَا لَهُمْ لَأَسَدُّ شَوْقًا . خلاصہ النسان و ما بہ الامیاز و از این و آن ہمین شوق و عشق و محبت  
و تفاوت بہ اعتبار متعلق است ان خیراً فحیراً و ان شراً فقتیراً .

اے برادر تو ہمیں اندیشہ	ما بقی تو استخوان وریشہ
گر گل اندیشہ کنی تو گلشنی	ور بود خار سے ہمہ تو گلخنی
عشق آن شعلہ است در دل چون فروخت	ہر چہ جز معشوق باشد جلد سوخت
تیغ لا در قیل غیر حق براند	دو نگر زان پس کہ بعد از لاجہ ماند
ماند الا اللہ باقی جلد رفت	شاو باش اے عشق شکر کت سوز رفت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى . مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ . نَجَّانَا اللَّهُ وَرَأْيَاكُمْ مِنْ جَمِيعِ  
الْبَلِيَّاتِ وَالْآفَاتِ . دیگر از خود چہ گوید و چہ نولید .

صَوْرَتُ الْعُمَرَاءِ لَمْ يُولَعِبْ	فَاَهَا شَقْرًا هَا شَقْرًا هَا
گر عاقلے حدیتم کنئے	تفل در گفتگو محکم کنئے
ما تم زده چہند فرایم کنئے	برگرده بگریم و ما حم کنئے

فَمَنْ نَزَّخِرْخِرَ عَنِ النَّارِ وَاَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَاَنَّا وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْبِ  
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ لَدَيْكُمْ .

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. به درود صحیفہ گرامی ذمیفہ سالی  
 مسرور و مشرف گشت و مضامین تجستہ آئین آن بہ وضوح پیوست. الحمد لله کہ رابطہ قدیمہ  
 معنویہ ملحوظ است و سررشتہ باطنہ مربوط. و ازین راہ ابواب فتوحات ایما بہ تجدید این  
 نسبت فرمودہ بودند. مخدوما.

من اعجم و کم از پنج ہم بسیارے      و از پنج کم از پنج نیاید کارے

مع ذلك این معنی موقوف بر صحبت است. و آن خود درین وقت بہ صحبت بعضی موالع غیر معین  
 چون یہ مقتضای ارشاد قطب الاقطاب قبلہ گاہی بہ مراقبہ اسم ذات مقید اند و نتائج عظمی  
 بر آن نمیدہ. مبارک است کہون مراقبہ نفی و اثبات کہ درین طریقہ علیہ معهود است بانترج  
 و ثمرات این دآن در طریقہ ختم حضرات نواجگان کہ براسے دفع بلیات و حل مشکلات کہ از جملہ  
 مجربات است. اگر فرصت یافت نوشته خواهد فرستاد انشاء اللہ تعالیٰ. آنچه از گلہ و شکایت  
 دوستانہ نوشته اند برجاہ است، اما فقرار اہم جواب ہا است کہ آنکہ در عبور ایشان از کابل  
 و این فقیر بہ این حدود اثرے از مہربانی ایشان درین راہ ہما بہ این حال ظاہر نہ کردند تعجب ہا نمودہ  
 جواب از رسالہ استغنی آن کہ درین بادشاہ دین پناہ شیخ بالمشافہ بعضی حقائق رسالہ رسول  
 ایشان بہ این فقیر بیان نمودند چیز ہا بہ زبان نیز فرمودہ اند کہ نقل تفصیل آن طوسے دارد. چون  
 دران وقت فقیر از حقیقت حال واقف نہ بود از راہ علم و دانائی ایشان تعجب و استیفا آن  
 نمود. بعد از ان شیخ عبداللہ فرمودند کہ آن رسالہ را پیش ایشان خواہی برد تا مطالعہ نمایند.  
 و بر حقائق آن واقف شوند. ہر چند گفتہ شد شیخ مذکور نیادرد. کوچ ہم در میان بود. دران  
 فرصت قلیل اطالان بر حقائق و توجیہ آن ہم بعید نمود. و رسالہ استفتا پیش فقیر نیز نیادردہ اند



والآدر اظهار لوازم دوستیها و امرار حق به مقتضای حسن نطقی که به ایشان است تفسیر نمی نمود. و بر محل نیک مثل مشایخ کرام حمل می کرد. چنانچه علما گفته اند، اگر در کلام شخصی نودونه احتمال کفر است و یک احتمال عدم آن ترجیح جانب عدم باید داد و ممالک مسلمانی را متهم نباید ساخت قال خیر من قائل ان بعض الظن اثم علی الخصوص چون الحال اهدار یافت که آن رساله ازین قسم امور میراست چنانچه این همه مشکوک و شبهه است. اکنون هم تلاقی آن از راه نوشتن به مقصدیان دربار مثل قاضی القضاات و عبدالرحیم خان و غیر آن که از دوستان و معتقدان این سلسله علییه اند. هر نوع که بخاطر شریعت برسد ممکن است و آن رساله را هم فقیر به بیدگنجایش است. در کتب فقه مذکور است اگر زنی در بلا مغرب است و زوج او در بلاد مشرق، و این زن بعد از مفارقت بسیار از زوج حامل شد و فرزند را مید بر و تمت حکم به زنا نباید، و فرزند به آن مرد منسوب باید ساخت. ظاهر او به طریق طایفه از پیش زن خود آمده باشد و خلوت داشته. هرگاه علمای کرام این قدر در حق مسلمان احتیاط نموده اند پس دیگر انصاف در کار است که در حق اصلاط از علمای دین و متابعان سید المرسلین علیه و علی آله الصلوٰة و التسلیمات نیز جرات و زبان طعن کشایند. باجمه کلام شخص را که مشکل و متحمل است موافق حال و قال بنصوص او صرفت باید. اگر آن شخص صاحب علم و بر جاده شرع مستقیم است محل کلام او بر محل نیک لازم و کار عالم محکم است کما هو الظرفی فی مثل هذا الكلام الصادق من العلماء الثراییین و الاذویاء الکاملین. بل فی کلام الاپیاء و المریدین بل کلام رب العالمین. اگر آن شخص جاهل و زندیق است کلام او مردود حقیقی است و جواب از عدم پرسش احوال آن که این فقیر بنا وجود استماع بعضی اقوال خلوات متوقع از انواه بعضی رجال قصد مصمم پرسش و تفقد

سوال ایشان داشت، درین اثنا مرسله شریف رسید مسرت با بخشید. هر چه دل می خواست لفظاً  
 رسید. آنچه از راه مهربانی در تصدی جواب شبهات بر کلمات قدسی آیات، حضرت قطب ربانی مجتوب  
 سبحانی قدس الشکره نوشته بوده اند، کرم و لطف فرموده اند از مثل شاعران و قدر شناسان همین  
 معنی متوقع است و جواب آن شبهات نزد عالم منصف نظر من شمس است، و کمال علم و تقوی و دوع و اتباع  
 شیخ و استقامت بر طریق اهل سنت و جماعت آن حضرت و منتسیان ایشان که در اطراف و اکناف عالم منتشر  
 اند در آفاق ضرب المثل است. چنانچه این معنی از مکتوبات شریف ایشان بر وجه اتم و کامل واضح است فالهم  
 احی با و اظهار الصواب و تصدی مخلصان آن حضرت چه در عرب چه در عجم درین باب رساله نوشته اند  
 و از راه روایت و درایت و کمال تحقیق و تدقیق حل شبهات نموده اند و جوابها فرموده، بلکه آن حضرت هر جا  
 درین قسم کلمات خود حل شبهات فرموده اند و رفع اشکال نموده کمالاً یخفی علی الناظرین فی کلامه.  
 هر چه نسبت بکلام دیگر مشایخ در کلام ایشان این قسم مشابهات بسیار کم اند و شطیبات دیگران بسیار ظاهر و  
 محکم اند مثل قول البساطی سبحانی "ما اعظم شانی" و "لوانی ارفع من لوانی محمد" الی غیر ذلک من شطیبات  
 التي لا تعد ولا تحصى المنقوله من کلام مشایخ العظام و اولیاء الکرام. غیب ازین جماعه که امر معروف  
 و نهی منکر را بر اهل این طریقه علیه که در اتباع سنت سنی عزیز المثل اند منصرف دانسته اند و به فساق و فجار که عملاً  
 از آنها پرست کاره نه دارند. اگر نسبت حقانی است پس چرا از دیگران اضرار می کنند بل معتقد اهل  
 شطیبات دیگران اند. و شنیدمی شود که خود به عقاید فاسده و اغمال باطله و نسبت مشرب مبتلا اند.  
 ازین راه به اهل قشرع معانداند و به این بهانه ایند که ایشان می خواهند. مگر به آنها گفته شد که اگر  
 مقصد اظهار حق است بیامید و مذاکره علمی نمایند هر که بر حق ظاهر شود و قابل طعن بود، دیگرے را ارشاد  
 و هدایت کند و درین باب هیچ جواب نمی رسید. و انا و ایاهم نعلی هدی اذ فی ضلل بین. بخود ما  
 میسخت چنانچه عطار الشکره درین دیار عزیز الوجود است و از یاران مخصوص اسیح حرف نامناسب از جانب

آن مکرم پیش فقیر ظاهر نہ کردہ اند و زبان ازین قسم امور بستہ . فقیر را نیز خواہ خود شناسند و مشتاق دانند  
 لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اٰمْرًا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

## مکتوب ۱۱۹

الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَوْلِيَّهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهِ . عنایت نامہ نامی آن صاحبہ مہربان فاطمہ زمان  
 سلمہ اللہ المنان معزز و مشرف ساخت الدنیا مزرعة الاجرة . ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا  
 یافت . مبلغ چہار صد روپیہ کہ ہمیشہ ات مرحمت شدہ بود بوقت رسید دعائے نیک بہ آن جنازہ  
 علیہ وقت سحر کہ محل اجابت دعائست و ہنگام توبہ و تفرغ و اتجا و بکار نمود ، اللہ تعالیٰ بہ فضل خویش  
 قبول نماید ، و بر آن بفرزاید ، داین فاضلی را نیز بہ طفیل حبیب خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل مقبول  
 و بندگان خود سازد و محرم بارگاہ خود گرداند و ما ذلک علی اللہ یجوز . و ہر چند از دعائے خود شرمند  
 است کہ خود را قابل آن نہ داند ، و بدترین خلایق می شمارد ، اما از آن چارہ نہ دارد .

گر بدم یا کہ نیک از آن تو ام بستہ طعمہ ز خوان تو ام

در حدیث است کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ کسی کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالیٰ بر او  
 غضب [ناک] می شود . ہر چند الحاج نماید حق سبحانہ و تعالیٰ را خوش می آید . و محبوب ترین نزد خدا  
 بیل و غلادعائے عافیت است . ہر چہ خواہد از غنی مطلق خواہد حتی کہ اگر نیک طعام باشد ہم از جوید  
 غنی مطلق دوست ، دیگران ہمہ فقیر اند . فقیرے کہ از فقر سوال کند بسیار بے جا و ناروا است . واللہ  
 هُوَ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ . با بخل بندہ باید شد و از خواہگی خود باید گذشت . بندگی و خواہگی با ہم  
 جمع نمی شود . خدا ندی و کبریائی بیکے را معلوم است . و دیگران را این دعویٰ غیر متوقع است . بگویند  
 حضرت خواہ نقش بند را قدمی سرہ غلام و کینترک نہ بودہ است ، ایشان را از ان پرسیدند ، فرمودند  
 بندگی با خواہگی راست نیاید ، و نیز از ایشان شخصی طلب کرامات کرد . فرمودند ازین زیادہ کدام کرامت

است کہ بہ این بار گناہان بر روی زمین می گردیم. حضرت شیخ عبدالقادر راقس سرہ دیدند کہ  
 استار کعبہ گرفتہ می گوید، خداوند ادر در روز قیامت نابینا بر انگیز کہ بر روی میکان شرمندہ نشوم.  
 عجب معاملہ است۔ ہر چند این عاجز قصور خود بیشتر دید قبول از آن در گاہ والا زیادہ تر دید۔ و این باختیار  
 این کس است بلکہ از راہ عطاے آن طرف است۔ بالجملہ کار باید کرد و از تذکر گناہان و عذاب کے پایان  
 گریان و بریان باید بود و دم نہ باید آسود، خصوصاً وقت سحر کہ وقت نزول رحمت است، و توبہ و  
 زاری در آن وقت قریب بہ حاجت است۔ در حدیث است، اگر یک کس گریہ کند در قومے ہر آئینہ حق تقا  
 از رحمت تمام آن قوم را بگریہ او خوش گرداند۔

لب خشک مژگان تر یافتند  
 یانگ زد کردم اگر چہ وہ کس است

متاعے کزین رہ گذر یافتند  
 بس کنم خود زیرکان را این بس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی سِنِّ اَتْبَعِ الْهُدٰی .

مکتوب ۱۲۰۔

الحمد لله والسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الذِّينَ اصْطَفٰی . احقر بریہ پس از سلام دنیا رو تحیہ  
 مصدر خدمت علیہ صاحب مہربان مریم زمان سلمہا المنان کی کرد کہ این احقر مطالعہ کتاب مشکوٰۃ  
 المصابیح کہ کتاب بزرگ است، در حدیث مشہور و معروف، می کرد و این حدیث کہ شتمل بر فوائد عظمی  
 و مضامین کبری است بہ نظر آمد، خواست کہ آن را بہ طریق تحفہ بخدمت علیہ بہ فرستد۔ چون غنبت حدیث  
 مذکور ایشان کہ بہ این امور نشان سعادت است بسیار می بیند۔ از ان جا کہ حدیث مذکور عربی است  
 ترجمہ آن را نوشتہ فرستاد۔ اللہ تعالیٰ مؤثر ہا گرداناد۔ و ترجمہ حدیث شریف این است :-  
 روایت است از معاذ جبل، کہ باز داشتہ شد از ما پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در یک وقت باہر  
 از نماز۔ یعنی آن حضرت در وقت معتاد بیرون نیامد، تا نزدیک بودیم کہ بیہیم طلوع آفتاب را۔

پس بیرون آمد از خانه شتابان، پس تکبیر بر آوردہ شد بر اسے نماز، پس نماز بگذارد و ند پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم سبک و شتابان بہ خلایق عادت شریف در نماز بآیداد۔ چون سلام داد۔ خواند  
یہ آواز بلند و گفت مارا، بر جاسے خود باشید، در جاسے کہ صفحا بستہ آید بر اسے نماز، چنانچہ  
مانستہ بودیم۔ پس گشت روستے آن حضرت بہ جانب ما۔ یعنی روستے مبارک خود را بہ طرف ما گردانید  
پس گفت، آگاہ باشید بہ درستی کہ من خبری دہم شمارا کہ چہ چیز باز داشتہ مرا از شمار نماز بآیداد۔  
بہ درستی کہ بر خاتم پارہ شب چنانچہ عادت بود در بخاستن از نماز تہجد۔ پس وضو کردم و بگذارم  
از آنچه مقدر بود پس خواستم کہ روم بر اسے نماز تا آنکہ گران شدم، پس ناگاہ می بینم کہ با من پروردگار خود  
در نیکو صورتے بہت۔ ولے این بیان صفت حق بہت یا حالت خود؟ اگر بیان صفت حق بہت پس  
مراد از صورت اوست تعالیٰ در نیکو صفت و شانے۔ و اگر صفت حالت خود بہت فلا اشکال یعنی  
من در ان حالت صفت خوب و صورت مرغوب بودم۔ پس گفت پروردگار یا محمد! گفتم  
لَبَّيْكَ یعنی استادہ ام در خدمت، چہ می فرمائی اسے پروردگار من؟ گفت در چہ چیز بحث و نزاع  
می کنند فرشتگان۔ مراد بہت کہ کدام اعمال اند کہ فرشتگان در فضیلت آن بحث و گفتگو دارند  
یا بر دشمن آن بجاسے قبول منازعت و متابعت دارند۔ یعنی ہر یک فرشتہ با دیگرے گفتگو دارد  
کہ من بہت نمودہ ام این را برداشتہ بجاسے قبول، یعنی در اینجا کہ اعمال حسنہ قبول می شوند بریم، تا  
در بہت دشمن آن اعمال با یک دیگر بحث دارند یا رشک می برند بر آدمیان کہ بہ آن کمال فصاحت  
یا وجود شہوات جسمانی مخصوص و متمیزی شوند۔ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نمی یابم و نمی  
دانم۔ گفت این کلمہ را پروردگار پرسید از من۔ باز گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس دیدم  
پروردگار تعالیٰ کہ ہنادر بہت دست خود را در میان ہر دو شانے من تا آنکہ یافتم سردی و راحت و  
انگشتان خود را در دستان خود۔ پس ظاہر شد در روشن گشت مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را

پس گفت یا محمد! گفتم لَبَّيْكَ۔ گفت در چه چیز خصومت می کنند ملائکه ملائکه علی که فرشتگان باشند؟  
گفتم خصومت می کنند در کفارات یعنی عملهای که کفارات گناہان گذشته می شوند، و گناہان را  
بدرمی کنند۔ گفت پروردگار من چه چیز اند و کدام اعمال اند که کفارات گناہان اند۔ فرمود کفارات  
گناہان سه چیز اند۔ یکے رفتن بپایه های بسوسے جماعت ہائے نماز۔ یعنی ہر قدر کہ از راہ دور برائے  
حصول نماز جماعت بیاید ہماں قدر بہ آن بشارت عظمیٰ مشرف گردد۔ و دیگر نشستن در مسجد ہا بعد از نماز ہا  
در انتظار نماز دیگر و کامل سیراب کردن وضو در حالت کہ ناخوش می دارد طبیعت استعمال آب را۔  
چنانچہ در سرا و بیماری۔ پس گفت بعد از ان در چه چیز خصومت می کنند؟ فرمود در درجات یعنی عملهای  
کہ ثواب قرب الہی تعالیٰ اندران بیشتر گردد۔ پس گفت خدای تعالیٰ در چه چیز کدام درجات دید؟ فرمود  
(مثلاً) درجات خوردن طعام عام ہست و نفع آن دیگر ترقی کردن..... و بگردن بخلق و لطف بودن و  
باز بردستان و شکستہ دلان درستی نہ نمودن۔ دیگر نماز کردن ہست بہ شب و حال آنکہ مردم در خواب اند۔  
گفت پروردگار تعالیٰ سوال کن و طلب از مراد خیرات دعا کن برائے خود و ہر چہ خواہی۔ گفتم دعا کرم این  
دعا: اَللّٰهُمَّ اسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ  
وَ تَرْحَمَنِيْ وَ اِذَا اُرُوْتُ نِتْنَةً يَّقْوِمُ فَتَوَفِّئِيْ غَيْرَ مَفْتُونٍ وَ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ  
يُّحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ يُقْبَلُ بِنَبِيِّ اِلَىٰ حُبِّكَ۔ معنی این ہست۔ خداوند ابراہ درستی من سوال می کنم از تو  
کردن نیکی ہا را و گذاشتن کار ہاے بد را۔ سوال می کنم دوستی مسکینان را و چون خواہی کہ بندگان  
خود را ابتلا و آزمائش و گمراہی بدہی یعنی بلاے بفرستی کہ بدان بیم و نقص ذروال دین بود، پس بہ میران مرا  
از ان کہ گرفتار فتنہ شوم۔ سوال می کنم دوستی کسی کہ او دوست ترا دوست ہست و دوستی  
مے را کہ نزدیک گردانم را بہ دوستی تو۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا حَقٌّ  
فَاَدْرُسُوهَا فَاِنَّهَا حَقٌّ فَاَحْفَظُوْهَا ثُمَّ تَعْلَمُوْهَا۔ (رواہ احمد و الترمذی) وَقَالَ هَذَا

حدیث حسن و صحیح پس گفت آن حضرت مرصحا به را بعد از ان حدیث این واقعه کہ دیدم و گفتم راست و درست ، پس بخوانید آن را و یاد گیرید معانی و الفاظ آن را بعد از ان تعلیم کنید آن را بہ مردم گفت ترمذی این حدیث حسن صحیح است . صاحب مہربان مرتبہ قرار دہے کہ چند روز بہت کہ شیخ عبد الرحمن پسر برادر غفران پناہ شیخ سیف الدین با والدہ خود این جا آمدہ در فقیر خانہ می باشد الحال قصد خصمت و مراجعت بہ وطن دارد ہر دو سلام و نیاز تمام بخدمت آن صاحبہ مہربان می رسانند و در دعا مشغول می باشند . وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰ بِهٖ الْهُدٰی .

## مکتوب ۱۲۱ .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰ . اتقربتہ پس از ادائے نیاز و سلام و تحیة معروض جناب علیہ می دارد کہ چون ماہ مبارک رمضان نزدیک رسیدہ حدیث چند در فضیلت آن با ترجمہ نوشتہ بخدمت عالیہ فرستادہ مطالعہ فرمایند و در کتب کتب کتب آن حد نمایند واللہ الموفق و المعین . — وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحَدِ يَوْمٍ مِنْ شُعْبَانَ . فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظْلَمَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ كَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فِرْيَضَةً وَقِيَامَ لَيْلَتِهِ لَطْوَعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصَلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدٰى فِرْيَضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَعَنْ اَوْى فِرْيَضَةً كَانَ كَمَنْ اَدٰى سَبْعِينَ فِرْيَضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ يُعْطِي اللّٰهُ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يَزَادُ فِيْهِ بِرُّقُ الْمَوْتِمِنْ . مَنْ فَطَرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً ذُلُوْبًا وَعَيْتٌ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ . قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نَفْطِرُ الصَّائِمِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَذَا الْمَثْوَابُ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ وَاَشْرَابَهُ مِنْ مَاءٍ وَمِنْ اَشْبَعٍ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ حَوْضِ شَرِيْبَتِهِ

لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَاحِمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ لَهُ وَاعْتَقَ مِنَ النَّارِ. یعنی گفت سلمان فارسی، خواند ما را آن حضرت دسپین روز از ماہ شعبان. پس گفت اسے مردمان بہ تحقیق اثران کرد و سایہ انداخت شمارا ماہے بزرگ. ماہے است کہ برکت کردہ است در آن ماہ شبے بہت بہتر از ہزار شب گردانیدہ است. حق تعالی روزہ رمضان را فرض گردانیدہ است و نماز کردن شب را در آن نفل و سنت کسے کہ نزدیکی جوید بیدرگاہ حق تعالی، درین ماہ جوید عملے را از نیکی، یعنی نفل باشد، همچون کسے کہ بگذارد فرض را در ہر ماہے کہ غیر رمضان است و کسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را در غیر آن ماہ. و ماہ رمضان ماہے است کہ دروے صبر بہت از شہواتِ نفس، و صبر کردن ثواب آن بہشت است و ماہ رمضان ماہے است کہ دروے غم خواری فقراء و گرسنگان باید کرد و ماہے است کہ زیادہ کردہ شود دروے رزق مسلمانان. کسے کہ روزہ کشاید در آن روزہ دارے را، یا شد مراد را آمرزیدن گناہان ادا و سبب آزادی ذات از آتش، یا شد مراد را مانند مزدوری آن روزہ دارے بے آنکہ کم شود از مزدوری وے چیزے گفتیم اسے پیغمبر خدا نیست از ماہ کسے بہ این صفت کہ یا یم چیزے را کہ روزہ دار را و یم. یعنی ما فقرا یم استطاعت آن نداریم. پس گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم می دہد خداے تعالی این ثواب کسے را کہ روزہ کشاید و روزہ دارے بہ دے از شیر آمیختہ بہ آب یا بہ دے از آب باید و کسے را سیر گرداند روزہ دارے را بنوشاند اورا خداے تعالی از خون من کہ کوثر بہت، نوشاند کہ تشنہ نہ گردد بعد دے ہرگز، تا آنکہ در آید در بہشت و ماہ رمضان ماہے است کہ اول ماہ سبب افاقت رحمت است از جانب حق و میان دے سبب مغفرت و آمرزش گناہان است، و آخر آن آزاد شدن بہت از آتش دوزخ. و کسے کہ خفیف کند از راہ غلام خود در آن، یعنی خدمت کم گیر و بیامزد خداے تعالی مراد را و آزاد گرداند از آتش. و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمَّ يَدْعُ قَوْلَ النَّارِ وَرَدَّ الْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ



بِهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَّعِ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. یعنی گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کسی کہ ترک نہ کند  
 سخن دروغ و عمل باطل یعنی عمل باطل و منکر و خلاف شرع نیست مگر خدا سے را حاجت بخیر نمائے در آنکه  
 ترک کند وے خوردنی و نوشیدنی خود را و این عبارت از عدم قبول روزه وے بہت بزرگان گفته اند کہ  
 صوم قسم بہت یکے صوم عوام بہت کہ بر کافہ انام بہت، و آن نگاہ داشتن بہت خود را از اکل و شرب و غیرہ  
 کہ در شرع ممنوع بہت. و صوم خواص و آن منع اعضاء و خواص از لذت و شہوات محرّمہ و مکروہہ بہت  
 بلکہ از اہناک و فرود رفتن در مباحات نیز از آنچه منافی کسر نفس بہت و تمع ادرست. و صوم اخص الخواص  
 و آن نگاہ داشتن بہت خود را از چیزے کہ مادی حق بہت و عدم التفات بخیر وے و تعلق بساوا  
 وے سبحانہ. و نزد بعضے علماء غیبت نیز ناقص صوم بہت و از غیبت و دروغ و عمل باطل نزد علماء  
 ثواب روزه ساقط می باشد، اگرچہ ادا سے فرض می شود. و عن ابن عمر قال کان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اأفطرا قال ذہب الظمأ وابتلت العروق ووثبت  
 الأجر انشاء اللہ. یعنی بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقتے کہ می کشاد روزه یا می فرمود رفت  
 تشنگی در شد رگما و ثابت شد اجر و ثواب انشاء اللہ. صاحب مہربان سلامت از کثرت فیوض  
 و برکات الوار و اسرار ماہ رمضان کہ مشاہدہ و محسوس اہل عرفان بہت چہ بیان نماید کہ از چیز تحریر  
 و خطیہ تقریر خارج بہت ح گریویم شرح آن بے حد شود. بلکہ اصلا در شرح و بیان نہ گنج ہر شبے  
 ازان دریا سے رحمت بہت و منظر آثار و الوار و برکات نامناہی بہت. خصوصاً عشرہ اخیرہ علی  
 الخصوص شہما سے طاق آن کہ گنجینہ رحمت و کنوز حکمت اند. بہت و ہفتم قدر بسیار مرہو است.  
 و ظہور الوار و اسرار آن در ان شب بسیار مجرب بہت و بعضے ازین شہما کہ ظہور الوار شرف ورود  
 یافتہ و در ان صین دست دعا برداشتہ گویا لیلۃ القدر تمثل بصورتے شدہ بیرون آمد و در یوزہ  
 دعا ازین احقر بر ایانیز نمودہ مائنا ایتہم لنا نوناً فانا و اعین لنا انک علی کل شیء قدید

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا وَآلِهِ أَجْمَعِينَ .

## مکتوب ۱۲۲ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ لَوْلِيَّتِهِ الْكَرِيمِ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْعَظِيمِ وَآلِهِ الْكَرِيمِ وَصَحْبِهِ الْفَخِيمِ

به ورود عنایت نامہاے نامی باکمال الطاف و مهربانی مشرف و مغرز گردیدہ اللہ تعالیٰ ذاتِ خندہ  
خیرات و برکات آن صاحبہ را دیرگاہ بکمال خیر و خوبی بر سر نقرار سلامت دارد . مبلغ پانصد عدد روپیہ  
بہ جهت عرس قبلہ گاہی قطب الاقطاب و پیر دستگیر عنایت فرمودہ بودند در عین انتظار رسیدہ فقیر  
در عین فکر خود بالفعل استعداد آن نہ داشت از جاسے قرص نہ خواست . الحمد للہ آن صاحبہ مہربان

قدر دان ازین امر فارغ البال ساخته اند . اللہ تعالیٰ قبول فرماید و وسیلہ نجات اخروی گرداند  
محب مواملہ است کہ در مجالس عرس بزرگان محسوس و مشاہدہ می گردد کہ ارواح طیبات ایشان  
باکمال جاہ و جلال حاضر می شوند ، و الوار و برکات ایشان گویا عالم را فرا می گیرند و نہایت  
رضائے ایشان درین امر ظاہر می شود . امید است کہ این خدمت سبب رضائے مولائے حقیقی  
گردد . و چہ محبت ایشان عین محبت الہی است و موجب سعادات غیر متناہی — در حدیث است کہ  
فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ روز قیامت حق تعالیٰ می فرماید کجا اند کسانے کہ برائے رضائے من  
بذل می کردند کہ امروز سایہ دہم آنہار از زیر عرش خود و دران روز سایہ نسبت مگر سایہ عرش و نیز  
در جاسے دیگر بہ حدیث آمدہ است کسانے کہ برائے خدا محبت دارند روز قیامت آنہار ابر بنبر لو  
نشانند چنانچہ غبطہ در شک برند از غایت قرب و منزلت پیغمبران و شہیدان . حق تعالیٰ بہ فضل  
خوش بر محبت حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم و محبت دوستان خود بزیاند و بمیراند ، و در زمرہ  
دوستان خود محسور گرداناد . و در ادعیہ ماثورہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعائے نیز  
آمدہ است اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا وَأَجْنِبْنِي مَسْكِينًا وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسْرُكِينَ .

معنی حدیث آن است، خداوند ابرویان مرا مسکین و بمیران مرا مسکین و محشور گردان مرا روز قیامت در گروه مساکین. گویا برای تعلیم امت فرموده است. و در حدیث آمده که پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده اند المرء مع من أحبب. یعنی آدمی با کسے است که با او محبت دارد. پس محبان و دوستان او تعالی امید است در روز با ایشان باشند و در درجات ایشان شریک بوند. در کتب تفاسیر مذکور و منقول است که روزے صنادید و رؤسای قریش که کفار بودند با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتند که در مجلس شما درویشان و غلامان می باشند و ما را از ایشان ننگ می آید.

### مکتوب ۱۲۳

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى. حقایق آگاہ برادر وتی حاجی عبد اللہ ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و از دعای خیر فراموش نہ سازند. و این جانب را نیز در دعا دانند. هر کسے ہیما ت گور و عذاب قیامت پیش از چگونہ بہ جمعیت و آرام بود. نمی داند کہ فردا کجا مسکن و مادی شود. فریق فی الجنة و فریق فی السعیر. فمن نزع عن الناس و ادخل الجنة فقد قاتر. وقت عمل است نہ هنگام حرص و طول امل. وقت کار است نہ موہم خورد و خواب فردا از عمل پسند نہ از فرزند و مال. نبوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم. فاعملوا ما شئتم ان الله بما تعملون بصیر۔

گوے توفیق معاد در میان افکنده اند کس بہ میدان درنی آید سواران را چه شد

سلاح آثار صوفی قربان را بہ آن دغدہ کہ شہاد شہا بجمان آباد بہ او نموده بودید بہ شہا فرستادہ شد، یقین کہ مطابق موعودہ در حق او کمال سعی خواہند نمود کہ کامیاب و شکر گزار آید کہ حصول این معنی با کمال مسرت این جانب است. زیادہ درین باب چه مبالغہ رود و جمیع یاران را طریق سلام رسانند۔ ہمہ یاران را خوش باشی خوانند و دامنہا بیاد حق صل و علی باشند و صحبت برادر عزیز حاجی عبد اللہ را

منتم دانند و بجلد ذکر حاجی مذکور ملازم بوند. سلام ز فقیر زاد ابوالاعلیٰ حاجی را و جمیع یاران را سلام  
خوانند و السلام.

## مکتوب ۱۲۲

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. حقایق آگاه حاجی الحرمین الشریفین، و  
شرافت و سعادت دستگاہان. نوزد نیک و بهرام نیک و پر نظر نیک و جمیع یاران خوش باشی ازین فقیر  
سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند. خلاصهٔ انسان و ما به الامتیاز او از این و آن مشوق و عشق و محبت  
است و تفاوت در افراد انسان به اعتبار متعلق است، اِنْ خَيْرًا فَخَيْرًا و اِنْ شَرًّا فَشَرًّا. اگر بهتر است  
نتیجهٔ آن قرب معرفت است و الا ندامت و حسرت. خوش گفت مولوی معنوی: سه

عشق آن شعله است کو چون بر فروخت  
هر چه جز معشوق باشد جمله سوخت

تیغ لا در قتل غیر حق براند  
فکر کن زان پس که بعد از لایچه ماند

ماند الا الله باقی جمله رفت  
شاد باش ای عشق شرکت سوز مست

مدتی است که از خبر صحت و سلامتی آن عزیزان اطلاعی ندارد. بهر حال هر جا که باشند در یاد حق جل و علا  
و از احوال فرحت آمل خود نویسان بوند که این معنی باعث تسلی خاطر این جانب است. خاطر این فقیر از حرج  
و مرج به فکر تنگ آمده بود. باد بودی که باد شاه دین پناه از کمال اخلاص و عنایت از خود جدا نمی فرود  
بهر وجه خصمت گرفته چون راه دریا تا حال مسدود بود از هم کفار فرنگ ازین سبب زیارت حرمین  
الشریفین که از وطن تقسیم بود آن عازم به طرف دکن شده مشرف نه گردید الا چار غنیمت به این طرف نبود  
بند الحمد که بجز و عافیت بتاریخ نهم شهر رمضان المبارک با فرزند و متعلقان داخل ثنا بجهان آباد گردید  
پس ایام کار خیر عاجزه نزدیک رسیده است بنا بر آن به جهت بعضی از لوازمات آن دهم از مکر برسات  
چند ماه در آن جا اقامت نموده هر گاه که راه هاسه خشک شوند امید است که در مهر سهند رفته ازین مکر

فارغ شوند، ازان جا کہ بعض لوازمات این امر از آن جمله یک را ای اسپ کہ قسم اول و خوب باشد ضرور در کار است. بنا بر آن محض از برائے اطلاق این معنی قاصداً جوہرہ دار نیز داده و عزیزان فرستاده شدند چون درین ایام آمدن فرزندی خواہر الوالا علی در آن دیار شدہ است، در لوازمات این خیر ہر قدر کہ تمیر گردد تصدیح بر یاران ہم چندان نہ شود سعی نمایند و بہ جمع یاران طریق سلام خوانند.

## مکتوب ۱۲۵

الحمد لله والصلوات على عباده الذين اصطفى. فرزند سعادت مند شیخ محمد زبیر حیوازین فقیر سلام خواند و سلامتی در ترک متعاصی دانند بجناب قدس خداوندی جل شانہ شناسند. مکتوب مرغوب آن فرزند مشتمل بر اقوال بلند مقال و مقامات ارجمند رسید و خوش ساخت ع سے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

مرقوم بود کہ ملہم گردید دنیا ترا حکم آخرت دادیم، این امر از ظلمات بزرگان است، و معنی آن حضرت ایشان مفصل فرمودہ اند وَمَا ذَلِكُ عَلَيَّ اللَّهُ يَخْتِزُ. و نیز نوشتہ اند کہ بعضی اوقات آن قدر اسرارِ محبوبیت در میان می آید کہ قریب است کہ در آن وقت عاشق خود گردد. بہ فقیر ہم در وقت ظهور اسرارِ محبوبیت حالتی رومی دہد کہ از حیطہ بیان خارج است، گر بگویم شرح آن پیچیدہ شود. بلکہ آن اسرار از غایت علو و لطافت از اسرار لازم الاستتار است. در حیرت کہ این اسرار قطره ایست از بحار اسرارِ محبوبیت، محبوب مطلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است. پس آن اسرار چون <sup>تالیف</sup> قَوْلُهُ وَاللَّهُ يَخْتِزُ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. و منصبِ قطبیت بیک است و در را بگنجایش ندارد مگر از راه نیابت، عجب ہزار عجب کہ بگویم جوہر دیگر اہل حقوق را اسلام نہ نوشتند مضی کا مضی بازا این چنین نہ شود. از جانب اہل حقوق سلام برسد، بحاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبداللہ دہر کہ از یاران آن جا باشند سلام. ہمہ بیاد حق جل و علی باشند

ہر چہ جز ذکر خداے احسن بہت گز شکر خوردن بود جان کندن بہت

تشنیدہ کہ بہرام بیگ خوش باشی یک اسپ نیاز کردہ، اگر راست و درست بہت آن را فروختہ قیمت او خواہند آورد۔

مکتوب ۱۲۶۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين صنفتي. مکتوب فرزند شیخ محمد زبیر زاد اللہ غرہ و توفیقہ خوش وقت ساخت۔ نوشتہ بودند کہ بعضی یاران منصب قطبیت بہ طریق نیابت در حق بعضی یاران از زبان ابن فقیر نقل می کردند۔ داین فقیر از زبان شہاد حق خود مکر تشنیدہ در کتب خود نیز در مادہ خود یافتہ معلوم آن فرزند باد کہ این فقیر دیگر از این بشارت اصلاً یاد نہ دارد۔ در مادہ شما کہ از راہ در اثنت بہ این امر عظیم و خیر حق آید، می تواند کہ باشد۔ نیز مرقوم بود کہ در بعضی اوقات خود را بہ طریق در اثنت منظر آن رحمت کہ سید المرسلین الاولین و الاخرین در قرآن مجید بہ آن مبشر ساختہ اند کہ **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ**۔ می باید کہ فرزند من، اگر چہ این بزرگ بہت امان شاہان پر محب گزینوا زندگد ارا، کہ بعضی اوقات آن قد فتح و زلال در میان می آید کہ نوشتن راست نیاید مبارک باد و تفصیل آن در حضور اظہار کرد و الباقی عند الباقی انشاء اللہ الباقی۔ والدہ شہاد ہمیشہ و غلام احمد سلامت بہ استقامت باشند۔

مکتوب ۱۲۷۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين صنفتي. مکتوب مرغوب فرزند ارجمند محمد زبیر زاد اللہ غرہ و توفیقہ رسید و منہا من بہ صنوع پیوست۔ الحمد لله سبحانه على ذلك وعلى جميع نعمائه۔ فقیر ازین احوالات و اردات شہادیش از نوشتن ظاہر متوقع بود، الحمد لله سبحانه کہ معلوم شما نیز گرد معاظرت قطبیت از راہ کمالات آن از راہ نیابت فقیر بودہ باشد والا ازین منصب کس نمی شود و ظهور

السرار قیومیت و محبوبیت و خلعت دیگر موروثی عظیم ہمہ ممکن بلکہ واقع انشاء اللہ تعالیٰ وَالْغَيْبُ عِنْدَ  
 اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ . بہ والدہ و ہمیشہ خود سلام فقیر سانسند و علی الدوام در دعائے حصول خیرات خود ہا و  
 اشتیاق لقاد انند . فرزند ی غلام احمد بکمال دارین موصول باد بالتون والصاد والسلام و علیہ  
 السلوٰۃ والسلام تلافی زلات گذشتہ شود و قبول درگاہ اعلیٰ گردد . این تصیّدہ درین نزدیکی مصمم شدہ  
 بود . اما چون کار خیر عاجزہ فرزند ی ابوالاعلیٰ در میان آمد و همچنین مواقع دیگر از احوال اہلیہ فرزند ی محمد  
 وغیر آن علاوہ آن گشت تا فراغ ازین امور و رفع موانع آن چند ماہ دیگر درین دیار توقف روئے داد  
 این غم مصمم بہت تمار عالم خیب چہ مقدر بہت اللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجْرُنَا  
 مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَدَابِ الْاٰخِرَةِ . بہیات سے

گر بماندیم زندہ بر دوزیم

داسے کہ فراق چاک شدہ

در برفتیم عذرها پندیر

اسے لیس آرزو کہ خاک شدہ

اشتیاق ملاقات گرامی چہ نگار دحق تعالیٰ بہ حسن الوجہ میسر گردانند . بہر حال این فقیر آثار اللیل و  
 اطراف النہار بہ دعائے خیریت المکرّم و معزز فرزندان و متعلقان در رنگ فرزندان خود مشغول ، و از  
 آن کرم نیز متوقع این معنی دارد .

می تواند کہ دہد اشک مرا این قبول

آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را

مخدوما ، شنیدہ شد کہ خوشی کہ غائب بود فوت شدہ فرزند ی چنانچہ گوئی بیچ نہ دیدہ . چون آدمی مدنی  
 الطبع بہت ، و آن نور چشم در عنقوان شباب بہت درین امر مرہ ثانیہ از سنن بزرگان اگر بخاطر شریف درجا  
 معقول این امر سنوئی برسد از کمال اسلام بہت و اقدام بران سنت رضاے رحمان بہت باقی اختیار  
 بہ آن مہربان بہت . وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی .

ق ۲۲۹

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ صُطِفُوا بِحَقَائِقِ وَمَعَارِفِ آكَاةِ اخْوَىٰ اخْوَىٰ  
 حاجی احمرین حاجی حبیب اللہ لائزال کاسمہ حَسْبُنَا اللهُ سُبْحَانَهُ. ازین درویش دل ریش سلام  
 سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق شناسند. بزرگے گفتے ان اَمْرَدَتْ سَلَامَةً سَلَامَةً عَلَىٰ الدُّنْيَا  
 وَان اَمْرَدَتْ الْكِرَامَةَ كِبْرًا عَلَى الْاٰخِرَةِ. یعنی اگر سلامت خواہی سلام گو بردنیا و دوعار سازان را  
 و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تلیر گو د بے آن مباحث قول بزرگ بر آن است کہ خواه آخرت را، و  
 طالب مولا جل و غلی باش، نہ باین معنی کہ بکار آخرت نہ پرداز، بلکہ منظور نظر او ازان جز حق سبحانہ و  
 دگر نہ باشد. ہیما ت س

صَوَفُ الْعُمُرِ فِي كَرِيهِ وَرَبِيبِ فَاهَا شَرُّ اَهَا شَرُّ اَهَا

عجب معاملہ ایست کہ بیا آن ہمہ خرابی و شرمندگی خجالت از صورت عمر در بطالت کما ہی چنان آورد  
 عنایات بے غایات او سجانہ خود را می یابد کہ زبان قلم در تحریر آن نمی باشد خصوصاً در ماہ مبارک  
 رمضان چندان وقائق و اسرار خلعت و محبت و محبوبیت پے در پے بہادر نماز تراویح شرف و ورود  
 یافت کہ بے طاقت ساخت و زبان انہار آن نہ داشت. شب بسیت و مہتمم آن لیلۃ القدر پس این کار  
 آسان است و ہبذہ شدن بسیار محال است. الہی ہندہ بساز. کار ام روز بہ فردا ہنداز کہ هَلَكُ  
 الْمُسُوْفُونَ یعنی ہلاک شدند کسانے کہ در تاخیری اندازند اعمال خیر را، و کار آخرت را بر فردا نیاید  
 انداخت. و کار دنیا سہل است. وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 اجمعین، وَسَلَّمَ سَلَامًا كَثِيرًا.

مکتوب

ق ۲۲۹

ط ۲۲۹ ب ۲۲۹